دعاؤں کی قبولیت کے سنہرے واقعات

www.KitaboSunnat.com

عبدالمالک مجاہد

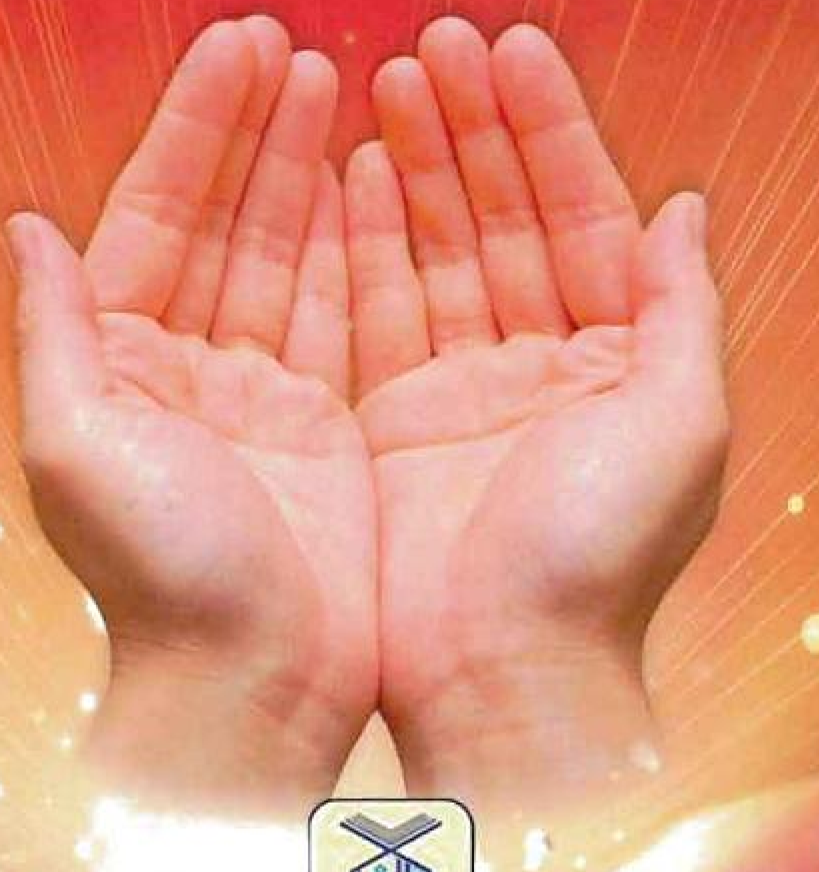

دار السلام
DARUSSALAM

اسلامی کتب کا نیا انداز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

دُعاؤں کی قبولیت کے سُنہرے واقعات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

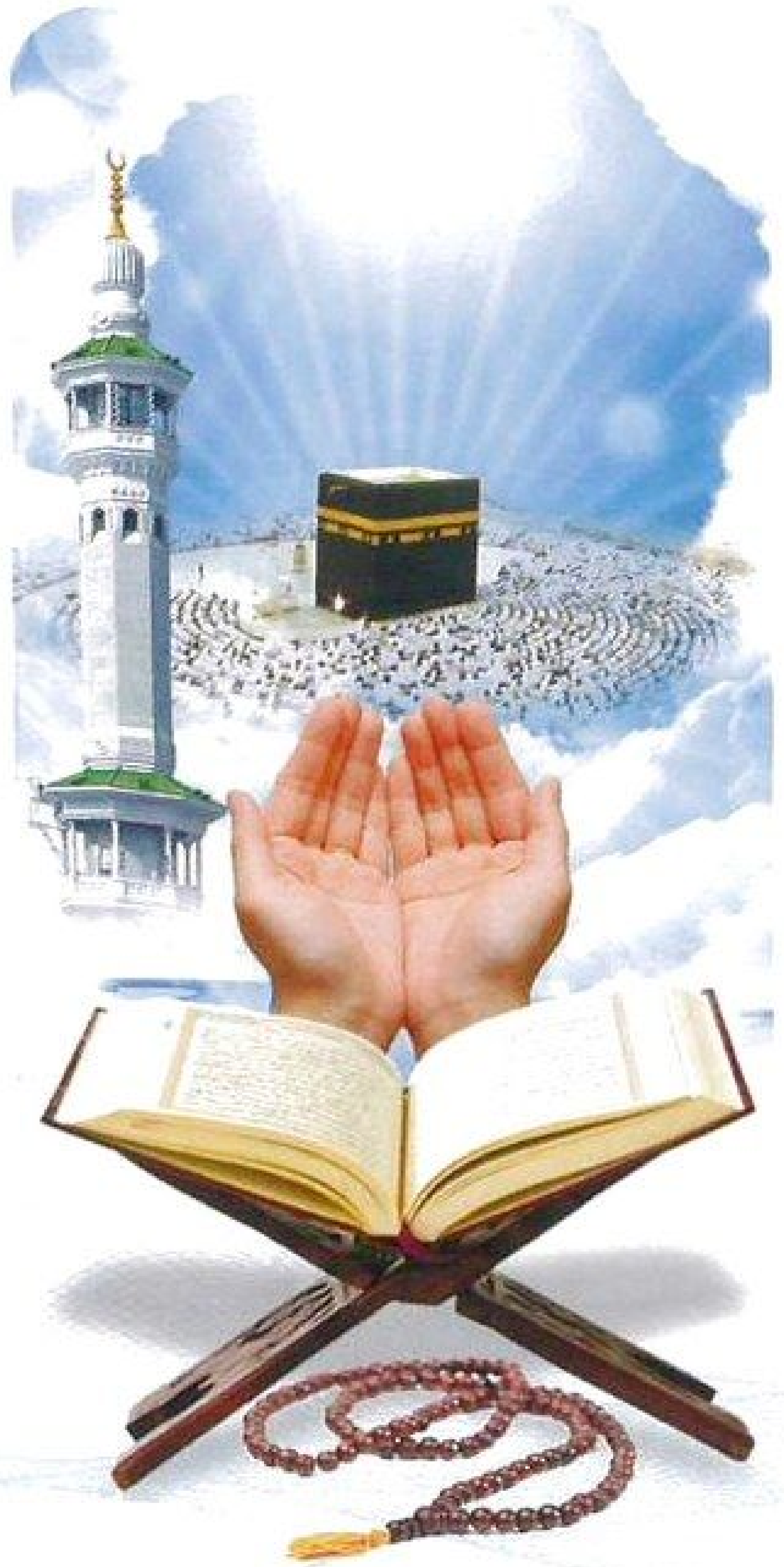

دُعاؤں کی قبولیت کے سُنہرے واقعات

عبدالمالک مجاہد

DARUSSALAM
دارالسلام
کتاب وسُنّت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
ریاض ۔ جدہ ۔ شارجہ ۔ لاھور ۔ کراچی
اسلام آباد ۔ لندن ۔ ھیوسٹن ۔ نیو یارک

جملہ حقوق اشاعت برائے دارُالسلام محفوظ ہیں

DARUSSALAM
دارُالسّلام
کتاب وسُنّت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

سعُودی عرب (ہیڈآفس)

پوسٹ بکس:22743 الرّیاض:11416 سعودی عرب فون:4043432-4033962 1 00966 فیکس:4021659
info@darussalamksa.com riyadh@darussalamksa.com
www.darussalamksa.com

- الرّیاض۔ العُلیا۔ فون:4614483 01 فیکس:4644945
- المَلز فون:4735220 01
- سویلم فون:2860422 01
- مندوب الریاض: موبائل: 0503459695
- قصیم (بریدہ): فون/فیکس:3696124 06 موبائل:0503417156
- مکہ مکرمہ: موبائل: 0502839948
- مدینہ منورہ فون: 8234446 04 فیکس:8151121
موبائل:0504296740
- جدّہ فون: 6879254 02 فیکس: 6336270
- الخُبر فون:8692900 03 فیکس:8691551
- ینبع البحر فون/فیکس:3908027 04
- خمیس مشیط فون/فیکس: 2207055 07

شارجہ فون:5632623 6 00971 امریکہ ہوسٹن:7220419 713 001 ● نیویارک:6255925 718 001
لندن فون:4885 539 208 0044 آسٹریلیا فون:4040 9758 2 0061

پاکستان ہیڈآفس ومرکزی شورُوم

36- لوئرمال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور
فون: 37232400-37240024-37324034 42 0092 فیکس:37354072 موبائل:0322-8484569
Website: www.darussalampk.com E-mail: info@darussalampk.com

- غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور فون:37120054 فیکس:37320703 موبائل:0321-4439150
- Y-260 بلاک کمرشل ایریا، فیز III ڈیفنس، لاہور فون :35692610 موبائل:0321-4212174

کراچی مین طارق روڈ،(D.C.HS / 110,111-Z) ڈالمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دُوسری گلی، کراچی
فون:34393936 فیکس:34393937 موبائل:0321-2441843

اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد فون/فیکس:2281513 موبائل:0321-5370378

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے۔

© مكتبه دار السلام ،١٤٣٢هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر
مجاهد ، عبدالمالك
قصص ذهبية للدعاء المستجاب./ عبدالمالك مجاهد.
الرياض ، ١٤٣٣هـ
ص:٣٢٠،مقاس ١٧ x ٢٤ سم
ردمك: ٣-٠٧٠-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨
(النص باللغة الأردية)
١-الأدعية والأوراد ٢-الحديث-مباحث عامة أ.العنوان
ديوي ٢١٢،٩٣ ١٤/ ١٤٣٣

رقم الإيداع: ١٤/ ١٤٣٣

ردمك: ٣-٠٧٠-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨

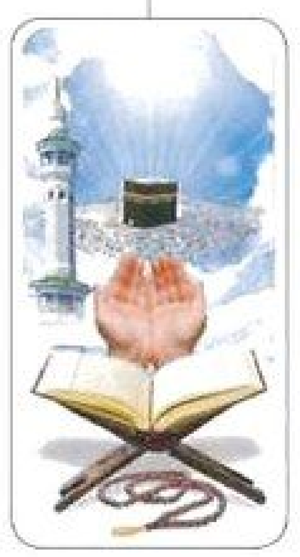

﴿ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴾

[المؤمن :٦٠]

”اور تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا مانگو، میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہو جائیں گے“۔

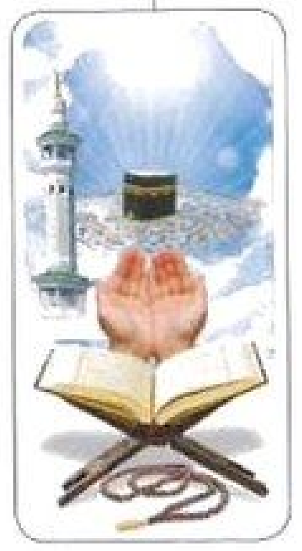

﴿ أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْأَرْضِ ۗ أَءِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴾

[النمل :٦٢]

”بے کس کی پکار کو، جب کہ وہ پکارے کون قبول کر کے سختی کو دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین میں جانشین بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود برحق ہے؟ تم لوگ بہت کم ہی نصیحت و عبرت حاصل کرتے ہو“۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
•	عرض ناشر	15
1	میں تو جد الانبیاء ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں	19
2	آخری دعا بھی قبول ہوگئی	23
3	کسی پر کبھی ظلم نہ کرنا	28
4	غیبی مدد	31
5	اللہ کے لیے تو کچھ بھی مشکل نہیں	33
6	میدان جنگ میں دعا کی اہمیت	37
•	قرآنی دعا	38
7	دعا کو شرف قبولیت	39
8	یا اللہ، یا اللہ	41
9	مضطربین اور لاچاروں کا "الٰہ"	42
•	قرآنی دعا	44
10	رسول اللہ ﷺ کی تین دعائیں، دو کی قبولیت	45
11	قضاء وقدر پر راضی رہنے والی ماں	46
•	قرآنی دعا	51
12	چار دعائیں	52
13	ادائے قرض کی دعا	54
14	ایک دلچسپ واقعہ	55
•	قرآنی دعا	58
15	صبر ایوب علیہ السلام	59
16	آزمائش کی گھڑیوں میں ایک عالم کا کردار	64
17	باپ کے خلاف بیٹی کی دعا	70
18	غیبت سے نجات	71
19	یہ نہر ہی تو ہے	72
20	رسول اللہ ﷺ کی خاص دعا	75
•	قرآنی دعا	77
21	میں تمہیں کیسے قتل کرتا؟	78
22	بصارت اور بصیرت	80
23	اعتراف گناہ سے بارش	81
24	اے موت! مرحبا	83
•	قرآنی دعا	85
25	خانہ کعبہ کی ہمسائیگی میں بینائی کی واپسی	86
26	غزوہ خندق میں دعائے نبوی	87
•	قرآنی دعا	88
27	اور اللہ تعالیٰ نے بینائی لوٹا دی	89
28	مؤمنین کے لیے انمول دعائیں	90
29	انقلابی تبدیلی	92
30	اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے آپریشن کیجیے	94
31	تمہارے جیسے بے بس انسان سے کیا مانگوں	96
32	ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے لیے دعائے نبوی	98
•	قرآنی دعا	99
33	بڑھیا کی دعا	100

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
34	مستجاب الدعوات	103
35	جیسی کرنی ویسی بھرنی	104
36	عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے نبوی	105
37	اور ملک الموت آپہنچا	107
38	ذرہ برابر بھلائی	108
39	میں تائب ہونا چاہتا ہوں	111
●	قرآنی دعا	112
40	موت وقت سے پہلے نہیں آسکتی	113
41	سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے نبوی	114
42	صبح وشام کے اذکار	116
43	رسول اللہ ﷺ کی دعائے شفا	117
44	یہودی جن	118
45	فریاد رس اور سہارا	121
46	اللہ کی طرف سے حج کے لیے بلاوا	123
47	انوکھی دعا	129
48	اللہ تعالیٰ کس طرح فریادیں سنتا ہے!!	130
49	اور میری کایا پلٹ گئی	132
50	دن کے اولین اوقات کے لیے دعائے برکت	133
51	جنت کا طلب گار	134
52	اور زنگ اتر گیا	137

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
●	قرآنی دعا	139
53	نظر بد کا علاج	140
54	مچھلی کے پیٹ میں دعائے یونس علیہ السلام	142
●	قرآنی دعا	143
55	ظالموں اور شریروں سے بچنے کی دعا	144
●	قرآنی دعا	145
●	تراشے	145
56	ماں کی دعا	146
●	قرآنی دعا	147
57	تمہیں سات تسبیحات سے کس نے روکا ہے؟	148
58	سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دشمن کا انجام	151
●	تراشے	152
●	قرآنی دعا	152
59	یہ دعائیں پڑھا کریں	153
60	سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے لیے اللہ کے رسول ﷺ کی دعا	155
61	اہل ثقیف کے لیے دعائے نبوی	157
●	تراشے	158
62	سیدنا ابوسلمہ اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی دعائیں	159
63	ابومسلم خولانی کی دعا	162
64	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دعائیں	163
●	قرآنی دعا	164
65	الحساب۔۔۔یوم الحساب	165

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
•	قرآنی دعا	166
66	درویش اور سلطان محمد فاتح	167
67	عمرو بن جموح کی دعا	168
68	بوسیدہ ہڈیاں	170
69	ذوالنون مصری کی دعا	172
70	مدینہ طیبہ کے لیے دعائے نبوی	173
71	ابن خزیمہ کی دعا	175
72	بدر کے شرکاء کے لیے اللہ کے رسول ﷺ کی دعا	176
•	قرآنی دعا	177
73	اے اللہ میرے اخلاق کو بہتر کر دے	178
•	قرآنی دعا	178
74	ادعونی أستجب لکم	179
•	قرآنی دعا	180
75	عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے لیے اللہ کے رسول ﷺ کی دعا	181
76	تحفظ الٰہی	184
•	قرآنی دعا	191
77	بدر کے میدان میں اللہ کے رسول ﷺ کی دعا	192
78	آخری فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں ہے	195
79	غلام کو آزاد کرنے کا ثواب	196
80	زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی دعا	197

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
•	تراشے	200
•	قرآنی دعا	201
81	دعا کا کرشمہ	202
82	اور کاغذات مل گئے	204
83	کان میں کنکر	205
•	قرآنی دعا	205
84	اسم اعظم	206
•	قرآنی دعا	206
85	سفارش	207
86	میدان احد میں سیدنا عبداللہ بن جحش کی دعا	208
•	تراشے	210
87	جسے اللہ رکھے!	211
88	اس کو ہدایت دینا تیرا کام ہے	212
•	قرآنی دعا	214
89	عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کی دعا	215
90	سچی توبہ!	218
91	مظلوم کی آہ سے بچو ورنہ	220
92	سید الاستغفار	222
93	اللہ کے رسول ﷺ کی عمرو بن اخطب کے لیے دعا	223
•	تراشے	223
94	اے اللہ! اس کے لیے نشانی عطا کر دے	224
•	تراشے	227

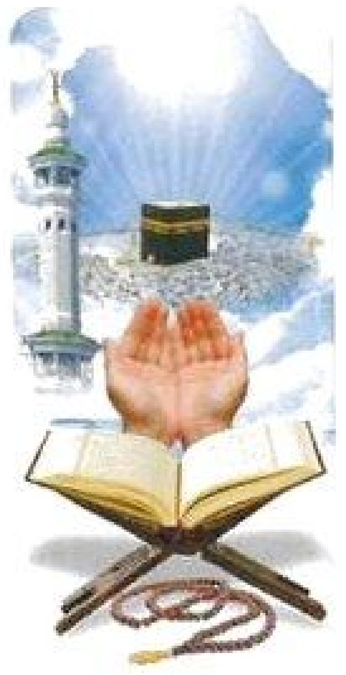

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
95	اللہ نے قریش کے سرغنوں کو پکڑ لیا	229
•	تراشے	232
96	کفارہ مجلس کی دعا	233
•	تراشے	233
97	جھوٹا مقدمہ	234
•	تراشے	235
98	اور اس کی بیٹی بچ گئی	236
•	تراشے	237
•	قرآنی دعا	238
99	براء بن مالک رضی اللہ عنہ کی دعا	239
100	دعا کی تاثیر	241
101	بیمار پرسی کی دعا	243
102	اے اللہ اس کا خاتمہ بالخیر ہو	244
103	ایک عیسائی طبیب کا قبول اسلام	248
104	دق وسل کے مریضوں میں تو پھر بھی جان ہوتی ہے	251
105	دعائے استسقا کی برکت	252
106	نومولود بچے کی گواہی	253
107	مسافر کی دعا قبول ہوگئی	256
108	سیدنا ابو ہریرہ کی والدہ کے لیے دعا	259
•	قرآنی دعا	260

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
109	مہمان نوازی کا صلہ	261
110	اللہ کے رسول ﷺ کی صحابہ کرام کے لیے دعا	263
111	گستاخ رسول کا انجام	265
112	اللہ کہاں ہے؟	267
113	بڑھیا کو مارنے کا انجام	269
114	کرب اور مصیبت میں پکار	270
115	کافر کے لیے دعا	271
116	دعا ختم ہونے سے پہلے بارش	272
117	خلیفہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے	273
118	مفتی اعظم شیخ ابن باز رحمہ اللہ کی دعائیں	274
119	مقبول دعا	275
120	رب لا تذرنی فردا	276
121	رحمت عالم ﷺ کی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے دعا	278
122	اللہ کے رسول ﷺ کی دعا سے کاروبار میں برکت	205
123	دعا مانگتے ہی طوفان پلٹ گیا	280
124	دعا سے گھر بیٹھے شہادت نصیب ہوگئی	281
125	سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور خوف الٰہی	282
126	صدقہ مصائب ٹالتا ہے	283
127	گناہ گار بندے کی توبہ سے اللہ کی خوشی	285
128	عکاشہ سبقت لے گئے	286
129	جنتی خاتون	287
130	فرض نماز کے بعد آیت الکرسی کا پڑھنا	288

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
131	مچھلی کی پیغام رسانی	289
132	سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بچے سے دعا کی درخواست	291
133	سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا	292
134	اللہ کا رزق	293
135	کابل پر فوج کشی کرنے والا مجاہد	294
136	میں اپنا ثواب نہیں بیچوں گا	295
137	عطا خراسانی کی دعا	297
138	والدہ کی بیٹے کے خلاف بد دعا	298
139	سیدنا دانیال علیہ السلام کی دعا	299
140	سورۃ الاخلاص	300
141	دونوں طرف موت تھی	301
142	سید الاستغفار	302
143	امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی دعائیں	303
144	فاتحہ کی برکت	303
145	میں نے اللہ کو قسم دی تھی	304
146	گدھا واپس مل گیا	305
147	اللہ کا انصاف	306
148	یا اللہ اسے اندھا کر دے	314
149	آپ بھی اس کے سامنے کمزور ہیں	315
150	نیکی اور دعا کبھی ضائع نہیں ہوتی	316

عرض ناشر

دعائیں کیا ہیں؟ دراصل التجائیں ہیں جو بندہ اپنے رب سے کرتا ہے۔ وہ کسی وقت بھی مانگے اس کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا۔ اس سے مانگنے کے لیے کوئی وقت متعین نہیں ہے۔ اس سے جتنا مانگو اتنا ہی خوش ہوتا ہے اور اگر کوئی نہ مانگے تو وہ ناراض ہوتا ہے۔ اس لیے جب کبھی کوئی مشکل پیش آئے، پریشانی لاحق ہو یا مصیبت میں مبتلا ہوں تو اپنے ہاتھوں کو بارگاہ الٰہی میں اٹھائیں اور جس زبان میں چاہیں دعائیں مانگیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ افضل دعائیں وہی ہیں جو سرکار دو عالم نے اپنی امت کو سکھائی ہیں۔ ہمیں سنت کے مطابق ہی دعائیں مانگنی چاہییں۔ ہاں البتہ اگر آپ کو عربی زبان میں دعائیں نہیں آتیں تو پھر اپنی زبان میں بھی اس سے مانگ سکتے ہیں۔ اس سے مانگیں، خوب مانگیں، جی بھر کر دعائیں کریں۔ رو رو کر، بغیر کسی واسطہ کے وہ تو ہمیں حکم دیتا ہے کہ مجھ سے براہ راست مانگو۔ یاد رہے کہ کائنات کی ساری مخلوق اس کی محتاج ہے اور وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اس سے مانگیں تو اس یقین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ کہ وہ ہماری سن رہا ہے اور ضرور قبول کرے گا۔ دعائیں مانگیں تو حضور قلب کے ساتھ مانگیں۔ یوں تو دعا کے لیے کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے بلکہ بندہ جب بھی اپنے رب کے حضور آئے وہ حی وقیوم ہے۔مگر پھر بھی کچھ اوقات ایسے ہیں جن میں اللہ تعالی کی رحمتیں اور زیادہ وسیع ہو جاتی ہیں اور اس کی مہربانیوں کے دروازے مزید کھول دیے جاتے ہیں۔ ان اوقات میں دعاؤں کی قبولیت کے امکانات مزید بڑھ جاتے ہیں۔ آیئے احادیث کی روشنی میں ان اوقات کو جانتے ہیں۔

1۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مشہور حدیث ہے، جس میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا:

یا رسول اللہ! اگر میں لیلۃ القدر پالوں تو کیا دعا مانگوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یوں کہنا:

’اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي‘

’’اے اللہ! تو معاف کرنے والا، کرم کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے مجھے بھی معاف کر دے‘‘۔

2 ۔ والدین کو راضی کر کے ان سے دعاؤں کی درخواست کرنا، کیونکہ والدین کی دعائیں اولاد کے حق میں قبول ہوتی ہیں۔ راقم الحروف جو کچھ بھی ہے اور جس مقام پر ہے بحمد اللہ والدین کی دعاؤں کے نتیجہ میں ہے۔

3 ۔آدھی رات کے بعد اور فرض نمازوں کے بعد دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔

4 ۔فرائض کے بعد نوافل کثرت سے ادا کرنے اور نوافل میں دعائیں مانگنے سے زیادہ قبول ہوتی ہیں۔

5 ۔جب انسان تشہد میں بیٹھے تو درود شریف کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔

6 ۔اذان اور اقامت کے درمیان جو دعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔اس لیے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

’لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ‘

’’اذان اور اقامت کے درمیانی وقفہ میں دعا کو رد نہیں کیا جاتا‘‘۔

7 ۔جب رات کا دو تہائی حصہ گزر جائے۔آدھی رات کے بعد اگر کوئی شخص اٹھتا ہے اور اپنے رب سے دعا مانگتا ہے تو اسے قبول کیا جاتا ہے۔

8 ۔اذان کے دوران بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

9 ۔جمعہ کے روز عصر کی نماز کے بعد مغرب سے پہلے ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اس میں جو دعا بھی مانگی جائے اللہ رب العزت اسے قبول فرماتے ہیں۔

10 ۔زمزم کا پانی پیتے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

11 ۔عرفات کے دن اللہ تعالی اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہیں۔

12 ۔رمضان المبارک کے مہینہ میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

13 ۔ذوالحجہ کے پہلے دس دن بڑے مبارک ہوتے ہیں ان دنوں میں بھی بطور خاص دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

بس شرط ایک ہے کہ آدمی لقمہ حلال کا کھائے اور حرام سے بچے۔ یہ اہتمام کرلیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے تو اللہ کے فضل وکرم سے دعائیں قبول کی جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صرف اپنے ہی در پر جھکنے اور اسی سے مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کتاب کی تیاری میں میرے جن رفقاء نے حصہ لیا ہے میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کی بلندی درجات کے لیے دعا گو ہوں خصوصا قاری محمد اقبال عبدالعزیز، پروفیسر محمد ذوالفقار، نجم المجید، اور ہمارے سینئر آرٹسٹ شہزاد احمد میرے خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو۔ آمین

خادم کتاب وسنت

عبدالمالک مجاہد

20 ذوالحجہ 1432 ہجری

16 نومبر 2011 عیسوی

1- میں تو جد الانبیاء ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں

قارئین کرام

آج سے ہزاروں سال پہلے کی بات ہے مکہ مکرمہ کی بے آب وگیاہ وادی میں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور ان کے بیٹے سیدنا اسماعیل علیہ السلام خانہ کعبہ کی تعمیر کر رہے تھے۔ وہی خانہ کعبہ جو اس کائنات میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے سب سے پہلا گھر بنایا گیا، یہ حرم کعبہ بلاشبہ بڑی عظمت وشان والا ہے۔

علامہ قسطلانی لکھتے ہیں: بیت اللہ کو دس مرتبہ تعمیر کیا گیا، سب سے پہلے بیت اللہ کی تعمیر فرشتوں نے کی، دوسری مرتبہ آدم علیہ السلام نے، تیسری مرتبہ آدم علیہ السلام کے بیٹے شیث علیہ السلام نے، چوتھی مرتبہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے، پانچویں مرتبہ قوم عمالقہ نے، چھٹی مرتبہ قبیلہ بنوجرہم نے، ساتویں مرتبہ رسول

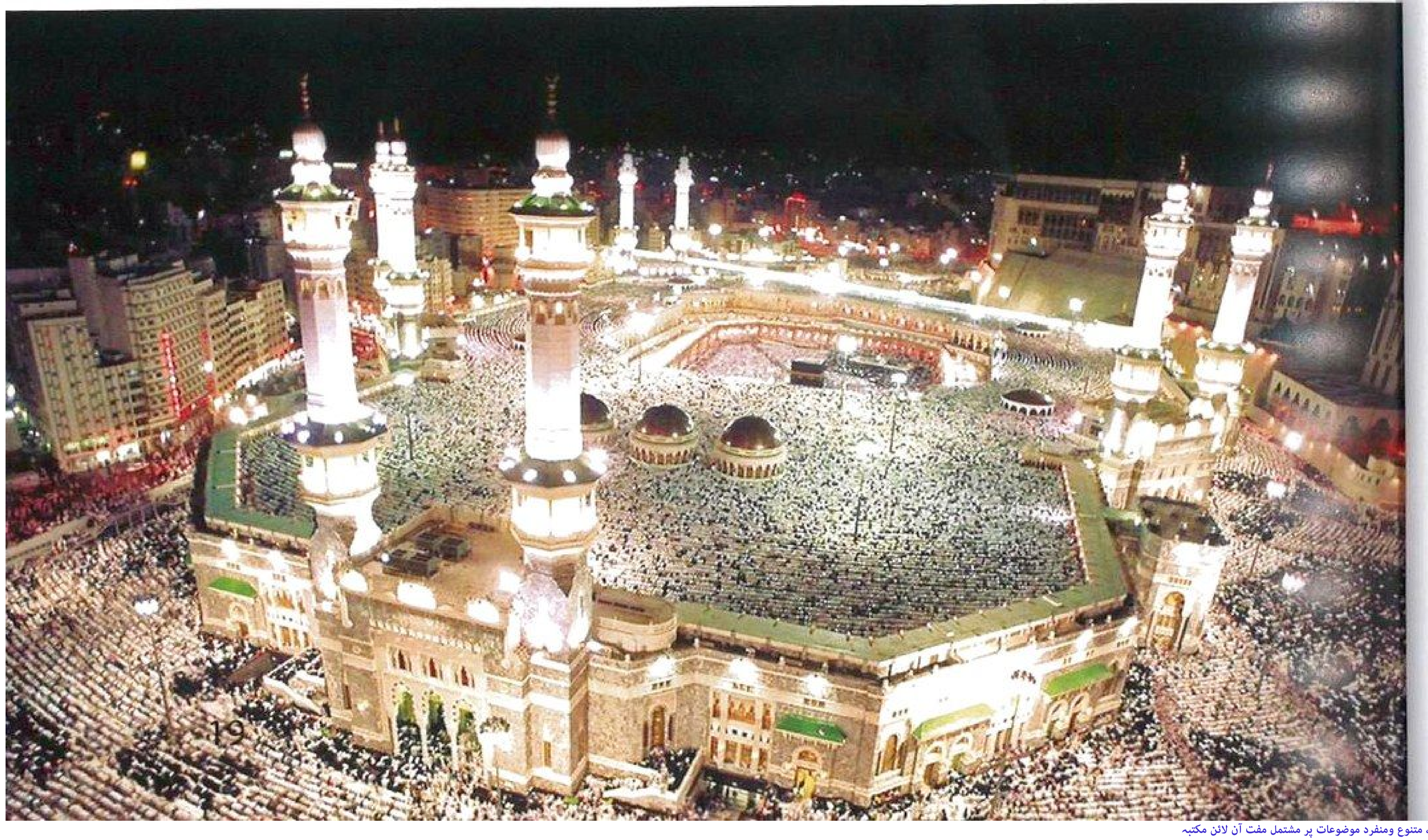

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ کے جد امجد قصی بن کلاب نے ، آٹھویں بار قریش نے ،نویں بار سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اور دسویں بار حجاج بن یوسف نے اللہ کے گھر کی تعمیر کی ۔

جب سیدنا ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام چوتھی مرتبہ خانہ کعبہ کی تعمیر کر رہے تھے اور دیواریں بلند ہوگئیں تو ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا: بیٹے جاؤ ایک پتھر تلاش کر کے لاؤ تاکہ میں اس پر کھڑا ہو کر تعمیر مکمل کر سکوں ۔

سیدنا اسماعیل علیہ السلام جاتے ہیں اور کالے رنگ کا ایک پتھر تلاش کر کے لے آتے ہیں۔ سیدنا اسماعیل علیہ السلام اپنے والد محترم کو پتھر پکڑاتے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام اس پر کھڑے ہو کر اللہ کے گھر کی تعمیر کرتے ہیں۔ یہی پتھر بعد میں مقام ابراہیم کہلایا۔

بیت اللہ کی تعمیر مکمل ہوگئی تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ایک دعا فرمائی۔

﴿وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ﴾

''اے میرے رب! اس جگہ کو امن والا شہر بنا دے، اس کے رہنے والوں میں سے جو لوگ اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان لائیں انہیں پھلوں کا رزق عطا فرما''

مقام ابراہیم

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت بخشا، یہ مقام آج تک پرامن اور قابل احترام ہے اور یہاں کے لوگوں کو سارے جہان کے پھل اور میوہ جات وافر مقدار میں ہر موسم میں دستیاب ہیں۔

اب سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام ایک اور دعا مانگتے ہیں: اے اللہ! مکہ کے باشندوں کو رسول کے بغیر نہ رکھنا بلکہ ان میں اپنا رسول، اپنا پیغمبر، اپنا نبی مبعوث فرمانا۔ باپ بیٹے کی دعا کے اصل الفاظ کچھ اس طرح تھے:

﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ﴾

''اے ہمارے رب ان میں ایک رسول مبعوث فرما، جو انہی میں سے ہو۔ وہ ان کے سامنے تیری آیات کی تلاوت کرے''۔

﴿وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾

''اور انہیں کتاب اور حکمت (سنت) کی تعلیم دے''۔

﴿وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾

''اور انہیں پاکیزہ بنا دے، بلاشبہ تو غالب اور حکمت والا ہے''۔

البقرۃ: 2/129۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام: پاکیزگی سے مراد یہ ہے کہ ان کا تزکیہ نفس کرے، ان کے اخلاق، عادات، معاشرت، تمدن، سیاست، غرض ہر چیز کو سنوارے؛ گویا عملی طور پر صحابہ کرام کی تربیت کرنا بھی اللہ کے رسول ﷺ کی ذمہ داری تھی جسے آپ ﷺ نے بطریق احسن پورا فرمایا۔

قارئین کرام! دونوں باپ بیٹے کی دعا کو ہزاروں سال گزر گئے......اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل اور ان کے بیٹے کی دعا کو شرف قبولیت بخشا۔ سردار عبداللہ بن عبدالمطلب کے گھر سید الاولین والآخرین، سید ولد آدم شفیع المذنبین، سیدنا محمد ﷺ کی ولادت باسعادت ہوتی ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ سے صحابہ کرام نے عرض کی، یارسول اللہ! آپ اپنے آغاز کے بارے میں کچھ ہمیں بتلائیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

'أَنَا دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ، وَبُشْرىٰ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ،
وَرَأَتْ أُمِّي أَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ'

''میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور عیسی ابن مریم علیہ السلام کی بشارت ہوں۔ میری والدہ نے یہ خواب دیکھا کہ ان کے جسم سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔''

قارئین کرام! یہ نور ہدایت ہمارے پیارے نبی ﷺ کی ذات گرامی تھی جن کی اس دنیا میں تشریف آوری سے کفر وشرک کے اندھیرے چھٹ گئے اور پورا عالم توحید الٰہی اور سنت نبوی کے نور سے جگمگا اٹھا۔

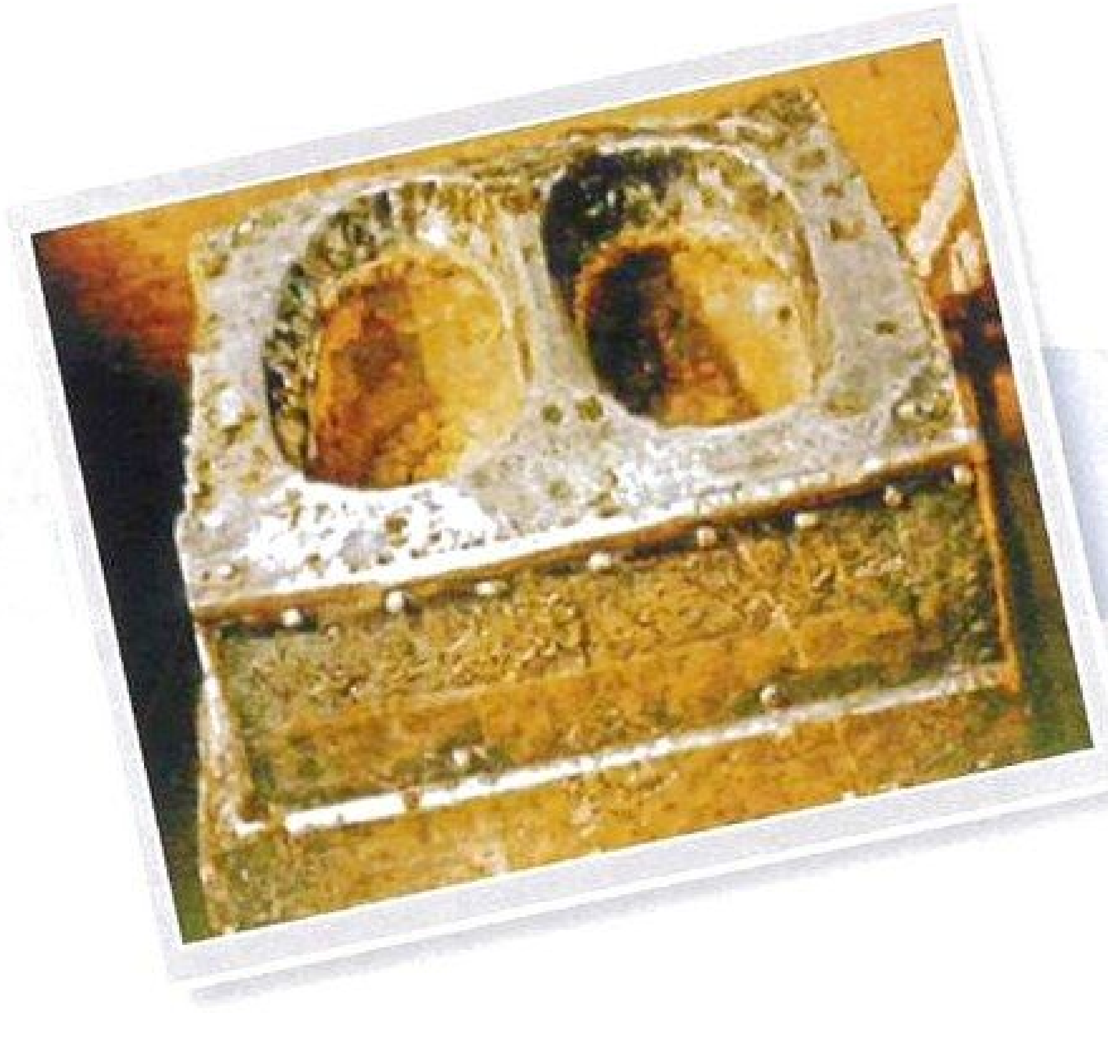

مقام ابراہیم پر موجود سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پاؤں کے نشانات جو آج بھی بیت اللہ میں ایک سنہری محراب میں محفوظ ہیں۔

2- آخری دعا بھی قبول ہوگئی

اس کا نام ڈاکٹر احمد تھا اور وہ اپنے ملک کا معروف طبیب تھا۔ لوگ اس سے چیک اپ کروانے اور مشورہ لینے کے لیے کافی دیر تک انتظار کرتے۔ اس کی شہرت بڑھتی چلی گئی۔ اس کے ملک کے ایک بڑے شہر میں ایک انٹرنیشنل میڈیکل کانفرنس کا انعقاد ہونے جا رہا تھا جس میں اسے بھی دعوت دی گئی۔ ڈاکٹر احمد کی خدمات کے پیش نظر فیصلہ ہوا کہ وہ اس کانفرنس میں مقالہ پڑھے گا اور اسے اعزازی شیلڈ اور سرٹیفکیٹ بھی دیا جائے گا۔ ڈاکٹر احمد اپنے گھر سے ائیر پورٹ کی طرف روانہ ہوا۔ آج وہ بہت خوش اور پرسکون تھا۔ آج شام اسے خصوصی تکریم اور عزت سے نوازا جائے گا۔ یہ سوچ کر وہ اور زیادہ آسودہ ہو جاتا۔

ائیر پورٹ پر معمول کی چیکنگ کے بعد فوراً ہی وہ ہوائی جہاز میں سوار ہو گیا اور اس کی فلائٹ شیڈول کے مطابق پرواز کر گئی۔ کوئی آدھ پون گھنٹے کے بعد ائیر ہوسٹس کی آواز سنائی دی۔ وہ اعلان کر رہی تھی: معزز حضرات! ہم معذرت خواہ ہیں کہ طیارے میں فنی خرابی کی وجہ سے مجبور ہو کر اسے قریبی ائیر پورٹ پر اتارا جا رہا ہے۔ ہمارے پاس اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلائٹ بغیر کسی دشواری کے قریبی ائیر پورٹ پر اتر گئی۔ مسافر جہاز سے اتر کر لاؤنج میں چلے گئے۔ ڈاکٹر احمد بھی دیگر مسافروں کے ساتھ طیارے کے درست ہونے کا انتظار کرنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد ائیر پورٹ اتھارٹی نے اعلان کیا کہ خرابی درست ہونے کا فوری امکان نہیں۔ مسافروں کو متبادل طیارہ آنے تک انتظار کرنا ہوگا۔ نیا طیارہ کب آئے گا کسی کو علم نہ تھا۔ پھر کچھ دیر بعد اعلان ہوا کہ متبادل طیارہ کل ہی آ سکتا ہے۔ ہم اس زحمت کے لیے معذرت خواہ ہیں۔

ڈاکٹر احمد کے لیے یہ اعلان نہایت تکلیف دہ اور چونکا دینے والا تھا۔ آج کی رات تو اس کی زندگی کی بہت اہم رات تھی۔ وہ کتنے ہفتوں سے اس کا منتظر تھا۔ اس کی تکریم ہونے والی تھی۔ وہ کرسی سے اٹھا اور ائیر پورٹ کے اعلی افسر کے پاس جا پہنچا۔ اپنا تعارف کروایا اور کہا: میں انٹرنیشنل معیار کا ڈاکٹر ہوں۔ میرا ایک ایک منٹ قیمتی ہے۔ مجھے آج رات فلاں شہر میں مقالہ پڑھنا ہے۔ پوری دنیا سے مندوبین اس سیمینار میں شرکت کے لیے آئے ہوئے ہیں اور آپ لوگ ہمیں مژدہ سنا رہے ہیں کہ متبادل طیارہ سولہ گھنٹے بعد آئے گا؟! متعلقہ افسر نے جواب دیا: محترم ڈاکٹر صاحب! ہم آپ کی عزت اور قدر کرتے ہیں۔ ہمیں آپ کی اور دیگر مسافروں کی مشکلات کا بخوبی اندازہ ہے۔ لیکن یہ ہمارے بس کی بات نہیں اور نہ ہی نیا طیارہ فراہم کرنا میری ذمہ داری ہے۔ البتہ وہ شہر جہاں آپ کو کانفرنس میں شرکت کے لیے جانا ہے زمینی راستے سے فقط تین چار گھنٹے کی مسافت پر ہے۔ اگر آپ کو بہت جلدی ہے تو ائیر پورٹ سے کرایہ پر گاڑی حاصل کریں اور خود ڈرائیو کرتے ہوئے مطلوبہ شہر پہنچ جائیں۔

ڈاکٹر احمد لمبی ڈرائیونگ پسند نہ کرتا تھا۔ مگر مجبوری تھی اس کے پاس کوئی متبادل صورت بھی تو نہیں تھی۔ اس نے آفیسر کے مشورے کو پسند کیا اور کار کرایہ پر لے کر متعلقہ شہر کی جانب روانہ ہو گیا۔ اس نے کچھ ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ اچانک موسم خراب ہونا شروع ہو گیا۔ آناً فاناً سیاہ گھنے بادلوں نے

آسمان ڈھانپ لیا۔ تیز آندھی اس پر مستزاد تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے زوردار بارش شروع ہو گئی۔ اندھیرا چھا گیا اور آہستہ آہستہ وہ راہ سے بھٹکنے لگا۔ اس کی گاڑی کا رخ کسی غلط سمت مڑ گیا۔ موسم کی خرابی کے باعث سے اسے اندازہ ہی نہ ہو سکا کہ وہ کدھر جا رہا ہے۔ دو گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد اسے یقین ہو گیا کہ وہ راستے سے بھٹک چکا ہے۔

بھوک اور تھکاوٹ کا احساس بھی اسے ستانے لگا۔ اس کے پاس کھانے پینے کی کوئی خاص چیز بھی نہیں تھی۔ کسی محفوظ ٹھکانے کی تلاش اس کے دل ودماغ پر سوار تھی جہاں کھانے پینے کی کوئی چیز مل سکے۔ وقت تیزی سے گزرتا چلا گیا اور رات کا اندھیرا پھیلنا شروع ہو گیا۔ وہ ایک چھوٹے سے گاؤں کے پاس سے گزرا اور غیر شعوری طور پر اپنی گاڑی ایک معمولی سے گھر کے سامنے روک دی۔ اس کا ہاتھ گھر کے دروازے پر تھا وہ اسے کھٹکھٹا رہا تھا۔ اندر سے ایک بوڑھی عورت کی نحیف و ناتواں آواز اس کے کانوں میں پڑی جو کہہ رہی تھی: بیٹا! جو بھی ہو اندر آ جاؤ دروازہ کھلا ہے۔ ڈاکٹر احمد گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ ایک بوڑھی عورت متحرک کرسی پر بیٹھی ہے۔ ڈاکٹر نے کہا: اماں جی! میرے موبائل کی بیٹری ختم ہو چکی ہے۔ کیا میں آپ کا موبائل استعمال کر سکتا ہوں؟ بوڑھی عورت مسکرا کر کہنے لگی: بیٹے! کون سے فون کی بات کر رہے ہو؛ شاید تمہیں معلوم نہیں کہ تم کہاں ہو۔ ہمارے ہاں بجلی ہے نہ ٹیلی فون، یہ تو ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جہاں شہری سہولتوں کا کوئی تصور نہیں ہے۔

میرے بیٹے! وہ سامنے میز پر چائے اور کھانا رکھا ہے۔ لگتا ہے کہ تم بھوکے اور پیاسے ہو۔ راستہ بھٹک گئے ہو۔ تم پہلے کھانا لو پھر بات کرتے ہیں۔ تمہارا سفر بھی خاصا طویل ہے۔ ڈاکٹر احمد نے اس بوڑھی خاتون کا شکریہ ادا کیا اور کھانے پر ٹوٹ پڑا۔ سفر کی تھکاوٹ کے ساتھ اسے شدید بھوک بھی ستا رہی تھی۔ اچانک بوڑھی عورت کی کرسی کے ساتھ والی چارپائی پر حرکت ہوئی اور ایک معصوم نے رونا شروع کر دیا۔ بوڑھی نے اس بچے کو تھپک کر سلایا اور اسے دعائیں دینا شروع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

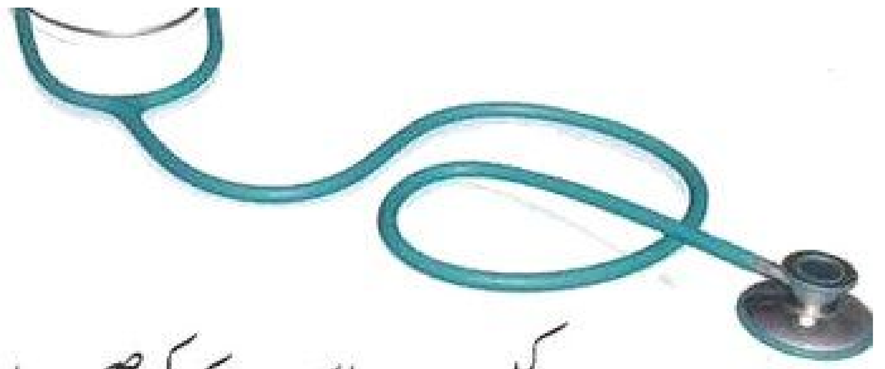

کیں۔ وہ اس بچے کی صحت اور سلامتی کے لیے لمبی لمبی عاجزانہ دعائیں کر رہی تھی۔

ڈاکٹر احمد نے کھانا کھایا اور خاتون سے کہنے لگا: اماں جان آپ نے اخلاق، کرم اور میزبانی سے میرا دل جیت لیا ہے۔ آپ لمبی لمبی دعائیں مانگ رہی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دعائیں ضرور قبول کرے گا۔

میرے بیٹے! وہ بڑھیا گویا ہوئی: میرے اللہ نے ہمیشہ میری دعائیں سنی اور قبول کی ہیں۔ بس ایک دعا باقی ہے جو میرے ضعفِ ایمان کی وجہ سے پوری نہیں ہوئی۔ تم تو مسافر ہو، دعا کرو کہ وہ بھی قبول ہو جائے۔

ڈاکٹر احمد کو اشتیاق پیدا ہوا، کہنے لگا: اماں جان وہ کونسی دعا ہے جو قبول نہیں ہوئی۔ آپ مجھے اپنا کام بتائیں میں آپ کے بیٹے کی طرح ہوں۔ ان شاء اللہ اسے ضرور کروں گا۔ آپ کی خواہش کا پورا احترام کروں گا۔

وہ خاتون کہنے لگی: میرے عزیز بیٹے! وہ دعا اور خواہش میرے اپنے لیے نہیں بلکہ اس یتیم بچے کے لیے ہے جو میرا پوتا ہے۔ اس کے ماں باپ فوت ہو چکے ہیں اور اسے ہڈیوں کی ایک بیماری ہے جس کی وجہ سے یہ چلنے پھرنے سے معذور ہے۔ میں نے اس کے بہت علاج کروائے ہیں۔ بڑے بڑے ڈاکٹروں کے پاس لے کر گئی ہوں۔ مگر تمام اطباء اس کے علاج سے عاجز آ گئے ہیں۔ لوگوں نے مشورہ دیا ہے کہ اس ملک میں احمد نام کا ایک ڈاکٹر ہے جو اس مرض کے علاج کا ماہر ہے اس کی شہرت دور دور تک ہے۔ وہ بڑا مانا ہوا سرجن ہے جو اس کا آپریشن کر سکتا ہے؛ مگر وہ تو یہاں سے بہت دور رہتا ہے۔ اس تک پہنچنا کوئی آسان کام تو نہیں۔

تم میری حالت دیکھ رہے ہو میں عمر رسیدہ ہوں۔ کسی وقت بھی بلاوا آ سکتا ہے۔ مجھے یہ فکر کھائے

جا رہی ہے کہ میرے بعد اس بچے کی نگہداشت کون کرے گا، اس لیے میں ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں کہ وہ کوئی سبب پیدا کر دے کہ میں اس بچے کو ڈاکٹر احمد کے پاس لے جا کر علاج کروا سکوں۔ ہوسکتا ہے کہ اس یتیم بچے کو ڈاکٹر احمد کے ہاتھوں شفا مل جائے۔

ڈاکٹر احمد اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا اس کی آنکھیں بھیگ چکی تھیں۔ رندھی ہوئی آواز میں اس نے کہا: اماں جان! میرا طیارہ خراب ہوا۔ پھر خوب طوفان آیا' آندھی اور بارش آئی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے گھیر گھار کر آپ کے گھر بھجوا دیا۔ آپ کی آخری دعا بھی قبول ہو چکی ہے۔ اللہ رب العزت نے ایسے اسباب مہیا فرما دیے ہیں کہ ڈاکٹر احمد خود چل کر آپ کے گھر آ گیا ہے۔ اب میں آپ کے پوتے کا اللہ نے چاہا تو پوری محنت اور توجہ سے علاج کروں گا۔

﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْأَرْضِ ۗ ءَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿62﴾﴾

”بے کس کی پکار کو، جب کہ وہ پکارے کون قبول کر کے سختی کو دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین میں جانشین بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود برحق ہے۔ تم لوگ بہت کم نصیحت و عبرت حاصل کرتے ہو“۔

النمل: 27/62۔

قارئین کرام! میں نے یہ واقعہ موسوعہ قصص میں پڑھا۔ میں نے اس پر بہت غور کیا کہ یہ شہر کون سا ہوسکتا ہے؟ میرے اپنے اندازے کے مطابق ڈاکٹر احمد ”ریاض“ سے ”ابہا“ کے لیے روانہ ہوئے اور جہاز خراب ہونے کے بعد اسے غالباً طائف کے ایئر پورٹ پر اتار لیا گیا ہوگا۔ واللہ اعلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3- کسی پر کبھی ظلم نہ کرنا

ایک شخص کٹے ہوئے بازو کے ساتھ بازار میں کھڑا آواز لگا رہا تھا کہ جو شخص میرا قصہ جان لے وہ کبھی کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔
کسی نے اس سے پوچھا: بھائی تمھاری کیا کہانی ہے؟ استفسار پر اس نے جو واقعہ سنایا وہ کچھ اس طرح تھا۔

میرا تعلق حکومتی کارندوں سے تھا۔ میں پولیس کا ایک عہدے دار تھا۔ میں نے ایک روز ایک مچھیرے کو دیکھا جو بڑی مچھلی شکار کرکے لا رہا تھا۔ مجھے یہ مچھلی بڑی اچھی لگی۔ میں اس کے پاس پہنچا اور بولا: ارے میاں! یہ مچھلی مجھے دے دو۔ وہ کہنے لگا: جناب! مجھے مچھلی دینے میں کوئی اعتراض نہیں مگر آپ کو اس کی قیمت ادا کرنی ہوگی۔ میرے گھر میں کھانے کے لیے کچھ نہیں اور میرے بچے منتظر ہیں کہ میں ان کے کھانے کے لیے کچھ لے کر آؤں۔ یہ مچھلی میں نے بڑی محنت سے پکڑی ہے۔ میں نے جواب میں اسے مارنا شروع کر دیا اور مچھلی اس کے برتن سے زبردستی نکال لی۔ میں مچھلی کو ہاتھ میں پکڑے گھر کی طرف آ رہا تھا کہ مچھلی اچانک تڑپی اور میں نے اسے مضبوطی سے تھام لیا۔ اسی کش مکش میں اچانک اس نے میرے انگوٹھے پر کاٹ لیا۔ مجھے سخت تکلیف ہوئی۔ گھر پہنچا تو درد میں مزید اضافہ ہوگیا۔ وہ رات کا وقت تھا۔ میں نے سوچا کہ صبح کسی طبیب کو دکھاؤں گا۔ خیر رات بھر مجھے درد کی شدت سے نیند نہ آئی۔ صبح سویرے میں طبیب کے ہاں گیا اور اسے اپنا زخم دکھایا۔ وہ کہنے لگا کہ یہ زہر سے بھرا ہوا زخم ہے۔ اگر تم اپنی عافیت چاہتے ہو تو فوراً اس انگوٹھے کو کاٹنا ہوگا۔ اگر تم نے

ذرا سی تاخیر کی تو پورا ہاتھ کاٹنا ہوگا۔ میں نے فوراً کہا: اگر ایسی بات ہے تو اسے کاٹ دو۔ طبیب نے میرا انگوٹھا کاٹ دیا۔ میں گھر آیا تو ہاتھ میں شدید درد تھا۔ چین وسکون ختم ہو چکا تھا۔ اگلی رات پھر بے چینی اور شدید درد میں گزری۔ صبح سویرے میں پھر طبیب کے پاس آیا تو اس نے ہاتھ کاٹنے کا مشورہ دیا۔ اب میرا ہاتھ کٹ گیا۔ میرا خیال تھا کہ اب درد ختم ہو جائے گا مگر اس میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ مچھلی کا زہر مسلسل جسم میں پھیلنا شروع ہوگیا۔ میں نے چیخ وپکار شروع کر دی اور مدد کے لیے پکارنے لگا۔ طبیب نے پھر دیکھا تو کہنے لگا: اس کا ایک ہی علاج ہے کہ تمھارا پورا بازو کاٹ دیا جائے ورنہ زہر پورے جسم میں پھیل جائے گا۔

محلّے کے لوگوں میں بھی میری بات کا چرچا ہوگیا۔ ان میں سے ایک بھلا مانس میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ تمھارے درد کا سبب کیا ہے؟ میں نے اسے مچھلی کا واقعہ سنایا۔

وہ کہنے لگا: اللہ کے بندے جب تمھیں اس نے کاٹا تھا تو اسی وقت مچھیرے کے پاس چلے جاتے اس سے معافی مانگ لیتے۔ دیکھو اب تمھارا ایک ایک عضو کٹ رہا ہے۔ اب بھی تمھارے پاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت ہے اس مچھیرے کو تلاش کرو اور اس کو کسی طرح راضی کرو۔ محلے دار کی بات میرے دل کو لگی۔ میں نے اسی وقت مچھیرے کی تلاش شروع کر دی۔ مگر وہ ہمارے شہر سے جا چکا تھا۔ میں نے اس کو ایک دوسرے شہر میں تلاش کر لیا۔ جیسے ہی میں نے اسے دیکھا تو اس کے قدموں پر گر پڑا اور رو رو کر کہا: مجھے اللہ کے لیے معاف کر دو... مجھے اللہ کے لیے معاف کر دو۔

مچھیرا بولا: تم کون ہو؟

میں نے کہا: میں وہی ہوں جس نے تم سے ظلم اور زیادتی سے مچھلی چھینی تھی۔ میں نے اسے اپنا ہاتھ دکھایا۔ مچھیرے نے جب میرا ہاتھ دیکھا تو رو پڑا۔ پھر کہنے لگا: میرے بھائی! میں نے تمہیں اس مصیبت میں دیکھا ہے تو میرا دل پسیج گیا ہے۔ جاؤ میں تمہیں اللہ کے لیے معاف کرتا ہوں۔ پھر میں نے کہا: بھائی جان! ذرا بتانا جب میں نے تمہیں مارا اور تم سے مچھلی چھینی تھی تو تم نے میرے لیے کیا بددعا کی تھی؟

مچھیرا کہنے لگا: ہاں! میں نے کہا تھا: اے اللہ! میں کمزور ہوں، یہ طاقتور ہے اس نے اپنی طاقت کے بل بوتے پر میرا رزق ظلم اور قہر سے چھین لیا ہے۔ میرے رب!

'فَأَرِنِي قُدْرَتَكَ فِيهِ'

''اس شخص کو مصیبت اور پریشانی میں مبتلا کر کے مجھے اپنی طاقت اور قدرت کا کرشمہ دکھا''۔

میں نے کہا: میرے بھائی! اللہ نے تمہیں اپنی قدرت اور طاقت کا کرشمہ دکھا دیا ہے۔ میں اللہ تعالی سے توبہ و استغفار کرتا اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں۔

من کتاب: موسوعة القصص۔

4- غیبی مدد

حدیث نبوی کے ایک بڑے عالم اور استاد امام حسن بن سفیان نسوی رحمہ اللہ جو بہت عابد و زاہد بھی تھے، زمانہ طالب علمی میں نو طالب علموں کے ساتھ طلب علوم حدیث کے سلسلے میں مصر میں اقامت پذیر تھے۔ یہ سب لوگ وہاں ایک شیخ الحدیث کے ہاں پڑھنے جایا کرتے تھے۔ شیخ صاحب انہیں آہستہ آہستہ علوم حدیث پڑھاتے رہے۔ یہ حضرات روز مرہ کے اخراجات کے لیے جو رقم ہمراہ لائے تھے وہ چند ہی دنوں میں ختم ہوگئی اور نوبت فاقوں تک جا پہنچی۔ رہائش گاہ پر کوئی اضافی چیز بھی نہ تھی جسے بیچ کر ہی کچھ خورونوش کا بندوبست ہو جاتا۔ جب تین روز فاقے کی حالت میں گزر گئے تو سب نے یہ رائے دی کہ اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ باہر نکل کر بھیک مانگی جائے۔ باضمیر، خوددار اور غیرت مند آدمی کے لیے بھیک مانگنا کوئی آسان کام تو نہیں ہوتا۔ سب اس بے حد مشکل کام سے گریزاں تھے۔ آخر فیصلہ یہ ہوا کہ قرعہ اندازی کی جائے اور طے کیا جائے کہ کون باہر جائے اور بھیک مانگ کر لائے۔ قرعہ امام حسن بن سفیان رحمہ اللہ کے نام نکلا۔

امام حسن بن سفیان رحمہ اللہ نے بجائے اس کے کہ جا کر لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے، مسجد ہی کے ایک گوشے میں دو رکعت نماز کی نیت باندھ لی اور لمبی دعا کرنے لگے۔ انہوں نے اللہ کے آگے ہاتھ پھیلا دیے۔ نہایت عجز و انکسار سے اللہ تعالی کو پکارا۔ ابھی حالت سجدہ میں دعا کر ہی رہے تھے کہ ایک خوش پوشاک و خوش شکل نوجوان مسجد میں داخل ہوا۔ اُس نے پوچھا: حسن بن سفیان کون ہیں؟ اصحاب حدیث نے ان کی طرف اشارہ کیا۔ امام صاحب نے سجدہ سے سر اٹھایا اور جلدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نماز مکمل کی۔ نو جوان نے اُن سے مخاطب ہو کر کہا: شیخ صاحب! مجھے مصر کے موجودہ حکمران امیر احمد بن طولون ابو العباس ترکی نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ وہ آپ کو سلام کہتے ہیں اور آپ کے حالات سے بے خبر رہنے کی معافی چاہتے ہیں۔ آپ کی ضروریات کا خیال رکھنا ان کے فرائض میں شامل تھا وہ اس کوتاہی کی معذرت چاہتے ہیں۔ کل آپ کی خدمت میں وہ بنفس نفیس حاضر ہوں گے۔ انہوں نے آپ لوگوں کے لیے کچھ مال ارسال کیا ہے جو آپ کو قبول کرنا ہوگا۔ نو جوان نے ہر طالب علم کے سامنے ایک ایک تھیلی رکھ دی جس میں سو دینار تھے۔

اصحابِ حدیث یہ جاں فزا تعاون پا کر بے حد خوش ہوئے۔ انہوں نے نو جوان سے پوچھا: امیر ابن طولون کو ہمارا خیال کیسے آیا؟ نو جوان نے بتایا کہ امیر آج دو پہر کو قیلولہ کر رہے تھے کہ انہیں خواب میں ایک نیزہ بردار گھڑ سوار دکھائی دیا جو ہوا میں تیرتا ہوا امیر کی جانب بڑھ رہا تھا۔ اس نے قریب آ کر ان کے پہلو میں نیزے سے کچوکا لگایا اور بارعب آواز میں کہا: اٹھو، حسن بن سفیان اور اس کے ساتھیوں کی مدد کرو، اٹھو ان کی مدد کو جاؤ۔ وہ فلاں مسجد میں تین روز سے بھوکے ہیں۔

امیر بیدار ہوئے تو انہوں نے فوراً یہ دینار دے کر مجھے آپ کے پاس بھیج دیا۔

بعد ازاں احمد بن طولون بذات خود ان خدام حدیث کی زیارت و ملاقات کے لیے مسجد میں آئے۔ انہوں نے مسجد کے آس پاس کی زمین خرید کر اسے مسجد کے لیے اور اصحابِ حدیث کے لیے وقف کر دیا۔

البداية والنهاية لابن كثير: 124/1، و سير أعلام النبلاء للذهبي: 161/14.

5- اللہ کے لیے تو کچھ بھی مشکل نہیں

ہسپتال کے کمرے میں مکمل خاموشی چھائی ہوئی ہے۔ ایک درمیانی عمر کا شخص سفید رنگ کی چادر اوڑھے بے ہوش پڑا ہے۔ اسے ارد گرد کی کوئی خبر نہیں۔ جسم پر مختلف آلات اور خوراک کی نالیاں لگی ہوئی ہیں، مشینیں لحظہ بہ لحظہ اس کے دل کی دھڑکن نوٹ کر رہی ہیں۔ کمپیوٹر میں اس کے بارے میں مکمل معلومات موجود ہیں۔ سفید گاؤن پہنے ہوئے ڈاکٹر اپنے مقررہ وقت پر آتے ہیں مریض کو چیک کرتے ہیں اور مایوسی میں سر ہلاتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ نرس تھوڑے تھوڑے وقفے سے مریض پر نظر رکھے ہوئے ہے، مریض کی حالت تسلی بخش نہیں ہے وہ انتہائی نگہداشت کے کمرے میں کئی ماہ سے بے ہوش پڑا ہوا ہے۔

ہر روز بلا ناغہ ایک عورت اپنے چودہ سالہ بیٹے کے ساتھ اس مریض کے کمرے میں داخل ہوتی ہے، دونوں ماں بیٹا مریض کو نہایت شفقت اور محبت بھری نگاہ سے دیکھتے ہیں اس کے کپڑے تبدیل کرتے ہیں۔ بیڈ کی سلوٹیں درست کرتے ہیں، پھر ٹکٹکی لگا کر دیکھتے رہتے ہیں۔ نرس سے سوال کرتے ہیں: کیا بہتری کی کوئی صورت نظر آئی؟ نرس شانے اچکا کر مایوسی سے سر ہلا دیتی ہے۔ مہینوں سے یہ سلسلہ جاری ہے، مریض کی حالت بدستور خطرناک ہے، وہ مسلسل بے ہوش ہے۔ مریضوں کی تیمارداری کا وقت مقرر ہے ماں بیٹا وقت ختم ہونے پر بیچارگی کے عالم میں ہسپتال سے رخصت ہوتے وقت اپنے ہاتھ آسمانوں کی طرف اٹھا دیتے ہیں۔ جب تدبیریں ناکام ہو جائیں، امیدیں ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

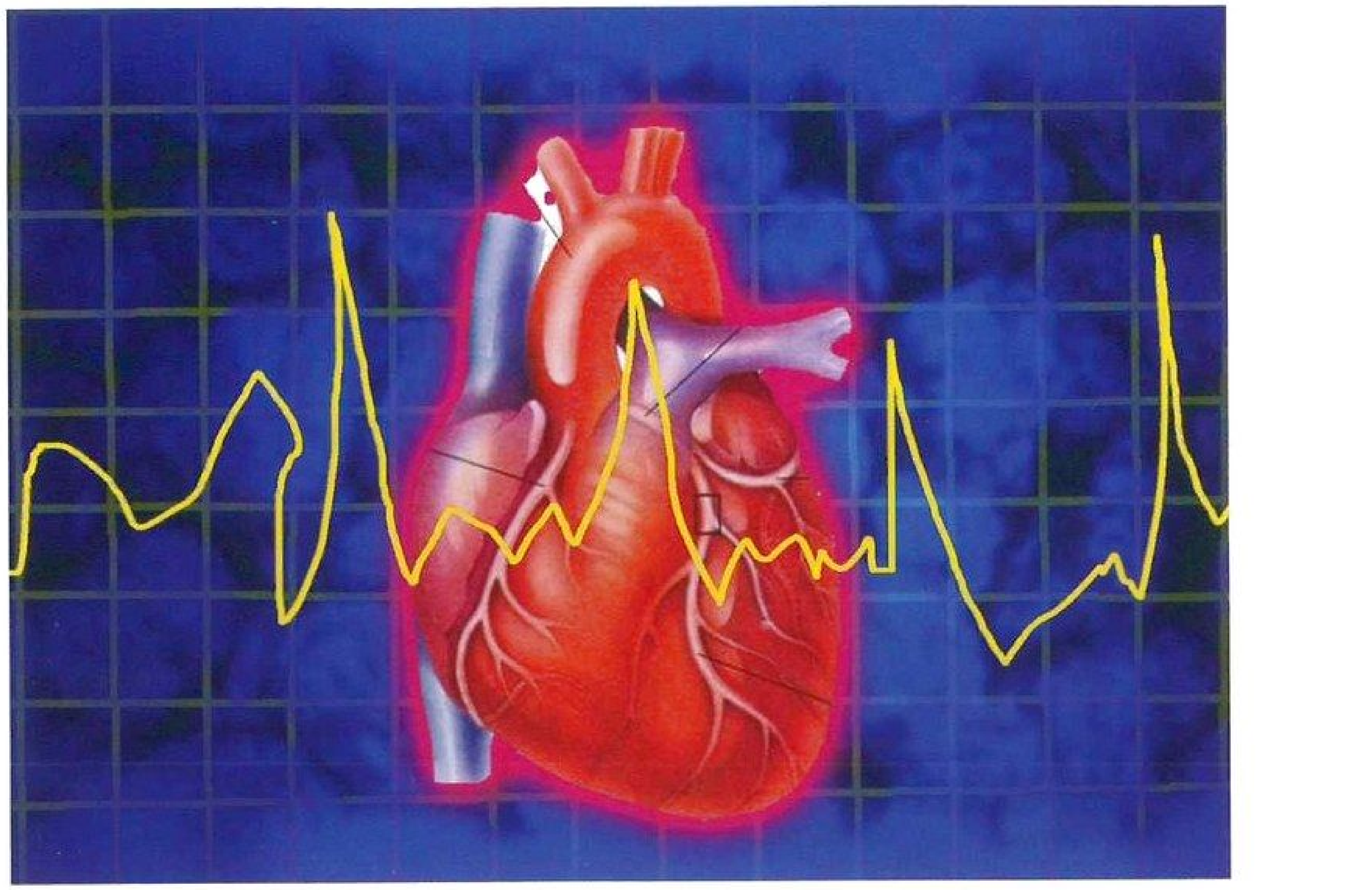

چھوڑ دیں، ذرائع مسدود اور بند ہو جائیں تو پھر ایک ہی دروازہ رہ جاتا ہے اور وہ ہے آسمان والے کا دروازہ۔ یہ ماں بیٹا بھی آنکھوں میں آنسو لیے آسمانوں کی طرف رحم طلب نظروں سے دیکھتے ہیں، خاتون اپنے خاوند کے لیے اور بیٹا اپنے باپ کی صحت کے لیے گڑگڑا کر دعا کر رہے ہوتے ہیں۔

مریضوں کی ملاقات دن میں دو مرتبہ ہوسکتی ہے۔ ماں بیٹا شام کے وقت پھر آ جاتے ہیں۔ اس ہسپتال کا تمام عملہ اور مریض اس ماں بیٹے سے خوب واقف ہیں۔ دونوں وقتوں میں ایک منٹ کی تأخیر کیے بغیر وہ مریض کے پاس پہنچ جاتے ہیں اور وقت مقررہ پر ہسپتال سے روانہ ہو جاتے ہیں، ڈاکٹروں اور ہسپتال کے دیگر عملے کو ان پر ترس بھی آتا ہے اور حیرت بھی ہوتی ہے کہ روزانہ دو مرتبہ مریض کی زیارت کے لیے آنے کا بھلا کوئی فائدہ بھی ہے۔ وہ تو مسلسل بے ہوشی میں ہے۔ پھر ایک دن ایک ڈاکٹر نے اس خاتون سے کہہ ہی دیا: بی بی! آپ لوگ روزانہ دو مرتبہ آنے کی تکلیف کیوں

کرتے ہیں۔ مریض کی حالت میں کوئی فرق واقع نہیں ہو رہا۔ خاتون نے اس کے جواب میں صرف اتنا کہا:

'وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ، وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ'

''اللہ ہی سے مدد کی درخواست ہے، اللہ ہی سے مدد کی درخواست ہے''۔

بالآخر ایک دن ایسا بھی آیا کہ ماں بیٹے کے آنے سے پہلے معجزہ رونما ہو گیا۔ ہوا یہ کہ کئی ماہ سے بستر پر بغیر کسی حرکت کے پڑا ہوا مریض کروٹیں بدلنے لگا۔ اس نے اپنی آنکھیں کھولیں، آکسیجن ماسک کو پرے ہٹایا اور نرس کو آواز دی۔ نرس نے دیکھا تو اس پر حیرت واستعجاب کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اسے یقین نہ آیا، وہ بھاگتی ہوئی آئی۔ مریض نے اسے تمام نالیاں ہٹانے کا اشارہ کیا۔ اس نے کہا کہ ڈاکٹر ہی یہ مشینیں ہٹا سکتا ہے اس نے ڈاکٹر کو فوری طور پر بلایا تو وہ بے یقینی کے عالم میں بھاگتا ہوا آیا۔ اس نے فوری طور پر مریض کے مکمل معاینے کا حکم دیا اور اس نے دیکھا کہ مریض مکمل طور پر صحت مند ہے۔ اس نے مشینوں کو ہٹانے کا حکم دیا اور کہا کہ مریض کے کمرے اور جسم کی صفائی کر دی جائے۔

آپ کے خاوند کو شفا تو ہو گئی ہے۔ لیکن میں سچ کہتا ہوں کہ اس میں ہسپتال یا ڈاکٹروں کا کوئی کمال نہیں ہے۔

تھوڑی ہی دیر بعد دوسری مرتبہ مریضوں کو دیکھنے کا وقت ہوا چاہتا تھا۔ وقتِ مقررہ پر ماں بیٹا کمرے میں داخل ہوئے تو ان کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے وہ بے یقینی کی کیفیت میں تھے۔ اللہ کی حمد وثنا اور اس کی تعریف اور شکر کے کلمات ان کی زبانوں پر تھے۔ اس خاتون کی خوشی کے کیا کہنے کہ جس کا خاوند موت کے منہ سے واپس آ گیا ہو اور اس بچے کو کتنی خوشی ہو رہی ہو گی جو یتیم ہوتے ہوتے بچ گیا۔

ڈاکٹر نے یہ منظر دیکھا تو خاتون سے کہنے لگا: کیا تمہیں امید تھی کہ ایک دن تمہارا خاوند مکمل تندرست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائے گا؟ اس عورت کا جواب ملاحظہ کیجیے۔

''ہاں کیوں نہیں۔ مجھے اس بات کا مکمل یقین تھا کہ ایک دن میں اپنے خاوند کو دیکھنے آؤں گی تو وہ بالکل صحیح حالت میں بیٹھا میرا انتظار کر رہا ہوگا،، ڈاکٹر نے اگلا سوال داغ دیا:

آپ کے خاوند کو شفا تو ہوگئی ہے۔لیکن میں سچ کہتا ہوں کہ اس میں ہسپتال یا ڈاکٹروں کا کوئی کمال نہیں ہے۔میڈیکل میں کچھ حدود ہیں۔ہم مریض کا علاج کرتے ہیں اور اپنے علم کی حد تک تمام صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہیں۔محترم خاتون: آپ روزانہ دو مرتبہ ہسپتال آتی رہی ہیں، میں آپ کو قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کے معمولات کیا تھے، آپ اس دوران کیا کرتی رہیں؟ اس خاتون نے جواب دیا: ڈاکٹر صاحب آپ نے چونکہ مجھے اللہ کی قسم دے کر پوچھا ہے تو میں آپ کو سچ سچ بتائے دیتی ہوں۔

میں پہلی مرتبہ جب آتی تو اس بات کا اطمینان حاصل کرتی کہ میرا خاوند اپنی حالت پر ہے اس کی صحت مزید خراب نہیں ہوئی۔ میں اس کے لیے دعائیں کرتی واپس جاتی اور پھر میں اور میرا بیٹا فقراء و مساکین کے محلے میں چلے جاتے۔ہم محتاجوں میں صدقہ اور خیرات تقسیم کرتے اور ان سے دعائیں کرواتے۔آج اللہ تعالی نے میرے صبر اور دعا کا مجھے صلہ عطا کر دیا ہے۔میرا خاوند مجھے واپس مل گیا ہے۔

قارئین کرام: اس واقعہ کو لکھنے اور بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔آپ صدقہ، خیرات، صبر اور نماز کا سہارا لیں۔اللہ رب العزت یقیناً آپ کو بامراد کرے گا۔

"حصار بالا" کابل کے تاریخی آثار کی ایک تصویر

6- میدان جنگ میں دعا کی اہمیت

مجاہدین اسلام جب کابل کا گھیراؤ کیے ہوئے تھے۔اسی دوران ظہر کا وقت آن پہنچا۔مسلمانوں کے سپہ سالار قتیبہ بن مسلم نے نماز کے بعد اللہ تعالی کے دربار میں گڑگڑا کر یہ دعا کی: ''اے اللہ! ہمیں فتح و نصرت سے ہمکنار کر کیونکہ فتح و نصرت تیری ہی جانب سے نصیب ہوا کرتی ہے''۔

اس جنگ میں لشکر اسلام کی تعداد کا اندازہ ایک لاکھ کیا گیا ہے۔قتیبہ بن مسلم نے نماز کے بعد جنگی کارروائی سے پہلے ایک نیک اور مستجاب الدعوات شخص کو، جن کا نام محمد بن واسع تھا، تلاش کرنے کا حکم دیا۔یہ وہ وقت تھا جب جانوں کی تجارت ہونے والی تھی۔یہ وہ وقت تھا جب جنت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دروازے کھولے جا رہے تھے اور فرشتوں کی آمد ہو رہی تھی۔ مگر سپہ سالار اپنے اصحاب سے کہہ رہا تھا: محمد بن واسع کو تلاش کر کے میرے پاس لے آؤ۔

قرآنی دعا

رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿250﴾

البقرة

مجاہدین لشکر اسلامی نے محمد بن واسع کی تلاش شروع کر دی۔ دیکھا کہ وہ اپنے نیزے پر ٹیک لگائے زار وقطار رو رہے ہیں اور اپنی انگلی آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے کہہ رہے ہیں: یا حی! یا قیوم! لوگوں نے آکر قتیبہ بن مسلم رحمہ اللہ کو اس بات کی خبر دی تو ان کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور فرمایا:

'وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَأُصْبُعُ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ خَيْرٌ عِنْدِي مِنْ مِائَةِ أَلْفِ سَيْفٍ شَهِيرٍ وَمِنْ مِائَةِ أَلْفِ مُقَاتِلٍ طَرِيرٍ'

''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! محمد بن واسع کی (آسمان کی طرف اٹھی ہوئی) انگلی میرے نزدیک ایک لاکھ نامور چمکدار تلواروں اور ایک لاکھ خوش منظر لشکر جرار سے بہتر ہے''۔

پھر جنگ شروع ہوئی۔ خوب گرما گرم جنگ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عظیم سے نوازا اور دشمنوں کو شکست فاش سے دوچار کیا۔ چنانچہ عصر کا وقت ہوتے ہوتے مسلمانوں نے کابل کو فتح کر لیا اور عصر کی نماز کابل کے اندر ادا کی۔

7- دعا کو شرف قبولیت

......اور کوٹیشن کی بات درمیان میں ہی رہ گئی۔ میاں صاحب بڑی دور سے فون پر بات کر رہے تھے۔ انہوں نے متعدد بار مجھ سے ایک کتاب کی کوٹیشن مانگی تھی۔ یہ کتاب ۵۰ ہزار کی تعداد میں شائع ہونا تھی۔ میری یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ میں کتاب کو شائع کرنے سے پہلے پڑھوں اور دیکھوں کہ جو کتاب ہم پریس میں بھیج رہے ہیں، اس کا مواد بھی درست ہے کہ نہیں۔ میں اس کتاب کو سرسری پڑھ چکا تھا۔ مجھے خوب اندازہ تھا کہ اس کتاب میں بہت ساری باتیں ایسی ہیں جن کی کتاب وسنت سے تائید نہیں ہوتی۔ کیا میں اسے شائع کر دوں؟ میں نے کئی بار سوچا کہ مالی منفعت کافی تھی۔ اگر فی نسخہ معمولی سا منافع بھی لیا جائے تو خاصی بچت ہو جائے گی۔

میاں صاحب کے احسانات بھی مجھ پر بہت زیادہ تھے۔ مجھے جب کبھی پیسوں کی ضرورت پڑی انہوں نے مہیا کر دیے۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹیلی فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔ مجھے معلوم تھا کہ میاں صاحب فون پر ہیں اور مجھ سے کوٹیشن کا پوچھیں گے، اور پھر...... میری نگاہیں آسمانوں والے کی طرف اٹھ گئیں۔ یہ چند لمحات تھے...... یا اللہ! میں میاں صاحب کو راضی کروں یا تیری ذات کی رضا حاصل کروں۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ میاں صاحب ناراض ہوں۔ اب تیری ہی ذات ہے جو میری اس مسئلے میں مدد کرسکتی ہے۔ میں نے دل ہی دل میں دعا کرتے ہوئے فون اٹھایا۔

میاں صاحب سے گفتگو شروع ہوئی۔ انہوں نے چھٹتے ہی سوال کیا: آپ نے کوٹیشن کیوں ارسال نہیں کی؟ میں نے ان کے سوال کا جواب دینے کی بجائے انہی سے سوال داغ دیا: میاں صاحب آپ یہ کتابیں کیوں شائع کرتے ہیں؟

حسب توقع جواب ملا: اللہ کی رضا مقصود ہے۔ میاں صاحب یہ جو آپ اتنی محنت اور کوشش سے کتابیں شائع کرتے ہیں کیا ایسا ممکن نہیں کہ ہم ان کتب کو شائع کرنے سے پہلے کسی عالم دین سے ان کا مراجعہ کروالیا کریں تاکہ اگر اس میں کوئی ایسی بات ہو جو کتاب وسنت کے خلاف ہو تو اسے نکال دیا جائے۔ ہم کہیں غلطی سے کوئی ایسی بات شائع نہ کردیں جو اللہ تعالی کی ناراضگی کا سبب بن جائے۔ میں نے بڑی محبت سے گزارش کی۔

قارئین کرام! اللہ تعالی نے میری دعا کو شرف قبولیت بخش دیا تھا۔ میاں صاحب کی گفتگو کا انداز بدل گیا۔ وہ کہنے لگے ان لکھاریوں کا بیڑا غرق ہو۔ میں نے اپنے ملازمین سے کئی مرتبہ کہا ہے کہ کتب کا اچھی طرح باریک بینی سے جائزہ لے لیا کریں۔ ان میں کوئی غلطی نہ رہ جائے۔ پھر بات لمبی ہوتی چلی گئی اور کوٹیشن بیچ میں ہی رہ گئی۔ الحمد للہ میری دعا قبول ہوچکی تھی۔

مؤلف کی ڈائری سے۔

8- یا اللہ، یا اللہ

سمندر میں بحری جہاز بڑے آرام وسکون سے چل رہے ہوتے ہیں کہ اچانک سمندر میں تلاطم برپا ہوتا ہے۔ موجیں اٹھتیں ہیں، ہوائیں زورزور سے چلنا شروع ہوجاتی ہیں اور جہاز ڈگمگانے لگتے ہیں۔ خوف طاری ہوتا ہے مسافروں کے دل دہل جاتے ہیں۔ تو جہاز کے مسافر اور عملہ بے اختیار کہتے ہیں۔ یا اللہ، یا اللہ

جب مسافر صحرا میں بھٹک جاتا ہے۔ قافلہ راستہ سے ہٹ جاتا ہے۔ اس کی راہ گم ہوجاتی ہے۔ تو وہ پکار اٹھتے ہیں۔ یا اللہ، یا اللہ

جب طلبگاروں پر راستے بند ہوجاتے ہیں۔ مانگنے والوں کو نہیں دیا جاتا تو ان کی پکار ہوتی ہے۔ یا اللہ، یا اللہ

جب تدبیریں ناکام ہوجائیں۔ امیدیں ساتھ چھوڑ جائیں۔ ذرائع مسدود ہوجائیں اور راستے بند ہوجائیں تو لوگوں کے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھتے ہیں اور ایک دلنشیں آواز آتی ہے: یا اللہ، یا اللہ

جب زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہوجائے، رنج والم سے دم گھٹنے لگے تو پھر ایک ہی ذات ہے جو مشکل کشائی اور حاجت روائی کرتی ہے۔ وہی قاضی الحاجات ہے۔ جو رب السماوات والارض ہے۔ دعائے نیم شبی میں ہاتھ اسی کی طرف اٹھتے ہیں۔ مصیبتوں میں آنکھیں اسی کی طرف دیکھتی ہیں حادثات میں فریاد اسی سے کی جاتی ہے۔

فریاد، پکار اور سوال میں اسی کا نام زبانوں پر ہوتا ہے قلب وروح اسی سے سکون پاتے ہیں۔

یا اللہ، یا اللہ! تیرا نام کتنا پیارا ہے۔

ڈاکٹر عایض قرنی کی کتاب/ لاتحزن سے مأخوذ (تصرف کے ساتھ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

9- مضطربین اور لاچاروں کا "الٰہ"

اس کا کوئی گناہ تو نہیں تھا مگر وہ قتل کے الزام میں جیل میں بند تھا۔ اس کے کیمپ میں غالبًا کوئی قتل ہو گیا تھا اور بعض دیگر افراد کے ساتھ اسے بھی پکڑ لیا گیا، اسے تو یقین تھا کہ اس کا اس قتل کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ مگر وہ دوسروں کو اس بات کا یقین کیسے دلائے؟

اس نے اپنی سی بھرپور کوشش کی کہ وہ پولیس والوں کو اپنی بے گناہی کا یقین دلائے مگر اس کی ساری کوششیں رائیگاں جا رہی تھیں۔

اے مسلمانوں کے رب،
ان کے "الٰہ"! میں مسلمان
تو نہیں، مگر میں نے سارے
دروازے کھٹکھٹا لیے۔ اے اللہ!
اب میں آپ کے در کا سوالی بنتا
ہوں۔ آپ سے مدد چاہتا ہوں۔
میری مشکل کو آسان کر دیجیے۔

پھر اس نے سوچا: کیوں نہ میں اپنے معبود کو پکاروں۔
وہ مسلمان نہ تھا، اس کا کوئی خاص عقیدہ بھی نہ تھا۔ وہ نہ تو خود کو عیسائی کہلاتا تھا، نہ ہندو نہ سکھ، تاہم اس کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہ تھا۔ اس نے کچھ سوچا...... اور پھر عیسیٰ علیہ السلام کو پکارنا شروع کر دیا۔ ان سے مدد مانگی کہ وہ رہا ہو جائے۔

کتنے ہی دن گزر گئے اس کی فریاد پوری نہ ہوئی......
پھر اس نے موسیٰ علیہ السلام کو پکارا مگر وہ جیل ہی میں رہا۔ تو پھر اس نے بتوں کے نام کی دہائی دی، مختلف دیوتاؤں کو پکارتا رہا مگر اس کی ساری دعائیں رد ہو گئیں۔ وہ بہت پریشان تھا اور چپکے چپکے روتا رہا۔

ایک دن اس کے دل میں خیال آیا: میں نے سارے معبود تو آزما لیے۔ اب کیوں نہ میں مسلمانوں کے رب کو پکاروں۔ اس سے مدد طلب کروں۔ شاید میری سن جائے اور میں رہا ہو جاؤں...... پھر اس نے اپنے ہاتھوں کو آسمانوں کی طرف بلند کیا اور اپنی زبان میں کچھ اس طرح کہنے لگا۔

اے مسلمانوں کے رب، ان کے "الٰہ" میں مسلمان تو نہیں ہوں مگر میں نے سارے دروازے کھٹکھٹا لیے۔ سارے ہی دروازے بند ملے۔ اے اللہ! اب میں آپ کے در کا سوالی بنتا ہوں۔ آپ سے مدد چاہتا ہوں۔ میری مشکل کو آسان کر دیجیے۔ وہ لمبی دعا مانگتا رہا، اپنی درخواست کو دہراتا رہا کہ اسے رہائی مل جائے۔ ابھی اس نے اپنے ہاتھ نیچے کیے ہی تھے کہ ایک سپاہی نے آ کر اس کی کوٹھری کا دروازہ کھٹکھٹایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدیق تم باہر آ جاؤ، ہم نے پوری تحقیق کر لی ہے۔تم بے گناہ ہو، تمھیں باعزت بری کیا جاتا ہے۔

چند ہی منٹوں کے بعد وہ آزاد فضاؤں میں سانس لے رہا تھا۔اب اس کا رخ مکتب جالیات کی طرف تھا۔وہاں کے مدیر سے ملا۔اوراس سے کہا کہ مجھے کلمہ پڑھائیں، میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔مگر تمہارے ذہن میں کچھ سوالات ہوں گے، کچھ اشکالات؟ مدیر نے تعجب سے پوچھا۔

جناب میرے تمام سوالوں کا جواب مجھے مل چکا ہے۔ مجھے اس الٰہ کی ضرورت ہے جو مضطرب اور لاچاروں کی مدد کرتا ہے۔اوران کی دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے۔

میرے سچے رب نے میری دعا سن لی ہے۔

قرآنی دعا

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ⑧

آل عمران

قارئین کرام! میں نے یہ واقعہ مکتب جالیات کے مدیر سے دوران اعتکاف سنا تھا۔اسے معمولی تصرف کے ساتھ اپنے الفاظ میں قلم بند کر رہا ہوں۔ یہ واقعہ غالباً سعودی عرب کے کسی شہر میں پیش آیا تھا۔

10- رسول اللہ ﷺ کی تین دُعائیں، دو کی قبولیت

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک روز رسول اللہ ﷺ نے بڑی لمبی نماز پڑھائی۔سلام پھیرا تو ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آج تو بڑی لمبی نماز پڑھائی۔آپ نے فرمایا: آج تو میں نے امید وبیم کی نماز پڑھی ہے۔میں نے اپنی امت کے لیے اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں کیں۔دو تو اس نے قبول فرمالیں، ایک البتہ قبول نہیں فرمائی۔ایک دعا تو میں نے یہ کی:

’أَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَيْرِهِمْ‘

’’میری امت پر ان کے سوا دوسرے (غیر مسلم) دشمن کو مسلط نہ کرنا۔‘‘

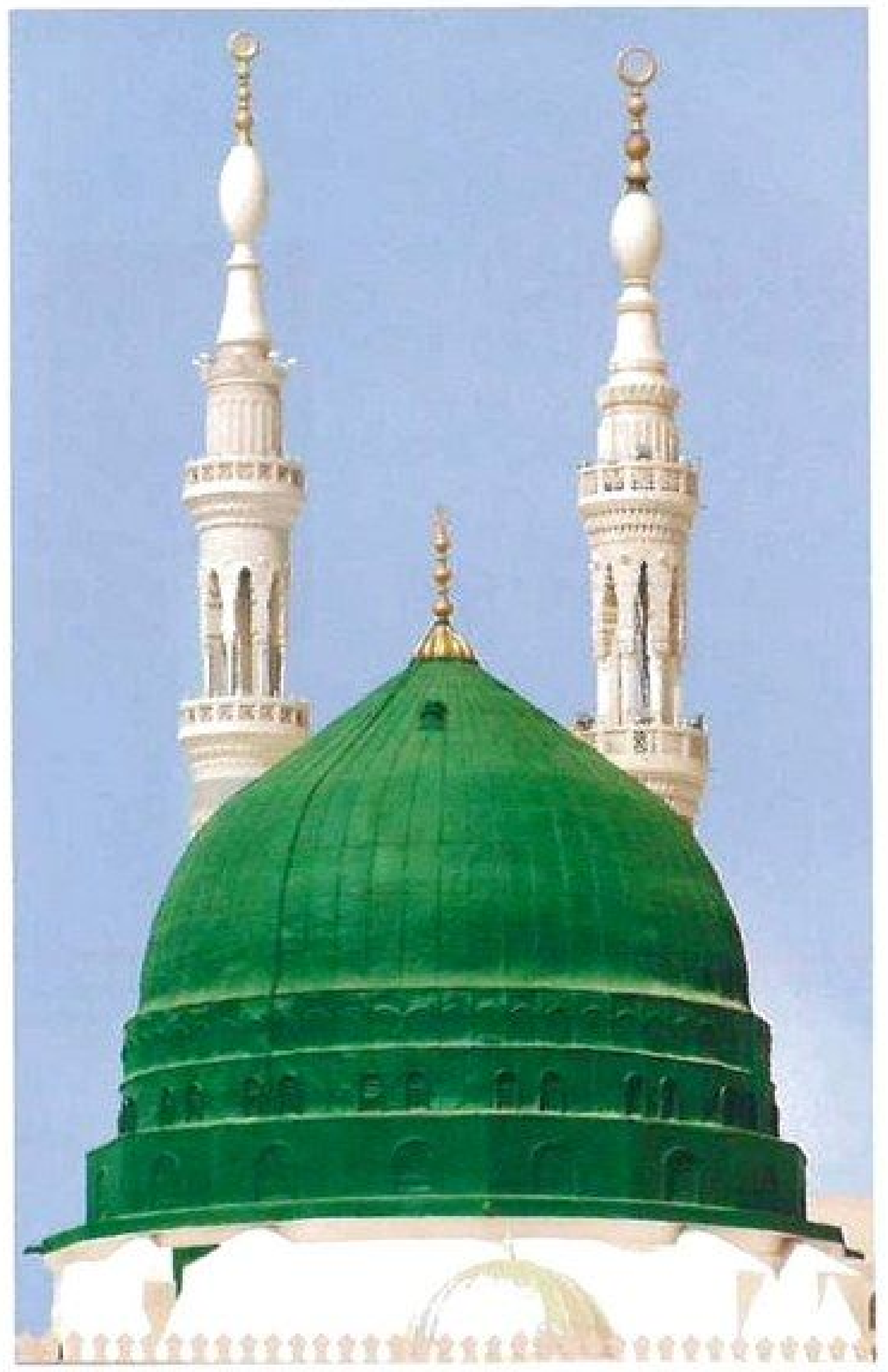

میری یہ درخواست اُس نے منظور فرمائی۔

دوسری دعا یہ عرض کی: ’أَنْ لَّا يُهْلِكَهُمْ غَرَقًا‘

’’میری امت کو یکبارگی پانی میں غرق نہ کرنا۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا بھی قبول فرمالی۔

تیسری دعا میں نے یہ کی:

’أَنْ لَّا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ‘

’’میری امت میں خانہ جنگی نہ ہو۔‘‘

اسے اللہ تعالیٰ نے قبول نہیں فرمایا۔

سنن ابن ماجه، حديث:3951.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

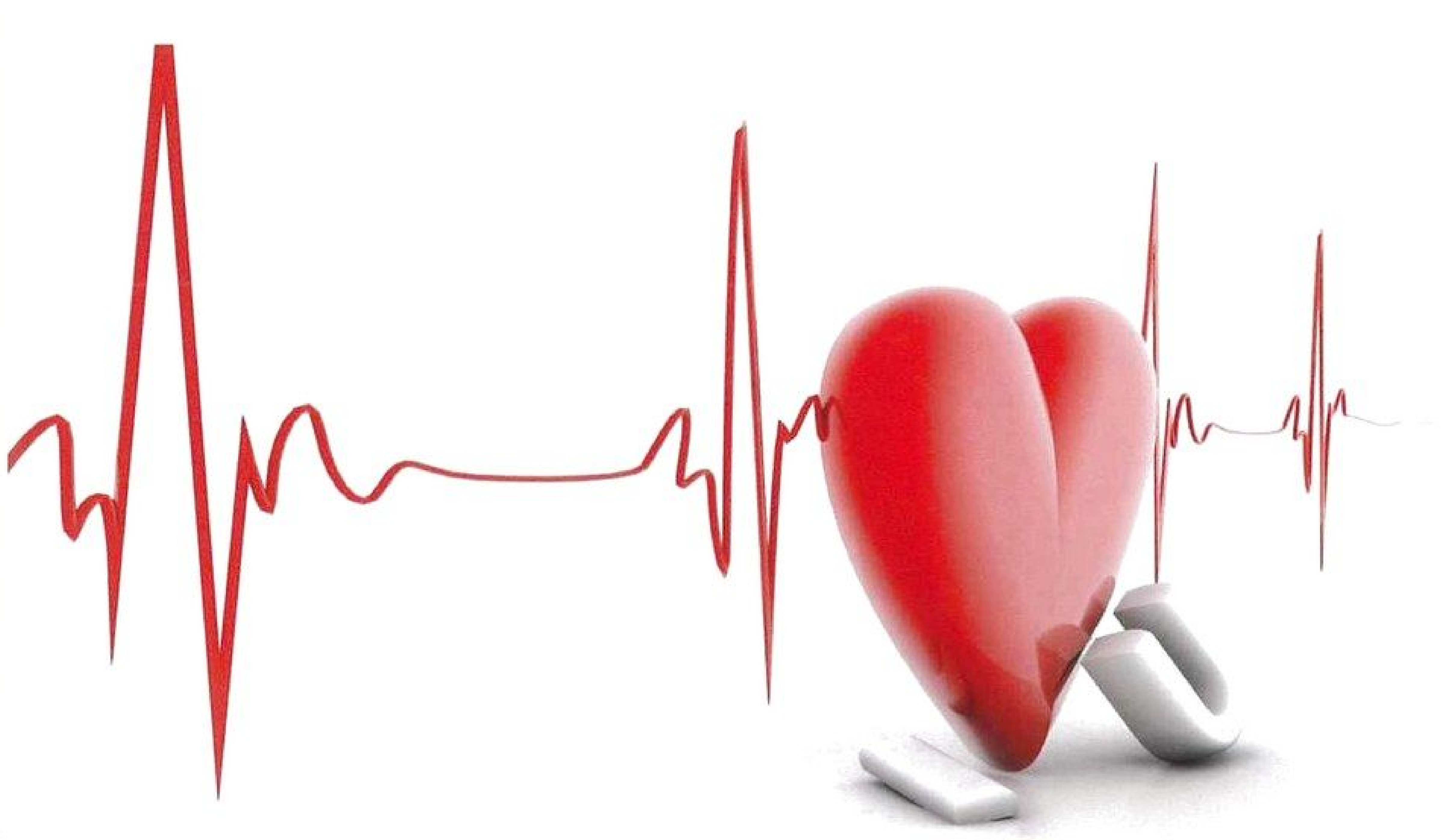

11- قضاء وقدر پر راضی رہنے والی ماں

اس واقعہ کے راوی ایک بڑے ہسپتال کے شعبہ امراض قلب کے سربراہ ہیں وہ اپنے ایک لیکچر میں فرماتے ہیں۔

یہ منگل کا دن تھا جب میں ڈھائی سال کے ایک بچے کے آپریشن سے فارغ ہوا۔ اگلے روز اس بچے کی صحت قدرے بہتر تھی اور وہ کھیل رہا تھا۔ ساتھ ہی اس کی والدہ بیٹھی کافی مطمئن لگ رہی تھی۔ میں نے بچے کا چیک اپ کیا اور مجھے بھی اطمینان ہوا۔ جمعرات کے روز ٹھیک سوا گیارہ بجے نرس دوڑتی ہوئی آئی اور کہنے لگی، ڈاکٹر...... ڈاکٹر! اس بچے کی سانس رک گئی ہے۔ لگتا ہے دل نے کام

کرنا چھوڑ دیا ہے۔ میں فوراً سارے کام چھوڑ کر اس بچے کی طرف دوڑا۔ میں نے اس کے دل پر ہاتھ رکھا اور اسے آہستہ آہستہ ملنا شروع کیا۔ کم وبیش 45 منٹ تک میں اس کے دل کا مساج کرتا رہا۔ اس دوران اس کے دل کی دھڑکن بند رہی۔ مگر اللہ رب العزت نے اسے نئی زندگی عطا کی اور اس کے دل نے آہستہ آہستہ حرکت کرنا شروع کر دی۔ میں نے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اور مجھے جب مکمل تسلی ہوگئی تو اس بچے کے لواحقین کو اس کی صورت حال سے آگاہ کرنے کے لیے روانہ ہوگیا۔

اگر مریض کی حالت زیادہ خراب ہو اور وہ موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا ہو تو والدین کو اس کے بارے میں بتلانا کوئی آسان کام نہیں ہوتا۔ دل پر پتھر رکھ کر والدین کو مطلع کرنا پڑتا ہے۔ مگر یہ ضروری ہوتا ہے کہ والدین کو معلوم ہو کہ ان کے پیارے کی کیا حالت ہے۔ میں نے بچے کے والد کے بارے میں معلوم کیا۔ مگر اس کی کوئی خبر نہ ملی۔ البتہ بچے کی والدہ موجود تھی۔ میں نے اسے بتایا کہ بچے کی حرکت قلب بند ہونے کا سبب یہ تھا۔ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ اس کے دماغ کی طبعی موت واقع ہو چکی ہے۔

قارئین کرام: اگر کسی ماں کو بتایا جائے کہ اس کے بچے کے دماغ کی طبعی موت واقع ہو چکی ہے تو اس کا کیا ردعمل ہوگا۔ یقیناً رونا، چیخ وپکار اور شور وغل؟ مگر یہ عظیم خاتون نہ تو چیخی، نہ روئی نہ اس نے کہا: ڈاکٹر صاحب! آپ کی وجہ سے میرے بیٹے کی حالت سخت خراب ہوگئی ہے۔ بلکہ اس نے نہایت صبر وتحمل سے میری بات سنی اور کہنے لگی: الحمد للہ، پھر مجھے چھوڑ کر چلی گئی۔

بچہ انتہائی نگہداشت کے کمرے میں تھا۔ دس دن کے بعد بچے نے تھوڑی سی حرکت کی۔ تو ہم نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ کہ بچے کے دماغ کی حالت معقول ہے۔ بارہ دن کے بعد بچے کے دل نے پھر حرکت کرنا چھوڑ دی۔ ہم نے پھر اس کے دل پر مساج کرنا شروع کر دیا۔ 45 منٹ تک ہم دل کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملتے رہے مگر اس نے حرکت نہ کی۔ میں نے اس کی والدہ سے کہا: اب امید کی گھڑیاں ختم ہو رہی ہیں۔

بچے کی والدہ نے سنا تو بجائے رونے دھونے کے کہنے لگی: الحمد للہ۔

اور پھر آسمان کی طرف منہ کر کے کہنے لگی:

’اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ فِي شِفَائِهِ خَيْرٌ فَاشْفِهِ يَا رَبِّ‘

’’اے اللہ اگر اس بچے کی تندرستی میں خیر ہے تو میرے رب اسے شفا عطا فرما‘‘۔

یکا یک ایک معجزہ رونما ہوا کہ اس بچے کے دل نے ایک بار پھر حرکت شروع کر دی۔ ایک دفعہ پھر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ ہم نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ جہاں تک اولاد کے معاملے میں ماں کی خوشی کا تعلق ہے اس کا اندازہ آپ بخوبی کر سکتے ہیں۔

وقت گزرتا چلا گیا۔ بچے پر کئی طرح کی کیفیات آتی رہیں۔ اس کی حالت بہتر ہو جاتی اور کبھی کافی خراب ہونے لگتی۔ مگر اس کی والدہ نہایت مطمئن نظر آتی۔ اس کا اکثر وقت دعا میں گزرتا۔

ساڑھے تین ماہ گزر گئے بچہ مسلسل انتہائی نگہداشت کے کمرہ میں ہی رہا۔ اس کے سر میں ورم ہوگیا۔ ڈاکٹروں کی ٹیم مسلسل علاج کرتی رہی۔ مگر دن بدن بچے کی حالت خراب ہوتی چلی گئی۔ ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق بچے کا بچنا محال تھا۔ چونکہ میں ICU کا نگران تھا۔ لہذا میں نے بچے کی والدہ کو ذہنی طور پر تیار کرنا شروع کیا۔ اور اسے بتایا کہ اب تمہارے بیٹے کا زندہ رہنا بہت مشکل ہے۔ اگر اس کو دل کا دورہ نہیں بھی پڑتا تو بھی اس کے سر میں ورم ہو چکا ہے جس سے اس کی جان کو خطرہ ہے۔

اس خاتون نے پھر الحمد للہ کہا اور چلی گئی۔ میں نے دیکھا کہ اس خاتون کا اللہ رب العزت کے

ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے۔ اس کے یہ الفاظ کہ ’’اے اللہ اگر اس بچے کی تندرستی میں خیر ہے تو میرے رب اسے شفا عطا فرما‘‘۔ اس کے ایمان باللہ کو ظاہر کرنے کے لیے کافی تھے۔

محترم قارئین! اس بچے کے مرض کی کہانی خاصی لمبی ہے مگر ساری بات کا خلاصہ یہ ہے کہ طبی نقطہ نظر سے اس بچے کی موت ایک سے زیادہ مرتبہ واقع ہو چکی تھی لیکن جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔ میں نے محسوس کیا کہ اس بچے کی والدہ نہایت صابرہ اور شاکرہ خاتون ہے۔ اپنی 23 سالہ ہسپتال کی نوکری کے دوران میں نے اس جیسی خاتون نہیں دیکھی۔

ایک دن ایسا ہوا کہ بچے کے گردوں نے کام کرنا بند کر دیا۔ اب ہمارا یہی تجزیہ تھا کہ اس بار تو یہ نہیں بچے گا۔ میں نے پھر ہمت کر کے اس کی والدہ کو بتایا۔ اس نے ہمیشہ کی طرح ’’الحمد للہ‘‘ کہا اور چلی گئی۔

یہ بچہ چار ماہ تک موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا رہا کہ اچانک ایک دن بچے کو عجیب وغریب مرض لاحق ہوگیا۔ میں نے اپنی پوری زندگی میں ایسا خطرناک مرض نہیں دیکھا۔ ہم ڈاکٹر لوگ بہت پریشان تھے اس کے سینے پر سوجن ہوگئی تھی۔ ہم نے سارے جتن کر ڈالے مگر بچے کی حالت بتدریج خراب ہوتی چلی گئی۔ میں نے اس کی والدہ سے کہا: اب تمہارے بیٹے کے زندہ رہنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ اس کی والدہ نے حسب سابق ’’الحمد للہ‘‘ کہا اور کہنے لگی: ’’اے میرے رب اگر اس بچے کے زندہ رہنے میں خیر ہے تو اسے زندگی عطا فرما‘‘ چھ ماہ سے زیادہ عرصہ گزر چکا تھا۔ اب بچے نے بولنا، سننا اور دیکھنا بھی بند کر دیا وہ حرکت کرنے سے بھی قاصر تھا۔ مگر اس کی صابرہ والدہ بچے کے ساتھ چپکی ہوئی اس کی صحت یابی کے لیے دعائیں کر رہی تھی۔

قارئین کرام! کیا آپ سوچ سکتے ہیں کہ اس کے بعد کیا ہوا؟ اس کی والدہ کے پاس ایک ہی سہارا تھا اور وہ تھا اپنے مولا سے دعا کا سہارا۔ بالآخر اس کی التجائیں رنگ لے آئیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کم وبیش آٹھ ماہ کی شدید بیماری کے بعد ایک دن ایسا آیا کہ وہ بچہ بالکل تندرست ہوگیا اور اپنی والدہ کے ساتھ ہسپتال میں دوڑ رہا تھا۔ اسے دیکھ کر کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اسے کوئی بیماری ہے۔

ڈیڑھ سال کا عرصہ گزر گیا۔ ایک دن میں ہسپتال میں تھا کہ ہمارے ایک ساتھی نے مجھے بتایا کہ کمرہ انتظار میں ایک آدمی، اس کی بیوی اور دو بچے بیٹھے ہیں وہ آپ سے ملنے کے خواہاں ہیں۔

میں نے پوچھا: وہ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا: مجھے معلوم نہیں۔ میں ان کو ملنے گیا تو انہیں دیکھ کر پہچان گیا کہ وہی بچہ ہے جس کا ہم علاج کرتے رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ بچہ بالکل تندرست اور توانا ہے۔ بالکل خوبصورت پھول کی طرح، شوخ، چنچل ہر قسم کی بیماری سے پاک، والدین کے پاس کھیل رہا ہے۔ اس کے ساتھ اس کا نومولود بھائی بھی ہے۔ اس کے والدین نہایت محبت سے ملے۔ وہ میرا شکریہ ادا کرنے آئے تھے۔ میں نے نومولود کی طرف اشارہ کر کے مزاحاً اس کے والد سے پوچھا کہ اس کا اولاد میں کون سا نمبر ہے۔ 13 یا 14 نمبر میں خود ہی گنتا چلا گیا۔

میں نے باپ کی طرف دیکھا اس نے میری طرف گہری نظروں سے دیکھا اور پھر کہنے لگا: ڈاکٹر صاحب! یہ میرا دوسرا بیٹا ہے۔ اور بڑا بیٹا وہی ہے جس کا آپ علاج کرتے رہے ہیں۔ وہ میری شادی کے 17 سال کے انتظار کے بعد پیدا ہوا تھا۔ میں اسے علیحدہ کمرے میں لے گیا اور کہا کہ دوست میں نے اپنی تمام زندگی میں تمہاری بیوی سے زیادہ صابرہ اور شاکرہ عورت کوئی نہیں دیکھی۔ سترہ سال کے انتظار کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاں پھول کھلایا مگر وہ بچہ جس قسم کے امراض میں مبتلا تھا اور اس عورت نے جس محبت، محنت اور صبر سے اس بچہ کی تیمارداری کی اس کی مثال بڑی مشکل سے ملتی ہے۔

اس کے خاوند نے میرا بازو تھام لیا اور کہنے لگا: ڈاکٹر صاحب! میری اس خاتون سے شادی 19 سال قبل ہوئی تھی۔ اس خاتون نے شرعی عذر کے بغیر کبھی نماز تہجد ترک نہیں کی۔ میں نے کبھی

اسے جھوٹ بولتے، شغل و مذاق کرتے یا کسی کو بُرا بھلا کہتے نہیں سنا۔ میں جب بھی گھر جاتا یہ ہمیشہ نہایت خوش دلی سے میرا استقبال کرتی۔ اس کی زبان پر ہر وقت میرے لیے اور گھر کی خیر و برکت کے لیے دعائیں ہوتیں۔ ایک اتنی محبت کرنے والی خاتون، اللہ کا خوف رکھنے والی اس کے سامنے جھکنے والی، اور رو رو کر دعائیں مانگنے والی خاتون پر میں سوتن کیسے لاتا۔ میں اس کا دل دکھانے کے لیے تیار نہیں تھا۔

شوہر نے میرے سوال کا جواب خود ہی دے دیا اور میں ورطہ حیرت میں ڈوب گیا۔

قرآنی دعا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿127﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿128﴾

البقرة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

12- چار دعائیں

ایک بہت مالدار شخص انتہا درجے کا شرابی اور مغرور تھا۔ دولت کے نشے میں چور اس شخص کو کسی کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ اس کی مجلس میں ہر وقت جام چھلکتے رہتے۔ ایک دن اس کے ہاں اسی طرح کی مجلس قائم تھی۔ اس نے کچھ دوستوں کو شراب و کباب کی محفل میں مدعو کر رکھا تھا۔ اپنے غلام کو اس نے چار درہم دیے اور کہا: جاؤ بازار سے ان مہمانوں کے لیے پھل خرید کر لے آؤ۔ راستے میں غلام کی ملاقات ایک زاہد و عابد شخص منصور بن عمار سے ہوگئی جو غریب الدیار مسافر، مگر مستجاب الدعوات تھے۔

غلام نے انہیں کہتے ہوئے سنا: جو مجھ غریب مسافر کو چار درہم دے گا میں اس کے لیے چار دعائیں کروں گا۔ غلام نے جھٹ سے وہ چار درہم نکالے اور انہیں تھما دیے۔ منصور بن عمار کہنے لگے: بتاؤ! میں تمہارے لیے کون سی چار دعائیں کروں؟ غلام نے کہا: میرا آقا انتہائی سنگدل ہے، پہلی دعا تو یہ کیجیے کہ میری اس سے جان چھوٹ جائے۔ دوسری یہ کہ میں نے جو چار درہم دیے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ تیسری یہ کہ میرا آقا شراب نوشی اور دیگر کبائر کا عادی ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے آقا کو توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور چوتھی یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے، میرے آقا کو، آپ کو اور ساری قوم کو معاف فرمائے۔ منصور بن عمار نے غلام کے لیے یہ دعائیں کر دیں۔

غلام جب واپس آیا تو مالک نے دیکھتے ہی اسے ڈانٹنا شروع کر دیا: اتنی تاخیر سے کیوں آئے ہو؟ تمہارے ہاتھ بھی خالی ہیں، پھل کہاں ہیں؟ جواب میں غلام نے منصور بن عمار کے ساتھ پیش

آنے والا پورا واقعہ کہہ سنایا۔ غلام کی وضاحت سن کر مالک کا غصہ ٹھنڈا پڑ گیا۔ پھر وہ کچھ سوچ بچار کے بعد بولا: تم نے اپنے بارے میں کیا دعا کروائی تھی؟ میں نے اپنے بارے میں یہ دعا کروائی کہ مجھے آپ کی غلامی سے نجات مل جائے۔ مالک نے کہا: جاؤ تم آزاد ہو، مالک نے پھر پوچھا: دوسری دعا کون سی تھی؟ غلام نے بتایا: اللہ تعالیٰ ان چار دراہم کا بہترین نعم البدل عطا فرمائے۔

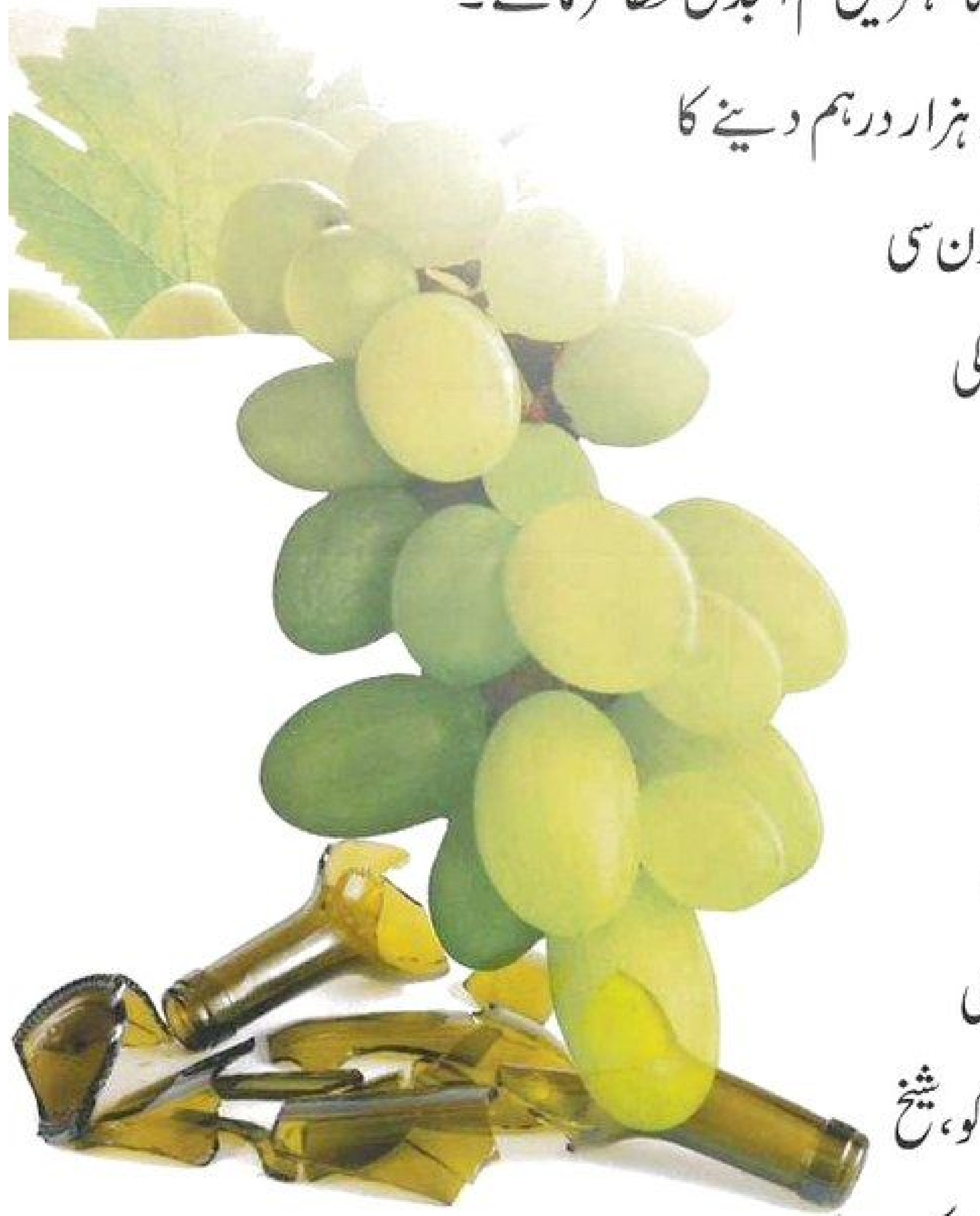

مالک نے کہا: ان چار دراہم کے بدلے میں تمہیں چار ہزار درہم دینے کا اعلان کرتا ہوں۔ مالک نے پھر پوچھا: تیسری دعا کون سی تھی؟ غلام نے بتایا: یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ مالک نے سر جھکا لیا۔ اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگے اور پھر اس نے شراب کے برتنوں کو ہٹانا اور توڑنا شروع کر دیا اور پر عزم لہجے میں کہا: اچھا...... میں توبہ کرتا ہوں...... آئندہ میں کبھی شراب کو ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گا۔ پھر پوچھا: چوتھی دعا کون سی تھی؟ غلام نے بتایا: یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے، آپ کو، شیخ منصور بن عمار اور ہماری ساری قوم کو معاف فرمائے۔ مالک نے کہا: میں اس معاملے میں بے بس ہوں، میرے اختیار میں کچھ نہیں ہے۔ یہ تو اللہ کا کام ہے، وہ بخشنے والا انتہائی مہربان ہے۔ جب مالک رات کو سویا تو اسے خواب میں بشارت دی گئی کہ جو کام تمہارے بس میں تھے تم نے کر دیے اب تمہارا کیا خیال ہے کہ جو کام اللہ کے اختیار میں ہے وہ کیا اسے نہیں کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے تجھے، تیرے غلام، منصور بن عمار اور دیگر تمام حاضرین کو معاف فرما دیا ہے۔

من كتاب ساعة وساعة، للشيخ محمود المصري۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

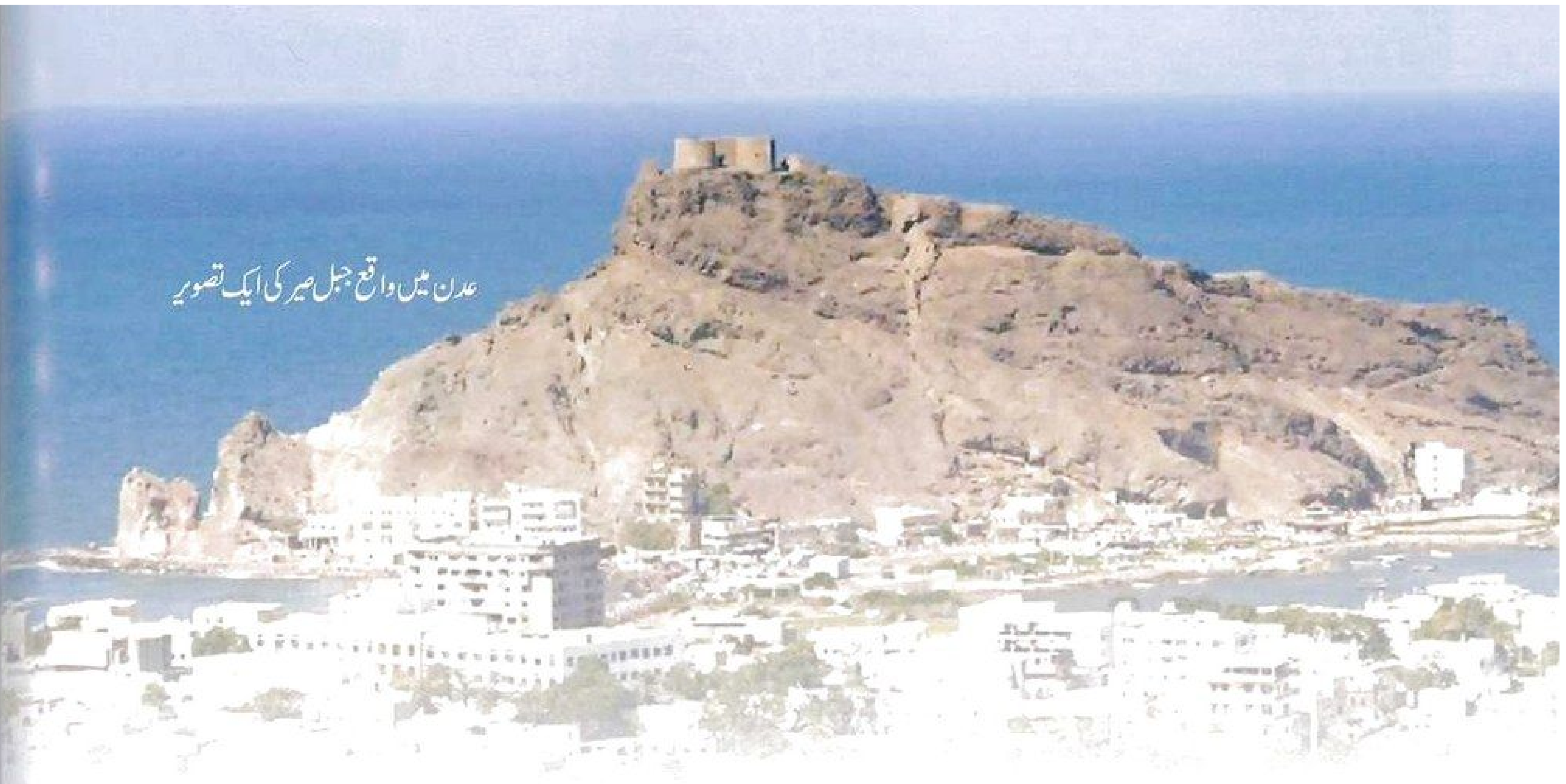
عدن میں واقع جبل صیر کی ایک تصویر

13- ادائے قرض کی دعا

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک دفعہ ایک مقروض غلام آیا اور کہنے لگا:

’’آزادی کے لیے طے کی جانے والی رقم کے قرض نے تو مجھے عاجز کر دیا ہے۔ ہو سکے تو میری کچھ مدد کر دیجیے۔‘‘

آپ نے جواب دیا: میں تمہیں وہ الفاظ سکھاتا ہوں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائے تھے۔ جبل ’’صیر‘‘ کے برابر بھی قرض ہوا تو اللہ تعالیٰ اتار دے گا۔ تم یہ دعا کیا کرو:

’اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ‘

’’الٰہی! رزق حلال کو حرام کے مقابلے میں میرے لیے کافی کر دے اور مجھے اپنے فضل سے اپنے سوا ہر ایک سے بے نیاز کر دے۔‘‘

جامع الترمذي، حديث:3563.

14- ایک دلچسپ واقعہ

یہ واقعہ شیخ عبدالعزیز عقیل نے اپنے پرسوز لیکچر بعنوان ’’عبرت انگیز واقعات‘‘ میں بیان کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میرے ایک قریبی عزیز نابینا حافظ اور بہت صالح انسان تھے۔ میں ان سے اکثر ملنے جاتا۔ بچے بڑے سبھی ان سے بڑی محبت کرتے تھے۔ میں زندگی کی سترہ بہاریں دیکھ چکا تھا۔ ایک روز میں ان سے ملنے گیا تو انہوں نے مجھ سے کہا: میاں! تم شادی کیوں نہیں کر لیتے؟

میں نے معاشی مسائل کا ذکر کیا تو کہنے لگے:

’’بیٹے! صدق دل سے دعا کرو۔ رب تعالیٰ کے در پر دستک دو۔ آسانی کی امید رکھو۔‘‘

پھر انہوں نے مجھ سے اپنا ذاتی واقعہ بیان کیا۔ میں نے گوش بر آواز ہو کر سنا۔ وہ کہہ رہے تھے:

میرا گھرانا بے حد غریب تھا۔ ہم بڑی کسمپرسی کی زندگی گزارتے تھے۔ میں ٹھہرا پیدائشی نابینا اور بدصورت۔ مجھ میں تھا کیا جو کوئی مجھے اپنی لڑکی دیتا۔ اس کے باوجود میں شادی کرنا چاہتا تھا۔ والد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ابا جان! میں شادی کرنا چاہتا ہوں۔ والد صاحب میری بات سن کر پہلے تو خوب ہنسے، پھر کہنے لگے: ’’برخوردار! ہمیں بھلا کون اپنی بیٹی دے گا۔ تم جانتے ہو کہ تم پیدائشی نابینا ہو۔ اس پر ہماری یہ غربت اور بے مائیگی ایک اور بڑی مصیبت ہے‘‘۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرا اور اپنا مذاق اڑا کر وہ تھوڑی دیر خاموش رہے، پھر بولے: ''خیر، صبر کا دامن تھامے رکھو۔ ہماری حالت زار تو تمہارے سامنے ہے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ کیا سبیل نکالتا ہے۔''

والد صاحب کی باتوں سے میں بہت دل برداشتہ ہوا۔ ان کا صاف جواب پا کر میں والدہ محترمہ کی خدمت میں گیا۔ میری عمر اس وقت یہی کوئی چوبیس پچیس کے قریب رہی ہوگی۔ ارادہ تھا کہ والدہ سے بات کرتا ہوں، وہ والد صاحب کو اپنے طریقے سے سمجھائیں گی۔ والدہ سے بات کی تو انہوں نے بھی میری عقل کا ماتم کیا۔ بولیں: لڑکے! دماغ تو ٹھیک ہے تمہارا!! شادی کے لیے پیسے کہاں سے آئیں گے۔ رقم کی تو خود ہمیں اشد ضرورت ہے۔ قرض خواہوں نے روز روز کے مطالبات سے ناک میں دم کر رکھا ہے اور تمہیں شادی کی پڑی ہے۔''

غرض والدہ نے بھی ایسی ایسی دکھ دینے والی باتیں کہیں کہ میں تو باقاعدہ رونے لگا۔ پھر خود ہی حوصلہ کیا اور چپ ہو رہا۔ سوچا ابھی یہ دونوں غصے میں ہیں۔ چند دنوں میں پھر بات کرتا ہوں۔ شاید یہ دونوں ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچیں۔

چند روز ٹھہر کر پھر بات کی لیکن کوئی نتیجہ برآمد نہ ہو سکا۔

میں نے سوچا میں بھی کتنا احمق ہوں۔ رب تعالیٰ کے دروازے پر دستک کیوں نہیں دیتا۔ میں نے رات کے پچھلے پہر نماز پڑھی اور گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ کو پکارا۔ میں نے عرض کیا: ''میرے مالک! لوگ کہتے ہیں کہ میں بھوکا ننگا ہوں، غریب ہوں۔ الٰہی! مجھے غریب تو آپ ہی نے کیا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ میں اندھا ہوں۔ میرے رب! میری بصارت تو آپ ہی نے لی ہے۔ لوگ باتیں کرتے ہیں کہ میں بدصورت ہوں۔ یارب! یہ شکل بھی تو آپ ہی کی بنائی ہوئی ہے۔ آپ ہی ہیں میرے مولا، میرے آقا، میرے رب۔ آپ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ الٰہی! آپ جانتے ہیں کہ میں

بھی دوسرے لوگوں کی طرح شادی کی خواہش رکھتا ہوں لیکن کوئی حیلہ وسیلہ نہیں۔ میرے ماں باپ عاجز و درماندہ ہیں، اس لیے انہوں نے معذوری ظاہر کر دی ہے۔ میں نے بھی ان کا عذر قبول کر لیا ہے کیونکہ وہ واقعی عاجز و بے مایہ ہیں۔ لیکن اے میرے اللہ! آپ تو ہرگز عاجز نہیں ہیں۔ مجھ پر نظر کرم کیجیے اور میرے لیے شادی کرنا آسان فرما دیجیے۔''

دعا کرنے کے بعد مجھے نیند آ گئی۔ میں لیٹا اور سو گیا۔ خواب میں دیکھا کہ نہایت گرم تپتی ہوئی جگہ کھڑا ہوں۔ یکایک آسمان سے ایک خیمہ اترا اور اس نے مجھے ڈھانپ لیا۔ مجھے ایک عجیب ٹھنڈک اور آسودگی کا احساس ہوا۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ میں بہت خوش تھا۔

صبح سویرے ہی تعبیر کرنے والے ایک عالم کی خدمت میں حاضر ہوا اور خواب بیان کیا۔ انہوں نے پوچھا: کیا تم شادی شدہ ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے وجہ دریافت کی تو میں نے اپنی حالت زار کا ذکر کیا۔

عالم نے کہا تم نے رات گڑگڑا کر دعا کی ہے؟ میں نے کہا: ضرور کی ہے۔ کہنے لگے: تو جاؤ اور خاندان بھر کی سب سے زیادہ خوبیوں والی لڑکی کا رشتہ طلب کرو۔ جاؤ! دروازہ کھلا ہے۔

خاندان بھر میں جس لڑکی کے بارے میں لوگوں کی سب سے اچھی رائے تھی، میں نے اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلق سوچا اور والد سے کہا کہ اس کے ہاں جایئے اور میرے لیے اس کا رشتہ طلب کیجیے۔ اب کے والد نے مجھے پہلے سے زیادہ ڈانٹا اور سختی سے انکار کر دیا۔ تب میں نے خود اس لڑکی کے والد کے پاس جانے کا ارادہ کرلیا۔ میں ان کے گھر پہنچا۔ جب اس کے والد سے ملاقات ہوئی تو سلام دعا کے بعد میں نے دل کڑا کر کے اپنا مدعا بیان کیا۔ انہوں نے بجائے ناراض ہونے کے خوشی کا اظہار کیا اور کہا: تم قرآن کے حافظ وقاری ہو۔ ہمیں اپنی بیٹی کے لیے تم سے اچھا شوہر نہیں ملے گا۔ لیکن لڑکی کی رضا مندی بھی تو ضروری ہے۔ وہ لڑکی کے پاس گئے، میرا ذکر کیا اور کہا کہ بیٹی! یہ درست ہے کہ وہ نابینا ہے لیکن یہ بھی تو دیکھو کہ وہ قرآن کا حافظ وقاری ہے۔ پھر بھی میں تمہاری مرضی کے خلاف کچھ نہیں کرسکتا۔ اگر تم چاہو تو رب تعالیٰ کے بھروسے پر بات آگے بڑھاؤں۔

لڑکی نے سعادت مندی سے بس اتنا کہا کہ ابا جان! جیسے آپ کی خوشی۔

یوں بات طے ہوگئی اور ہفتے بھر میں وہ نیک سیرت لڑکی میری اہلیہ بن ہمارے گھر کی رونق بن گئی۔

قرآنی دعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿147﴾

آل عمران

15- صبر ایوب علیہ السلام

اللہ کے برگزیدہ رسول اور خلیل ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں ایک پیغمبر بڑے صابر و شاکر ہو گزرے ہیں، جن کا صبر ضرب المثل ہے۔ ان کا نام ایوب علیہ السلام تھا۔ ایوب علیہ السلام نہایت دولت مند، صاحب ثروت اور بڑے زمیندار تھے۔ دمشق (شام) کے نواحی علاقے بثینہ میں ان کی وسیع زرعی اراضی تھی۔ وافر مال و متاع اور مویشیوں کی کثرت نے انہیں علاقے کا سب سے بڑا اور بااثر زمیندار بنا دیا تھا۔ بڑے مالدار ہونے کے ساتھ ساتھ وہ بہت سخی اور دریا دل بھی تھے۔ غریبوں، مسکینوں اور بیواؤں پر خوب دل کھول کر خرچ کرتے۔ کوئی سوالی ان کے دروازے سے خالی ہاتھ نہیں لوٹتا تھا۔

ایوب علیہ السلام بہت شاکر بھی تھے۔ وہ ان نعمتوں پر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ اپنے برگزیدہ بندوں کو امتحان میں ڈالتا اور ان کے ایمان کو آزماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کو بھی آزمائش میں ڈالا۔ ان کی اولاد جن مکانوں میں رہتی تھی وہ گر پڑے اور تمام اولاد مکانوں کے ملبے تلے آکر دب گئی۔ لٹیروں کے ایک بڑے گروہ نے ان پر دھاوا کیا۔ وہ ان کے تمام مویشی ہانک کر لے گئے۔ زرعی اراضی کو آگ نے خاکستر کر ڈالا۔ خود ایوب علیہ السلام کو کوڑھ کی بیماری لاحق ہوگئی۔ پھوڑے خراب ہوگئے اور صورت حال سخت پریشان کن ہوگئی۔ ایسی حالت میں بھلا کون ساتھ رہتا ہے۔ تمام دوست احباب، چھوڑ چھاڑ کر چلتے بنے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دمشق شہر کی موجودہ تصویر

سوائے ایک بیوی الیا کے اور کوئی ڈھارس بندھانے کو باقی نہ رہا۔ دو ایک پرانے دوست البتہ کبھی کبھار دیکھنے آجاتے۔

الیا بڑی اچھی خاتون تھی۔ وہ ایوب علیہ السلام کے اچھے دنوں کی ساتھی تھی۔ اس نے کہا: آسودہ حالی میں ان کے ساتھ رہی ہوں۔ اب ان پر کڑا وقت آیا ہے تو بھی ساتھ نبھاؤں گی۔

بستی کے لوگوں نے ایوب علیہ السلام کو بستی سے نکال دیا۔ الیا انہیں بستی کے باہر ایک خیمے میں لے آئی۔ وہ ان کے نیچے راکھ بچھاتی اور انہیں ہر طرح سے آرام پہنچانے کی کوشش کرتی۔

رہائش کا مسئلہ تو کسی نہ کسی طرح حل ہو گیا لیکن کھانے پینے کا بندو بست کیسے ہوتا۔ سیدنا ایوب علیہ السلام تو کام کاج کے قابل نہیں رہے تھے۔ بستی کے لوگ قریب نہیں پھٹکتے تھے، مدد کیا کرتے۔ الیا نے ہی کمر ہمت باندھی اور لوگوں کے گھر میں کام کاج کرنے لگی۔ وہ لوگوں کے لیے روٹیاں پکاتی، ان کے برتن مانجھتی۔ دن ڈھلے جو روکھی سوکھی ملتی وہ لا کر سیدنا ایوب علیہ السلام کو پیش کر دیتی۔

غرض آزمائش کے اٹھارہ برس اس نے سیدنا ایوب علیہ السلام کی بڑی خدمت کی اور کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لائی۔

خود سیدنا ایوب علیہ السلام کا صبر و شکر بھی دیدنی تھا۔ زبان مبارک ہمیشہ ذکر الٰہی سے تر رہتی۔ اٹھارہ برس کہنے کو تو اٹھارہ برس ہیں لیکن جب جھیلنے پڑیں تو یہ بہت لمبی مدت بن جاتی ہے۔ آدمی بیمار ہو، بستر پر پڑا ہو تو چند گھڑیاں بھی کاٹے نہیں کٹتیں۔

ایک مرتبہ الیا کہہ بیٹھی: میرے سرتاج! رب تعالیٰ سے دعا کیوں نہیں کرتے کہ وہ تکلیفیں دور کر دے۔

قدرے ناراض ہوئے۔ بولے: ''آسودہ حالی میں ستر برس گزارے۔ اب ستر برس اسی حالت میں گزاروں تو حساب برابر ہو۔''

الیا یہ جواب پا کر بے حد پریشان ہوئی تاہم چپکی ہو رہی۔ ایک روز وہی دونوں دوست جو کبھی کبھار بھولے سے آیا کرتے تھے، ملنے کو آئے۔ باتوں باتوں میں ایک نے دوسرے سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے، ایوب نے کوئی بڑا گناہ کیا ہے جو اتنی کڑی سزا پا رہا ہے۔

سیدنا ایوب علیہ السلام نے اٹھارہ برس نہایت صبر و شکر سے گزارے تھے۔ ہر طرح کی جلی کٹی سنی تھی۔ یہ بات ایسی سخت تھی کہ برداشت نہیں کر پائے۔ بے قرار ہو گئے۔ رب تعالیٰ کو پکارا، قرآن مجید نے ان کی دعا کا اس طرح ذکر کیا ہے:

﴿وَ اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ﴾

الأنبياء21:83.

''اور ایوب (علیہ السلام) کی اس حالت کو یاد کرو، جب کہ انہوں نے اپنے پروردگار کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکارا کہ مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور آپ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی:

﴿فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَّ اٰتَيْنٰهُ اَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ ذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ﴾

الأنبياء 21:84.

"ہم نے ان کی سن لی اور جو دکھ انہیں تھا اسے دور کر دیا اور انہیں اہل وعیال عطا فرمائے اور ان کے ساتھ ویسے ہی اور بھی، اپنی خاص مہربانی کے ساتھ، تاکہ سچے بندوں کے لیے باعث نصیحت ہو"۔

ہوا یوں کہ ایوب علیہ السلام جب حاجت کو جایا کرتے تو اہلیہ کام کاج سے واپس آکر انہیں ساتھ لے کر ان کے ٹھکانے پر آجاتیں۔

اب کے ایوب علیہ السلام حاجت کے لیے گئے تو اہلیہ کو آنے میں ذرا دیر ہوگئی۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام پر وحی نازل کر دی کہ زمین پر پاؤں مارو۔ انہوں نے پاؤں مارا تو ٹھنڈے میٹھے پانی کا چشمہ جاری ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ پانی پیو اور نہاؤ۔ انہوں نے پیا اور نہائے تو بھلے چنگے ہوگئے۔

اس طرح ایوب علیہ السلام پہلے سے زیادہ خوبصورت ہوگئے، بدن دمکنے لگا، فرشتوں کے ذریعے پوشاک پہنائی گئی۔ سونے کی ٹڈیوں کی بارش ہوئی۔ پھر وہ ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے۔ اہلیہ آئیں۔ پہچان نہ پائیں۔ انہی سے پوچھنے لگیں: اے اللہ کے بندے! یہاں میرا شوہر ایوب نبی تھا...... وہی بیمار سا...... تم نے تو نہیں دیکھا؟"

ایوب علیہ السلام پہلے سے زیادہ خوبصورت ہوگئے، بدن دمکنے لگا، فرشتوں کے ذریعے پوشاک پہنائی گئی۔

سیدنا ایوب علیہ السلام نے مسکرا کر کہا: "اللہ کی بندی! میں ہی ایوب ہوں۔"

وہ حیران ہو کر بولیں: "مجھ دکھی عورت سے مذاق نہ کرو۔"

بولے: "بھلا میں کیوں مذاق کرنے لگا۔ اری بھلی مانس! میں ایوب ہی ہوں۔ آزمائش ختم ہوئی۔ اللہ نے مجھے بھلا چنگا کر دیا ہے۔"

تب اہلیہ اَلِیَّا نے بے ساختہ اللہ کا شکر ادا کیا۔

ادھر دو بادلوں نے سیدنا ایوب علیہ السلام کے دونوں کھلیانوں پر سونا اور چاندی برسایا۔ مال، متاع، اولاد، اراضی، مال مویشی، نوکر چاکر، سب کچھ واپس مل گیا۔ وہ بھی دگنا ہو کر۔

اس کے بعد سیدنا ایوب علیہ السلام مزید ستر برس زندہ رہے اور دین ابراہیمی کی تبلیغ کرتے رہے۔

اور صبر ایوب علیہ السلام رہتی دنیا تک ضرب المثل بن گیا۔

تفسیر ابن کثیر، تفسیر القرطبي، تفسیر سورة الأنبياء۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

16- آزمائش کی گھڑیوں میں ایک عالم ربانی کا کردار

میرا نام ابراہیم ہے۔ میں سمندر پر انجن سے چلنے والی چھوٹی شکاری کشتی میں کام کرتا ہوں۔ شیخ محمد بن صالح المنجد میرے دوست ہیں۔ وہ عالم باعمل اور بہت فاضل شخص ہیں۔ وہ شہرالخبر (سعودی عرب) کی سب سے بڑی مسجد کے خطیب دلپذیر ہیں۔ میری ان سے دوستی خاصی دیرینہ ہے۔ ہم لوگ گاہے گاہے سیر وتفریح کے پروگرام بناتے رہتے ہیں۔ اس بار میں نے شیخ صاحب سے اصرار کیا کہ میرے ساتھ سمندر کی سیر کو چلیے۔ سمندر کا جوبن دیکھیں گے اور مچھلی کا شکار کریں گے۔

میرے پرزور اصرار پر شیخ صاحب نے ہامی بھر لی۔ جمعرات کے دن عصر کے بعد کا وقت طے ہوا۔ ہم لوگ ساحل سمندر پر طے شدہ پروگرام کے مطابق پہنچ گئے۔ ان کا تین سالہ بیٹا انس بھی ہمراہ تھا۔ ہم بلا تاخیر کشتی میں سوار ہوئے اور سمندر میں جا اترے۔ سمندر پرسکون تھا۔ گہرے سمندر میں پہنچے تو میں نے شکار کے لیے کشتی ایک جگہ روک دی اور جال پھینک دیا۔ ایک بڑی مچھلی ہاتھ آئی۔ ننھے انس کی تو مارے ڈر کے چیخیں نکل گئیں۔ میں نے اسے بہلایا اور کہا: فکرمت کرو۔ یہ مچھلی تمھیں کچھ نہیں کہے گی۔ شیخ المنجد بھی اس کی حالت دیکھ کر مسکراتے رہے۔ انہوں نے اسے چمکارا، پیار کیا تو وہ چپ ہو گیا۔

پھر ہم نے طے کیا کہ ہمیں شکار کی جگہ تبدیل کر لینی چاہیے۔ میں نے کشتی کا انجن اسٹارٹ کرنا چاہا تو پتہ چلا کہ انجن نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ میں فوراً ریزروانجن کی طرف بڑھا، اسے اسٹارٹ کیا اور کشتی کا رخ ساحل کی جانب کر دیا۔ کشتی نے واپسی کے سفر کا آغاز کیا ہی تھا کہ مجھے انجن کے جانبی خانے میں پانی کھڑا نظر آیا۔

میرے تو ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ کچھ سمجھ نہیں آیا کہ پانی کشتی میں کیونکر داخل ہوا۔ بہرحال میں نے فوراً شیخ صاحب کو متوجہ کیا اور ہم دونوں پانی نکالنے لگے۔ یکایک کشتی کا توازن بگڑا اور وہ الٹ گئی۔ شیخ صاحب کو تیرنا نہیں آتا تھا۔ انہوں نے انس کو میری طرف پھینکا۔ اتنے میں تیز لہر آئی اور ہمارے سروں پر سے گزر گئی۔ ہم دوبارہ پانی کی سطح پر ابھرے۔ یہ میری زندگی کے نازک ترین لمحات تھے۔ میرے ذہن میں ایک ہی سوال تھا کہ شیخ صاحب کہاں ہیں؟ میں نے اردگرد نظر دوڑائی۔ وہ نظر نہیں آئے۔ سخت پریشانی ہوئی۔ میں ادھر ادھر تیرا۔ آخر عقب میں ایک جگہ وہ پانی کی سطح پر آئے۔ ان کے ہاتھ میں لائف گیلن تھی جسے انہوں نے مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔

جب ہم کشتی سے پانی نکالنے کی کوشش کر رہے تھے تو اسی افراتفری میں کشتی کا وہ بند ڈبا کھل گیا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس میں لائف رنگ پڑے تھے۔ چند لائف رنگ پانی کی سطح پر تیر رہے تھے۔ میں نے انہیں دیکھتے ہی ایک لائف رنگ پر ہاتھ ڈالا اور اسے شیخ صاحب کی طرف پھینکا۔ ان کے ایک ہاتھ میں تو لائف گیلن تھی، دوسرے ہاتھ میں انہوں نے لائف رنگ تھام لیا۔ اب ہمیں نہایت تیزی سے ساحل پر پہنچنا تھا اور یہ سفر بدقسمتی سے تیر کر طے کرنا تھا۔

مجھے قوی امید تھی کہ بارڈر سکیورٹی فورس ہماری مدد کو ضرور پہنچے گی۔ یہ نہ ہوا تو سمندری مچھیرے ہماری مدد کو آجائیں گے۔ شیخ صاحب کا ایمان بہت قوی تھا۔ وہ برابر ذکر الٰہی میں مشغول تھے اور مجھے بھی اس کی تلقین کر رہے تھے۔ اور تو اور انہوں نے مجھے پانی میں رہتے ہوئے وضو کرنے اور نماز پڑھنے کا طریقہ بھی بتلایا۔ انہوں نے مجھے وصیت کی کہ نماز کا وقت ہو تو نماز ضرور پڑھ لینا۔ ایسے سنگین حالات میں بھی وہ بالکل مطمئن نظر آتے تھے۔

ہم لہروں کے اتار چڑھاؤ میں ہچکولے کھا رہے تھے۔ مجھے یہ خطرناک احساس ہوا کہ ہم تینوں جلد ہی جدا ہو جائیں گے۔ کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ میری جان جا سکتی تھی۔ انس ڈوب سکتا تھا۔ شیخ صاحب سمندر کی بے پناہ لہروں میں کھو سکتے تھے۔ میں نے ان سے معافی چاہی کہ میں ہی انہیں بہ اصرار سمندر میں لایا تھا۔ مگر شیخ صاحب راضی بقضا اور پرسکون تھے۔

مغرب کا وقت ہو چکا تھا۔ میں نے شیخ صاحب کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے اسی حالت میں وضو کی نیت باندھی اور سمندر کے پانی میں غوطے کھاتے ہوئے مغرب کی نماز ادا کی۔ رات کا اندھیرا چھانے لگا تھا۔ شیخ صاحب برابر مجھے اپنی پوزیشن کا پتہ بتا رہے تھے۔ تاہم ہمارا درمیانی فاصلہ رفتہ رفتہ بڑھتا جا رہا تھا۔ سمندر کی تیز لہریں ہمیں ایک دوسرے سے دور کر رہی تھیں۔ آخر شیخ صاحب سے میرا صوتی رابطہ منقطع ہو گیا۔ میں نے جان لیا کہ میری مصیبت بڑھتی جا رہی ہے۔

انس کی صورت میں شیخ صاحب کی قیمتی امانت میرے پاس تھی۔ خود سے زیادہ مجھے اس کی فکر تھی۔ اس نے مجھ سے پوچھا: بابا کہاں ہیں؟ میں کیا جواب دیتا۔ وہ رونے لگا۔ میں نے اسے دلاسا دیا اور اللہ کے بھروسے کنارے کی جانب بڑھنا شروع کیا۔ زبان پر اللہ کا ذکر جاری تھا۔ معاً انس چلایا: میرا جوتا گر پڑا۔ مجھے میرا جوتا چاہیے۔ وہ ضد پر اتر آیا۔ میں نے قدرے جھنجھلا کر کہا: تمہارا جوتا سمندر میں چلا گیا ہے۔ اب وہ واپس نہیں آسکتا۔ ہم تمہیں نیا جوتا دلا دیں گے، لیکن وہ برابر روتا رہا۔ میں نے غصے میں آ کر اس کا دوسرا جوتا بھی اتارا اور سمندر میں پھینک دیا۔ تب وہ ایک دم خاموش ہو گیا۔

عشاء کا وقت ہوا تو میں نے اسی حالت میں عشاء کی نماز ادا کی۔ مصائب آدمی کا دل بیدار کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ میرا دل بھی خواب غفلت سے بیدار ہو چکا تھا۔

کنارے کی جانب میرا سفر تیزی سے جاری تھا۔ انس ایک مرتبہ پھر چلایا۔ چچا وہ دیکھیے بہت بڑی مچھلی۔ مارے خوف کے میری رگوں میں خون منجمد ہونے لگا۔ میں نے متوقع خطرات سے اللہ کی پناہ چاہی اور انس سے اس مچھلی کے بارے میں پوچھا۔ مجھے خدشہ تھا کہ یہ خلیج کی خونخوار مچھلی ''قرش'' ہے جو ہمیں لقمہ بنانے آ رہی ہے۔

اس نے بتایا کہ مجھے وہ مچھلی اپنے عقب میں بے حد قریب نظر آئی ہے۔ میں نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ارد گرد دیکھا۔ مچھلی کہیں نظر نہیں آئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر یہ سوچ کر مجھے قدرے اطمینان ہوا اور میں مسکرایا کہ انس دراصل میرے تیرتے ہوئے ننگے پیروں کو مچھلی سمجھا ہے۔

مجھے تیرتے ہوئے کئی گھنٹے گزر چکے تھے۔ بدن تھکاوٹ سے چور تھا۔ سخت پیاس محسوس ہو رہی تھی۔ میرے کندھوں پر سوار تین سالہ انس کبھی بے ہوش ہو جاتا اور کبھی ہوش میں آ کر چلانے لگتا۔ اتنے میں فجر کی اذان سنائی دی۔ میں نے تمام رات سمندر میں تیرتے ہوئے گزار دی تھی۔ آخر سورج کے طلوع ہوتے ہی میں کنارے پر جا پہنچا۔ انس کو کندھوں سے اتار کر ریت پر لٹایا۔ خود بھی ریت پر لیٹ گیا اور اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا۔

میں جس جگہ کنارے پر لگا تھا وہاں لوگوں کی چہل پہل نہیں تھی۔ وہ جگہ سیر گاہ سے بہت دور تھی۔ میں سوچ رہا تھا کہ مجھے ذرا سستا کر بندرگاہ کی طرف جانا اور بارڈر سکیورٹی فورس کو شیخ صاحب کے بارے میں بتانا ہے تا کہ انہیں تلاش کیا جا سکے۔

اتنے میں ایک گاڑی اس طرف آتی دکھائی دی۔ وہ ہمارے قریب آ کر رک گئی۔ گاڑی میں سے ایک صاحب برآمد ہوئے اور ہماری طرف بڑھے۔

مجھ سے پوچھا: آپ لوگ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: ہم کل عصر کے بعد سمندر میں ڈوب گئے تھے۔ اب تیرتے ہوئے یہاں پہنچے ہیں۔

وہ بے حد خوش ہوئے۔ بولے میں نے آپ کو دور سے کنارے کی طرف آتے دیکھا تو کوئی سمندری مخلوق سمجھا تھا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ وہ ہفتے بھر میں ایک دفعہ سمندری شکار کے لیے یہاں ضرور آتے ہیں۔ انہوں نے ہمیں گاڑی میں بٹھایا اور لمبی مسافت طے کرنے کے بعد بارڈر سکیورٹی آفس پہنچا دیا۔

سکیورٹی آفس پہنچتے ہی ہمیں ابتدائی طبی امداد کے لیے مختص وارڈ میں لے جایا گیا۔ طویل تگ و دو کے بعد پانی کا گھونٹ نصیب ہوا تو میں نے بے اختیار اللہ کا شکر ادا کیا۔ پانی واقعی بہت لذیذ معلوم ہوا۔ انہوں نے ہم دونوں کو غذائی ڈرپ لگا دی۔ سکیورٹی آفس کے کمانڈنگ آفیسر کو اطلاع ملی تو وہ دوڑے آئے۔ بڑے خوش اخلاق اور نرم خو آدمی تھے۔ انہوں نے ہماری بات سنی اور ڈھارس بندھائی۔ میں نے انہیں شیخ صاحب کے متعلق بتایا۔ انہوں نے فوری طور پر سرچنگ پارٹیوں کو آرڈر دیا کہ شیخ صاحب کو ہر حال میں تلاش کیا جائے۔

مجھے شیخ صاحب کی پوزیشن کا علم تو نہیں تھا البتہ میں نے انہیں بتایا کہ وہ ایک ہاتھ میں لائف گیلن اور دوسرے ہاتھ میں لائف رنگ تھامے ہوئے ہیں۔

سرچنگ پارٹیاں سمندر میں ہر طرف پھیل گئیں۔ غوطہ خوروں نے غوطے لگائے۔ گھنٹے بھر کی تلاش بسیار کے بعد شیخ صاحب کا سراغ مل گیا۔ خوش قسمتی سے وہ زندہ اور صحیح سلامت تھے۔ مجھے بے حد خوشی کا احساس ہوا۔

میں کمانڈنگ آفیسر اور آفس کے بعض دیگر عہدیداران کے ہمراہ شیخ صاحب کے استقبال کو نکلا۔ وہ ساحل پر آتے ہی قبلہ رو ہوئے اور سجدۂ شکر ادا کیا۔ یہ خیال مجھے نہیں آیا تھا۔

چنانچہ میں نے بھی ان کے ساتھ سجدۂ شکر ادا کیا۔ انہوں نے فرداً فرداً سب سے معانقہ کیا۔ آخر میں وہ انس کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور اسے سینے سے لگا لیا۔ جان لیوا حادثے کے بعد باپ بیٹے کی ملاقات کا منظر دیدنی تھا۔ میں نے اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے مجھے پچھتاوے کے دائمی احساس سے بچا لیا۔

من كتاب رهائن البحر، للكاتب إبراهيم أبي لحين.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

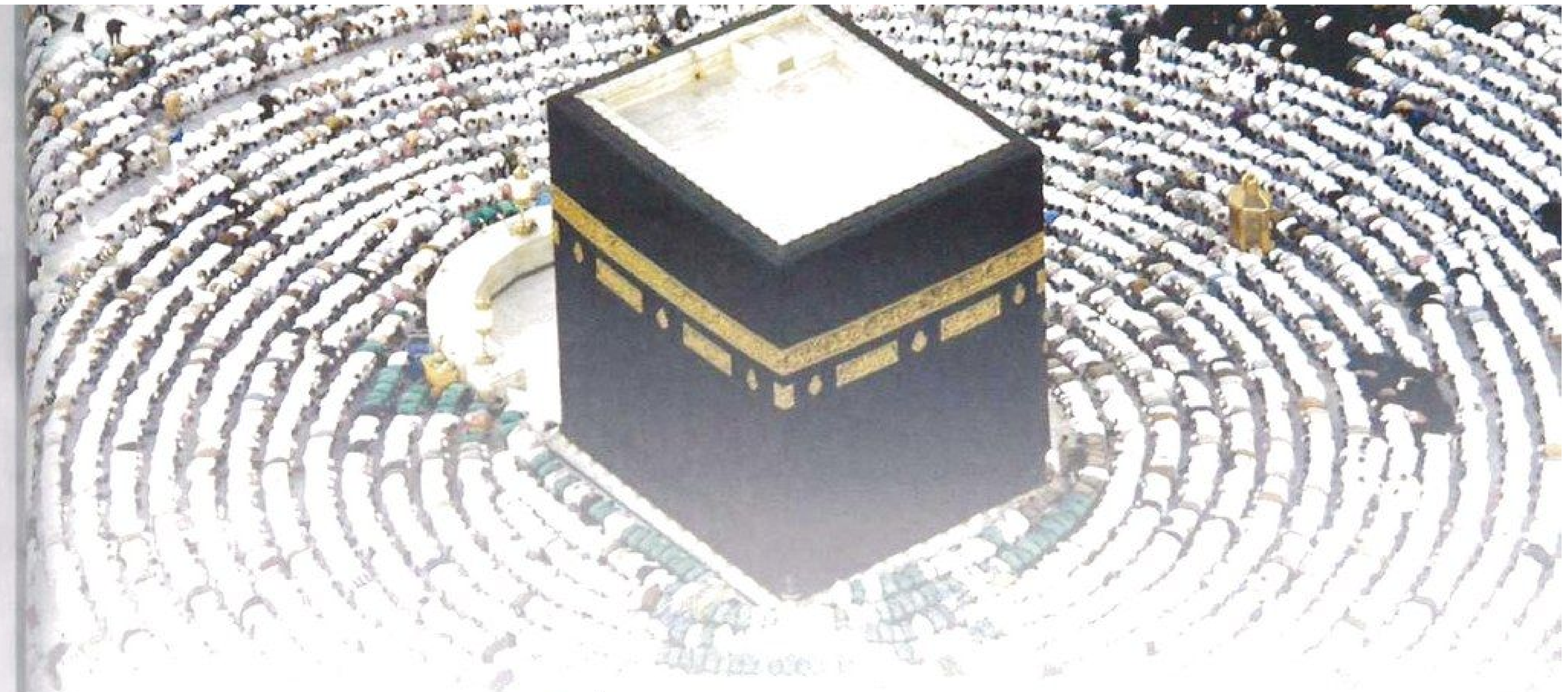

17- باپ کے خلاف بیٹی کی دعا

عرب معاشرے میں اگرچہ بڑی تبدیلی آچکی ہے، مگر ابھی تک بعض قبائل میں ایسے لوگ ہیں جن کی بیٹیاں ملازمت کرتی ہیں اور اپنی تنخواہ سے والدین کی گزراوقات کا ذریعہ بنتی ہیں۔ یہ معاملہ صرف اسی معاشرے میں نہیں بلکہ دنیا کے اکثر معاشروں میں پایا جاتا ہے، مگر مصیبت کا آغاز وہاں سے ہوتا ہے جب انسان مادی لالچ میں آکر بچیوں کی شادیوں میں تأخیر کردے اور آنے والے رشتوں کو محض اس لیے ٹالتا رہے کہ اسے لڑکیوں کی ملازمت سے معقول آمدنی ہورہی ہے۔ زیرنظر واقعہ میں نے متعدد سعودی خطباء سے سنا ہے۔ میں اس کی صحت میں اس لیے شک نہیں کرتا کہ مظلوم کی دعا اللہ تعالی کے ہاں بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ بہر حال میرا یہ دعوی نہیں کہ یہ واقعہ سو فیصد درست ہے، لیکن اسے صحیح ماننے میں کوئی تعجب بھی نہیں ہونا چاہیے۔ آئیے واقعہ پڑھتے ہیں:

ایک آدمی کی چار بیٹیاں تھیں۔ چاروں کی چاروں ملازمت کرتی اور معقول تنخواہ پاتی تھیں۔ تنخواہ کے لالچ میں ان کا باپ ان کی شادیاں نہیں کرتا تھا۔ ایسے لوگوں کا طریقہ بالعموم یہ ہوتا ہے کہ وہ کسی بہانے سے رشتہ طلب کرنے والوں کو ٹال دیتے ہیں۔ کبھی خاندان کا اور کبھی معاشرتی حیثیت کے معیار کا بہانہ بنالیتے ہیں۔

لڑکیاں اس صورتحال سے بے حد پریشان تھیں۔ ایک مرتبہ یہ لوگ عمرہ کرنے گئے۔ حرم میں داخل ہوتے ہی ایک لڑکی نے اپنے باپ سے کہا ابا! میں ایک دعا کرتی ہوں، تم آمین کہنا۔

اس آدمی نے دعا سنے بغیر ہی آمین کہہ دیا۔ تب اس لڑکی نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی: اے اللہ! اس شخص نے ہمیں جس طرح شادی سے محروم رکھا ہے تو اسے اس ہاتھ پاؤں سے محروم کردے۔ تمام لڑکیوں نے اس کی دعا پر آمین کہا۔

دعا ابھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ دیکھنے والوں نے دیکھا، اس آدمی کے ہاتھ پاؤں پر فالج کا حملہ ہوا اور وہ اپنی بہانہ بازی اور لالچ کے باعث ربانی گرفت کا شکار ہوکر وہیں گر پڑا۔

18- غیبت سے نجات

ایک خاتون کو غیبت کرنے کی بہت عادت تھی۔ اسے معلوم تھا کہ غیبت بڑا گناہ ہے۔ کئی مرتبہ اپنا محاسبہ بھی کیا۔ غیبت سے چھٹکارا پانے کی بہت کوشش کی لیکن جان نہ چھوٹی۔

بیت اللہ کے طواف کے دوران اسے اپنی اس کوتاہی کا شدید احساس ہوا کہ غیبت گناہ کبیرہ ہے۔ اس نے بڑے عجز وانکسار سے اللہ تعالیٰ کو پکارا: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میری زبان مجھے ہلاکت میں ڈال دے گی تو یارب! اسے درست کردے۔ یہ تیرے ذکر کے سوا اور کچھ نہ کہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس خاتون کی عاجزانہ دعا قبول فرمائی اور اسے غیبت سے نجات دلادی۔ جب وہ گھر لوٹی تو اس کی زبان ذکر الٰہی سے تر رہنے لگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

19- یہ نہر ہی تو ہے

یہ سعودی عرب کے دارالحکومت ''ریاض'' شہر کا واقعہ ہے۔ ایک نیک خاتون رمضان المبارک کے مہینے میں ہر روز افطار سے پہلے تمام بچوں کو اکٹھا کرتی اور ان سے کہتی کہ جو کچھ میں کہوں اور کروں، تم بھی وہی کہنا اور کرنا۔

پھر وہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتی اور کہتی: ''الٰہی! ہمیں اپنا گھر عطا کر جس کے آگے ایک نہر ہو۔''

تمام بچے بھی ہاتھ اٹھاتے اور کہتے: الٰہی! ہمیں اپنا گھر عطا کر جس کے آگے نہر ہو۔''

اس خاتون کا شوہر ہنستا اور کہتا: ''اپنے گھر کی بات تو سمجھ میں آتی ہے لیکن یہ گھر کے آگے نہر ہونے کا کیا مطلب! اس صحرائی علاقے میں نہر کہاں سے آئے گی۔''

بیوی اسے جواب دیتی: ''آپ کو اس سے کیا غرض! یہ ہمارا اور اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے۔ آپ بیچ میں مت آیئے۔ وہ تو کہتا ہے: مجھ سے مانگو، میں عطا کروں گا۔ ہم تو جو جی میں آئے گا، مانگیں گے اور بار بار مانگیں گے۔''

غرض وہ ہر روز اسی طرح بچوں کو اکٹھا کرتی، خود بھی دعا کرتی، ان سے بھی کرواتی۔

رمضان المبارک بیت گیا۔ ایک دن اُس خاتون کے شوہر نے ہنس کر کہا: ''اب بتاؤ۔ کہاں ہے تمہارا اپنا گھر! اور کہاں ہے وہ نہر!!''

خاتون نے بڑے یقین سے جواب دیا: ''اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارا گھر ضرور دے گا۔ وہ ہماری تمام مرادیں پوری کرے گا۔''

اس سے اگلا واقعہ وہ خاتون خود بیان کرتی ہے۔ وہ کہتی ہے: میں شوال کے چھ روزے رکھ کر فارغ ہوئی تھی کہ ایک روز بڑا عجیب واقعہ پیش آیا۔ میرے شوہر نماز عصر کے بعد مسجد سے نکل رہے تھے کہ ریاض کے ایک نہایت امیر آدمی نے ان کا راستہ روکا۔ میرے شوہر اسے جانتے تک نہ تھے۔

اس آدمی نے انہیں سلام کیا اور کہا: ''میرے پاس ایک گھر ہے۔ آدھے گھر میں تو میرے والد رہتے ہیں۔ گھر کا دوسرا نصف خالی پڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اور میری اولاد کو اپنے فضل وکرم سے بہت کچھ دیا ہے۔ ہمیں اس آدھے گھر کی ضرورت نہیں۔ آج میں اس ارادے سے نکلا تھا کہ نماز عصر کے بعد مسجد سے نکلنے والے پہلے آدمی کو میں وہ آدھا گھر دے دوں گا۔ یوں آپ سے ملاقات ہوئی۔ تو گزارش یہ ہے کہ میرا آدھا گھر آپ ہدیۃً قبول فرمایئے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلا قیمت مکان لیتے ہوئے ہمیں تردد ہوا۔ وہ صاحب کہنے لگے، اگر آپ کی تسلی قیمت دیے بغیر نہیں ہوتی تو جتنی رقم آپ آسانی سے دے سکتے ہیں، دے دیجیے۔

ہم نے ادھر ادھر سے کچھ رقم جمع کی جو کم وبیش 8 ہزار ریال بن گئے۔ وہ رقم ہم نے اس آدمی کے حوالے کر دی۔ اب ہم اس آدھے مکان کے مالک تھے۔ مکان ''ریاض'' کے ایک ماڈرن علاقے میں واقع تھا۔ سچ ہے کہ جو آدمی سچے دل سے اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی پکار ضرور سنتا ہے۔

لیکن ایک بات نے مجھے پریشان کر رکھا تھا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے جو گھر مانگا تھا اس کے آگے تو نہر ہونی تھی۔ مکان تو مل گیا پر اس کے آگے نہر نہیں تھی۔

میں نے ایک عالم دین سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ مجھ سے مانگو، میں تمہیں عطا کروں گا۔ میں نے اللہ سے نہر کنارے گھر مانگا تھا۔ گھر تو مل گیا۔ نہر نہیں ملی۔

ان عالم دین کو میری دعا اور میرے ایقان قبولیت پر بڑی حیرت ہوئی۔ انہوں نے دریافت کیا: اس وقت آپ کے گھر کے سامنے کیا ہے؟

میں نے کہا: اس وقت ہمارے گھر کے سامنے ایک خوب صورت مسجد ہے۔

عالم دین مسکرائے اور فرمایا: ''یہ نہر ہی تو ہے۔''

''حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ صحابہ کرام سے فرمایا: ''آدمی کا گھر نہر کنارے ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ بار غسل کرے تو کیا اس کے بدن پر میل کچیل باقی رہے گا؟''
صحابہ کرام نے جواب دیا: ''نہیں یا رسول اللہ! اس کے بدن پر میل کچیل باقی نہیں رہے گا۔''

فرمایا: ''یہی حال پانچ نمازوں کا ہے۔ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا ڈالتا ہے۔''

موقع منتديات مدينة الأحلام من قسم رمضان.

20- رسول اللہ ﷺ کی خاص دعا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر نبی کی ایک دعا ایسی ہوتی ہے جسے ضرور قبولیت حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ دعا وہ نبی جب چاہے کر سکتا ہے اور اسے اُس کی مطلوبہ شے عطا کر دی جاتی ہے۔ میں نے اپنی دعا سنبھال کے رکھ چھوڑی ہے کہ قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کروں گا۔''

صحيح مسلم، حديث: 199.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بھی یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر نبی کو ایک مقبول دعا عطا کی گئی ہے۔ ہر نبی اپنے وقت میں یہ دعا مانگ چکا ہے اور وہ قبول کر لی گئی ہے۔ میں روزِ قیامت اپنی دعا امت کی شفاعت کے لیے مانگوں گا۔''

صحيح البخاري، حديث: 6305.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اور حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''ہر نبی کی ایک دعا ہے جو اُس نے اپنی امت کے لیے مانگی۔ وہ دعا قبول کر لی گئی۔ میرا ارادہ ان شاء اللہ یہ ہے کہ میں نے اپنی دعا روزِ قیامت امت کی شفاعت کے لیے مؤخر کر دی ہے۔''

صحيح البخاري، حديث: 7474.

صحیح مسلم کی طویل روایت جو حدیث شفاعت کے نام سے مشہور ہے، اس میں اس طرح بیان کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا ہے:

قیامت کے روز جب لوگ سخت مصیبت میں مبتلا ہوں گے تو یکے بعد دیگرے مختلف انبیائے کرام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری سفارش کر دیجیے۔ انبیائے کرام یکے بعد دیگرے معذوری ظاہر کریں گے۔ آخر کار لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور سفارش کی درخواست کریں گے۔ اس کے بعد کیا ہوگا وہ اللہ کے رسول ﷺ کی زبانی ملاحظہ کیجیے۔

فرماتے ہیں: ''جب لوگ میرے پاس سفارش کے لیے آئیں گے تو میں کہوں گا کہ ہاں، میں سفارش کرتا ہوں۔ میں ان کے ہمراہ روانہ ہوں گا۔ بارگاہِ الٰہی میں پہنچ کر باریابی کی اجازت چاہوں گا۔ مجھے شرفِ باریابی بخشا جائے گا۔ میں رب تعالیٰ کے حضور کھڑے ہو کر ایسے الفاظ میں اُس کی حمد کروں گا جو میں اس وقت بیان نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ مجھے وہ الفاظ موقع پر الہام کرے گا۔

پھر میں سجدے میں گر پڑوں گا۔ مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! سر اٹھائیے، کہیے، آپ کی بات سنی جائے گی۔ جو مانگنا ہے مانگیے، آپ کو عطا کیا جائے گا۔ سفارش کیجیے، آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: میرے رب! میری امت، میری امت۔ فرمایا جائے گا: جائیے، جس کے قلب میں دانۂ گندم یا دانۂ جو کے برابر ایمان ہے اُسے جہنم سے نکال لائیے۔ میں جاؤں گا اور ایسے تمام افراد کو جہنم سے نکال لاؤں گا۔

دوبارہ حاضرِ خدمت ہوں گا۔ انہی الفاظ میں رب تعالیٰ کی حمد کروں گا اور سجدے میں گر پڑوں گا۔ مجھ سے دوبارہ کہا جائے گا: اے محمد! سر اٹھائیے۔ کہیے، آپ کی بات سنی جائے گی۔ مانگیے، آپ کو عطا کیا جائے گا۔ سفارش کیجیے، آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔

قرآنی دعا

رَبَّنَآ اَخۡرِجۡنَا مِنۡ هٰذِهِ الۡقَرۡيَةِ الظَّالِمِ اَهۡلُهَا ۚ وَاجۡعَلۡ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجۡعَلۡ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ نَصِيۡرًا ﴿75﴾

النساء

میں دوبارہ عرض کروں گا: اے اللہ! میری امت، میری امت۔ مجھ سے فرمایا جائے گا جائیے، جس کے دل میں رائی برابر ایمان ہے اُسے جہنم سے نکال لائیے۔ میں جاؤں گا اور ایسے تمام افراد کو جہنم سے نکال لاؤں گا۔

تیسری بار رب تعالیٰ کی خدمت میں جاؤں گا۔ انہی الفاظ میں اس کی حمد کروں گا۔ سجدے میں گر پڑوں گا۔ پھر سے فرمایا جائے گا: اے محمد! سر اٹھائیے۔ کہیے، آپ کی بات سنی جائے گی۔ مانگیے، آپ کو عطا کیا جائے گا۔ سفارش کیجیے، آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔

میں پھر سے عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت، میری امت۔ مجھ سے فرمایا جائے گا: جائیے، جس کے دل میں ادنیٰ ترین دانۂ رائی کے بقدر ایمان ہے اُسے بھی جہنم سے نکال لائیے۔ میں جاؤں گا اور ایسے تمام افراد کو جہنم سے نکال لاؤں گا۔''

صحیح مسلم، حدیث: 193.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

21- میں تمہیں کیسے قتل کرتا؟!

ایک عرب مسلمان لڑکی لندن میں زیر تعلیم تھی۔ ایک مرتبہ وہ اپنی سہیلی کے ہاں ایک تقریب میں گئی۔ کوشش کے باوجود وہ وہاں سے جلدی نہ نکل سکی۔ جب وہ اس فنکشن سے فارغ ہو کر نکلی تو رات آدھی سے زیادہ بیت چکی تھی۔ اس کا گھر کافی دور تھا۔ سب سے جلدی گھر پہنچنے کا ذریعہ زیر زمین چلنے والی ٹرین تھی۔ لیکن برطانیہ میں دشواری یہ ہے کہ آدھی رات کے بعد ٹرینوں میں اور سٹیشنوں پر بہت سے جرائم پیشہ افراد ہوتے ہیں۔ آئے روز ٹی وی چینلز اور اخبارات میں یہاں ہونے والی وارداتوں کا تذکرہ موجود ہوتا ہے۔

بہت ہی زیادہ دیر ہو چکی تھی۔ بس کافی وقت لے سکتی تھی۔ لڑکی نے بہت سے خدشات و خطرات کے باوجود ٹرین میں جانے کا فیصلہ کرلیا۔ یہ بات پیش نظر رہے کہ یہ لڑکی دین دار نہیں بلکہ بہت آزاد خیال اور لبرل تھی۔ جب وہ سٹیشن پر پہنچی تو یہ دیکھ کر اس کے جسم میں خوف کی ایک سرد لہر دوڑ گئی کہ سٹیشن بالکل سنسان ہے صرف ایک شخص کھڑا ہے جو اپنے حلیے سے ہی جرائم پیشہ لگتا تھا۔ وہ انتہائی خوفزدہ ہو گئی۔ پھر اس نے ہمت کی، خود کو سنبھالا، قرآن مجید پڑھنا شروع کر دیا اور اسے جو کچھ زبانی یاد تھا جسے وہ ایک عرصے

سے بھولی ہوئی تھی، سب کچھ پڑھ ڈالا۔ اتنے میں ٹرین آئی اور وہ اس میں سوار ہو کر بخیریت اپنے گھر پہنچ گئی۔ اگلے دن کا اخبار دیکھ کر وہ چونک اٹھی۔ اسی اسٹیشن پر اس کے روانہ ہونے کے تھوڑی دیر بعد ایک نوجوان لڑکی کا قتل ہوا اور قاتل گرفتار بھی ہو گیا۔ وہ پولیس اسٹیشن گئی۔ پولیس والوں کو بتایا کہ قتل سے کچھ دیر پہلے وہ اس اسٹیشن پر موجود تھی۔ میں قاتل کو پہچانتی ہوں۔ اس سے کچھ سوال وجواب کرنا چاہتی ہوں۔ جب وہ مجرم کے سیل کے سامنے پہنچی تو اس سے پوچھا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ اس نے جواب دیا: ہاں! پہچانتا ہوں۔ رات کو تم بھی اس اسٹیشن پر آئی تھیں۔ لڑکی نے پوچھا: پھر تم نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ وہ کہنے لگا: میں تمہیں کیسے نقصان پہنچاتا؟! تمہارے پیچھے تو دو انتہائی صحت منداور مضبوط باڈی گارڈ کھڑے تھے۔ یہ سن کر لڑکی واپس آگئی۔ واپسی پر لڑکی تشکر اور احسان مندی کے جذبات سے مغلوب تھی اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت پر اس کا بھروسہ مزید بڑھ گیا تھا۔

اگر ہم اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اللہ کو پکاریں اور اللہ کی تائید ونصرت پر بھروسہ رکھیں تو ہم اللہ کی رحمت سے کبھی محروم نہیں رہیں گے۔

لندن ریلوے اسٹیشن کے سب وے کا ایک منظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

22- بصارت اور بصیرت

کئی برس پہلے کی بات ہے ایک علاقے میں بھوک، افلاس اور بیماری کا دور دورہ تھا۔ اسی دوران ایک بچے کو چیچک کی بیماری نے آلیا۔ چیچک کی بیماری اس دور میں وبا کی صورت اختیار کر جاتی تھی اور اس کا علاج ممکن نہیں تھا۔ بچے کے والدین سوائے صبر کے اور کچھ نہیں کر سکتے تھے۔

ایک روز ماں یہ دیکھ کر بے حد پریشان اور غمزدہ ہوئی کہ اس کا بچہ چلتے ہوئے دیواریں ٹٹول رہا ہے۔ اُس نے جان لیا کہ چیچک کے بداثرات سے اُس کے لختِ جگر کی آنکھیں چلی گئی ہیں۔ وہ بڑی صحیح العقیدہ اور نیک عورت تھی۔ اس کا ایمان باللہ بہت راسخ تھا۔ وہ روئی نہ چلائی، نہ غصہ کیا۔ اللہ کی حمد وثنا کی، وضو کیا اور مصلے پر جا کھڑی ہوئی۔ نہایت خشوع وخضوع سے دو رکعتیں پڑھیں اور گڑگڑا کر دعا کی: اے اللہ! تو نے اسے بصارت سے محروم کر دیا لیکن اے میرے مالک! اس کی بصیرت کو اندھا نہ کرنا، یا اللہ! اسے دین کی سمجھ عطا فرمانا اور حافظ قرآن بنانا۔ اس نے رو رو کر اپنے لختِ جگر کے لیے دعا مانگی۔

وہ چیچک زدہ بچہ اس صابر وشاکر ماں کی گود میں پلا بڑھا۔ اس نے آٹھ نو برس کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ حفظ قرآن کے بعد وہ حفظ حدیث اور دینی تعلیم کی طرف متوجہ ہوا۔ فقہ وسیرت کی کتابیں یاد کیں۔ تفاسیر قرآن ازبر کیں۔ یوں وہ نابینا بچہ بڑا عالم دین بنا۔ اس کی شادی ہوئی۔ چار بچے ہوئے اور چاروں حافظ قرآن تھے۔ ایک بچہ بہت بڑا عالم دین بنا۔ اس طرح اسے آنکھوں والوں سے بڑھ کر سعادت نصیب ہوئی۔

من كتاب" لا تيئس "بتصرف۔

23- اعتراف گناہ سے بارش

ایک مرتبہ اہل دمشق نماز استسقا کے لیے نکلے۔ ان میں بلال بن سعد بھی تھے۔ وہ لوگوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگے: کیا آپ لوگ اپنے گناہوں کا اعتراف نہیں کریں گے۔ لوگوں نے جواب دیا کیوں نہیں؟ پھر بلال بن سعد کہنے لگے: اے اللہ! آپ نے خود فرمایا ہے:

﴿مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِن سَبِيلٍ ط﴾

''نیکوکاروں کے خلاف الزام کی کوئی راہ نہیں''

(التوبة:91)

ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں۔ ہمیں معاف فرما اور بارش عطا فرما، چنانچہ اسی دن بارش ہوگئی۔

اندلس کے اموی خلیفہ عبدالرحمٰن الناصر کے آخری دور میں ایک مرتبہ شدید قحط سالی ہوگئی۔ قرطبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قاضی منذر بن سعید نے لوگوں کو نماز استسقا پڑھنے کی ترغیب دی۔ یہ بہت بڑے عالم اور بے مثال خطیب تھے۔ منذر بن سعید نے کئی دن روزہ رکھ کر خود کو اس مقصد کے لیے خاص طور پر تیار کیا۔ لوگ وقت مقررہ پر ایک کھلے میدان میں جمع ہوگئے۔ خلیفہ الناصر لوگوں سے خطاب کرنے کے لیے منبر پر بیٹھ گئے۔ خلاف معمول منذر بن سعید نہ پہنچے۔ پھر وہ انتہائی عاجزی وانکساری سے چلتے ہوئے اس میدان میں حاضر ہوئے۔ لوگوں سے مخاطب ہونے کے لیے کھڑے ہوئے۔ السلام علیکم کہنے کے بعد کافی دیر تک کچھ نہ بول سکے۔ حالانکہ یہ ان کی عادت نہیں تھی۔ لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھا کہ کیا ماجرا ہے؟ پھر انہوں نے ہمت کر کے کلام شروع کیا۔ اے لوگو! اللہ تعالی نے اپنی ذات پر رحمت کو واجب کرلیا ہے۔ اپنے رب سے بخشش مانگو اور اس کی طرف رجوع کرو۔ اعمال صالحہ کر کے اس کا قرب حاصل کرو۔ ان کا یہ انداز اور باتیں سن کر لوگوں پر رقت طاری ہوگئی۔ پھر سب نے مل کر انتہائی عاجزی وانکساری سے دعا کی چنانچہ اسی روز غروب آفتاب سے پہلے ہی موسلا دھار بارش برسنے لگی۔

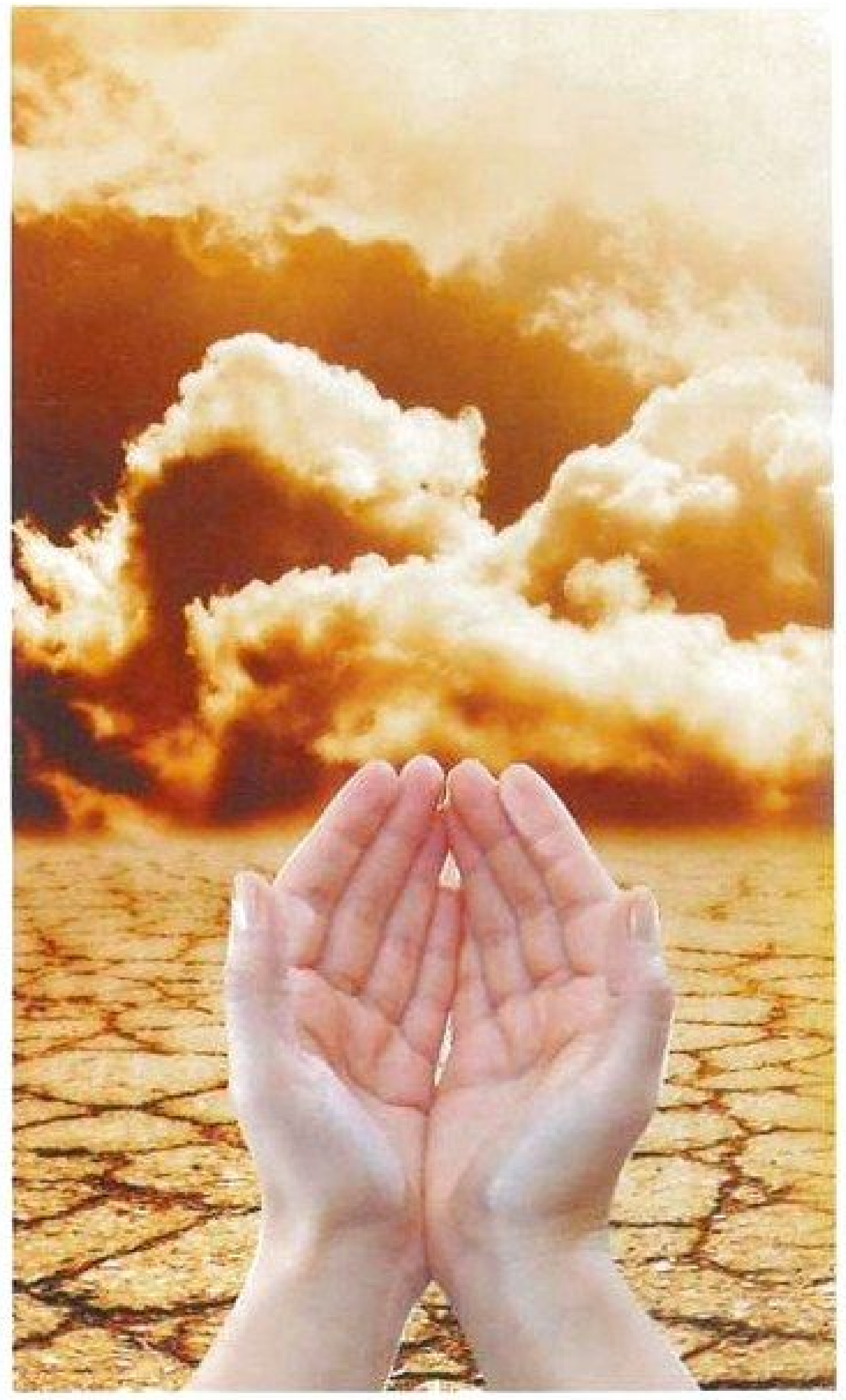

لوگوں کو غور کرنا چاہئے کہ آج ان کی دعائیں کیوں قبول نہیں ہوتیں۔ وہ بارش کے لیے التجائیں کرتے ہیں۔ لیکن انہیں پذیرائی نہیں ملتی۔

نزهة الفضلاء: 289/1

24- اے موت! مرحبا

یہ ایک نیک صالحہ لڑکی کی کہانی ہے۔ جس نے انتہائی مثالی ماحول میں پرورش پائی۔ نیکی اور تقوی ہی اس کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ وہ اپنے ہر قول وفعل کے لیے خود کو اللہ کے سامنے جوابدہ تصور کرتی تھی۔ پھر اللہ تعالی نے اسی جیسا نیک صالح خاوند اسے عطا کردیا۔ شادی کے بعد وہ اپنے خاوند کے ساتھ خوش وخرم زندگی بسر کرنے لگی۔ ملازمت کے سلسلے میں اسے اپنے خاوند کے ساتھ ایک چھوٹے سے شہر میں منتقل ہونا پڑا۔ زندگی پرسکون انداز میں اپنی رفتار سے چلتی رہی یہاں تک کہ اس کے پہلے بچے کی ولادت کا وقت آپہنچا۔ جوں جوں ولادت کا لمحہ قریب آنے لگا اس کی تکلیف بڑھتی چلی گئی۔

ڈاکٹر نے بتایا کہ اس عورت کے ہاں نارمل طریقے سے بچے کی ولادت نہیں ہوسکتی۔ آپریشن ناگزیر ہے۔ وہ اسے آپریشن کے لیے اس شہر کے اکلوتے ہسپتال میں لے گیا۔ ہسپتال کی انتظامیہ نے بتایا کہ چار دن سے پہلے آپریشن کے لیے لیڈی ڈاکٹر میسر نہیں آسکتی۔ اگر آپ اس سے پہلے آپریشن کروانا چاہتے ہیں تو مرد ڈاکٹر سے کروانا پڑے گا۔ خاتون کی حالت بگڑ رہی تھی چار دن تک انتظار نہیں کیا جاسکتا تھا۔ اتنی تأخیر جان لیوا ہوسکتی تھی۔ اس کا خاوند اس کی جان بچانے کے لیے آپریشن کروانے پر آمادہ تھا لیکن جب اس خاتون کو پتا چلا تو اس نے تقریباً چیختے ہوئے کہا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

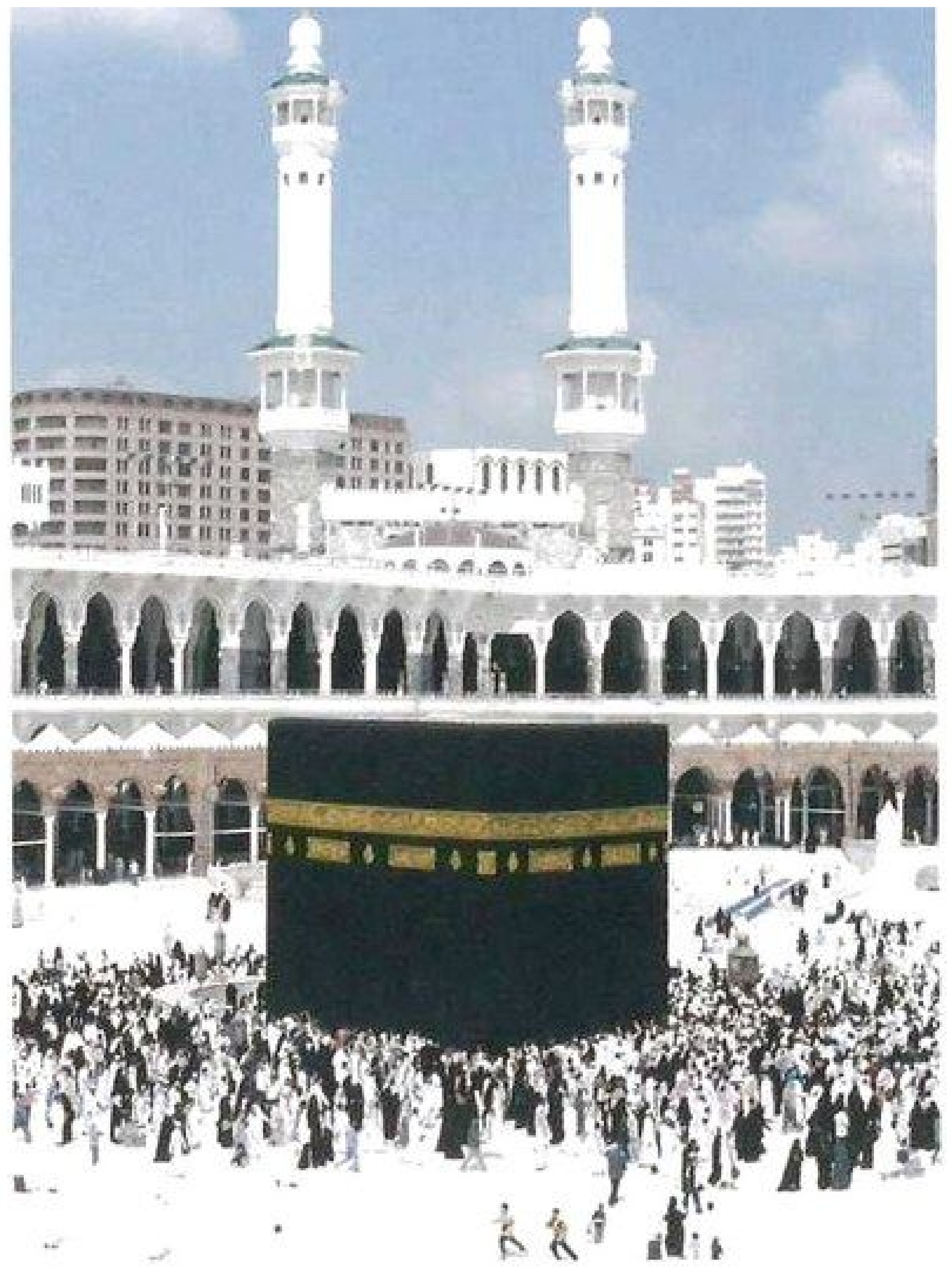

وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ

'وَاللّٰهِ لَا يَكُونُ هٰذَا أَبَدًا!' ''اللہ کی قسم! ایسا کبھی نہیں ہوسکتا''۔

ایک غیر محرم مرد کے ذریعہ میرے بچے کی ولادت۔ کاش میں اس سے پہلے مر چکی ہوتی۔ کاش میری ماں نے مجھے جنا ہی نہ ہوتا۔

اس کے خاوند نے بڑے نرم لہجے میں اسے کہا: میری پیاری بیوی! سمجھنے کی کوشش کرو۔ میری غیرت بھی یہ گوارا نہیں کرتی کہ غیر محرم مرد تمہارا آپریشن کرے۔ لیکن یہاں زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ تمہیں پتا ہے کہ ایسی صورت میں بہت سی مکروہات جائز ہو جاتی ہیں۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا: ہم میں سے کسی نے ہمیشہ یہاں نہیں رہنا۔ اگر میری موت اسی طرح لکھی ہے تو میں اسے خوش آمدید کہتی ہوں اور اسے بخوشی گلے لگانے کے لیے تیار ہوں۔ کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان نہیں پہنچا:

'وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ فِي نِفَاسِهَا شَهَادَةٌ'

''عورت اگر نفاس کے دوران فوت ہو جائے تو یہ شہادت کی موت ہے۔''

الأحاديث المختارة، للضياء المقدسي: 3/302۔

اور آپ ﷺ کا ہی ارشاد گرامی ہے:

'مَنْ تَرَكَ لِلّٰهِ شَيْئًا عَوَّضَهُ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْهُ'

''اور جو شخص اللہ کے لیے کوئی چیز چھوڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس کا بہتر عوض عطا فرما دیتے ہیں''۔

رواه البيهقي في شعب الإيمان، حديث: 5749۔

بیوی کے اصرار پر خاوند نے اسے ہسپتال سے گھر منتقل کر دیا۔ انتہائی حیرت کی بات تھی جیسے ہی اسے گھر منتقل کیا گیا اس کی تکلیف کم ہونا شروع ہو گئی اور پھر نارمل طریقے سے بغیر آپریشن کے بچے کی ولادت ہو گئی۔ دونوں نے اس پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ بعد میں دونوں میاں بیوی اس واقعہ کو یاد کر کے خوب محظوظ ہوتے اور بیوی کہتی: میں نے آپ سے کہا تھا نا:

'مَنْ تَرَكَ لِلّٰهِ شَيْئًا عَوَّضَهُ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْهُ'

''جو اللہ کے لیے کسی چیز کو چھوڑ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا بہتر عوض عطا فرماتے ہیں۔''

قرآنی دعا

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ⑤

الممتحنة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

25- خانہ کعبہ کی ہمسائیگی میں بینائی کی واپسی

ایک خاتون جس کی عمر 27 برس تھی ۔ ایک حادثے کی وجہ سے اس کی بینائی جاتی رہی ۔ اچھے سے اچھے ہسپتال میں اس کا علاج ہوا لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا ۔ وہ خاتون ایک ہسپتال سے دوسرے ہسپتال منتقل ہوتی رہی لیکن ہر جگہ سے مایوس لوٹنا پڑا ۔ اللہ کے کسی نیک بندے نے ان سے کہا: آپ لوگ یوں مارے مارے پھر رہے ہیں اس دربار سے کیوں رجوع نہیں کرتے جہاں سے کوئی ناکام نہیں لوٹتا ۔ آپ مکہ مکرمہ جائیں عمرہ کریں ۔ زمزم پییں اور اللہ سے دعا کریں کہ وہ خاتون کی بینائی لوٹا دے ۔ یہ بات اس خاتون کے دل کو لگی اور فوراً اس کے لیے تیار ہو گئی ۔

اس نے خانہ کعبہ میں جی بھر کر دعائیں اور التجائیں کی ۔ اس خاتون کے ایک قریبی عزیز نے بتایا کہ ایک دن وہ بیت اللہ کا طواف کر رہی تھی ۔ طواف کے دوران وہ گر گئی ۔ جب اس نے اپنے حواس پر قابو پایا اور کھڑی ہوئی تو بیت اللہ اس کی نظروں کے سامنے تھا ۔ اس کے عزیز و اقارب بھی اسے نظر آنے لگے ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی التجاؤں کو قبول کر لیا تھا ۔

قارئین کرام! آج اگر ہم بھی خلوص نیت اور سچے دل سے اللہ سے التجا کریں تو وہ ہماری التجا کو ضرور سنتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ ہم خود کو اس قابل بنائیں ۔

26- غزوۂ خندق میں دعائے نبوی

غزوۂ خندق کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے یوں دعا فرمائی تھی:

’اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ، سَرِیعَ الْحِسَابِ، اِھْزِمِ الْأَحْزَابَ، اِھْزِمْھُمْ وَزَلْزِلْھُمْ‘

”اے اللہ! اے کتاب کے نازل کرنے والے! اے جلد حساب لینے والے! ان لشکروں کو شکست سے دوچار کر اور انہیں ہلا کر رکھ دے ۔“

صحيح البخاري، حديث:6392.

آپ کی دعائے مبارک کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے زوردار آندھی بھیج دی ۔ طوفانی ہوا نے مشرکین کے خیمے اکھاڑ پھینکے، برتن اڑا دیے، مال مویشی بھگا دیے ۔ چولہے جلنے ناممکن ہو گئے ۔ سکون و اطمینان ختم ہو گیا ۔ آخر وہ بری طرح ناکام ہو کر واپس چلے گئے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل آیت قرآنی میں اسی غیر معمولی واقعے کا ذکر کیا ہے:

’’اے ایمان والو! اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو، جب تمہیں (کافروں کے) لشکروں نے آ لیا تھا، پھر ہم نے اُن پر آندھی اور (فرشتوں کے) لشکر بھیجے جنھیں تم نے نہیں دیکھا، اور تم جو عمل کرتے ہو، اللہ اسے خوب دیکھ رہا ہے۔‘‘

آل عمران 3: 156 .

رسول اللہ ﷺ اس بیش بہا نعمت الٰہی کو اکثر یاد کیا کرتے اور کہا کرتے تھے:

’لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهُ، صَدَقَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَأَعَزَّ جُنْدَهُ، وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ، فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ‘

’’اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اُس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔ اپنے بندے کی مدد کی۔ [1] اپنے لشکر کو غالب کیا۔ اُن لشکروں کو تنہا بھگا دیا۔ سو اُس کے بعد کچھ نہیں۔‘‘ [2]

[1] سنن أبي داود، حديث: 4547. [2] صحيح البخاري، حديث: 4114.

قرآنی دعا

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً
لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿85﴾ وَنَجِّنَا
بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿86﴾ يونس

27- اور اللہ تعالیٰ نے بینائی لوٹا دی

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کی بینائی بچپن میں جاتی رہی۔ ان کی والدہ نے اللہ تعالیٰ سے بڑی دعائیں اور التجائیں کیں: اے اللہ! میرے بیٹے کی بینائی واپس لوٹا دے۔ ایک رات ان کی والدہ نے خواب میں دیکھا کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام فرما رہے تھے: اے اللہ کی نیک بندی! اللہ تعالیٰ نے تمھاری التجائیں قبول کرتے ہوئے تمھارے بیٹے کی بینائی لوٹا دی ہے۔ جب صبح ہوئی تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نے دیکھا کہ ان کے بیٹے کی بینائی ٹھیک ہو چکی تھی۔

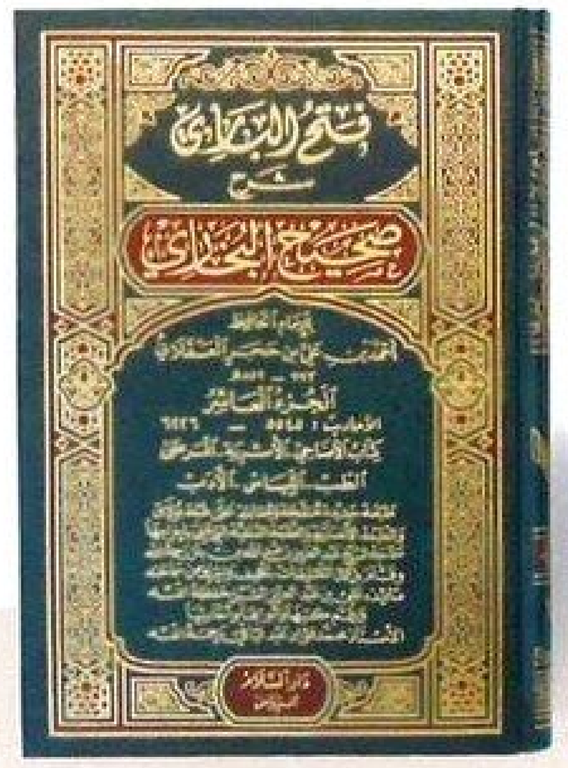

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے حدیث کی حفاظت اور دفاع کے لیے مختص کیا تھا۔ انھوں نے حدیث کی ایک ایسی کتاب مرتب کی جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ وہ:

’’أَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ‘‘

’’قرآن مجید کے بعد صحیح ترین کتاب ہے‘‘۔

امام بخاری کا حافظہ غیر معمولی تھا۔ بچپن سے ہی آپ علم حدیث سیکھنے میں مشغول ہو گئے۔ ابھی آپ کی عمر دس سال نہیں ہوئی تھی کہ آپ بڑے بڑے اساتذہ کے علمی حلقوں میں بیٹھتے اور وہ ان کے علم و فضل کا اعتراف کرتے۔ اہل علم سے جب کسی مسئلے میں ان کا اختلاف ہوتا تو تحقیق کرنے پر امام بخاری کی بات ہی درست نکلتی تھی۔

تهذيب الكمال: ١١٦٩-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

28- مؤمنین کے لیے انمول دعائیں

یحیی بن عمر تمیمی معروف محدث سفیان بن عیینہ کے قریبی ساتھی تھے۔ ایک مرتبہ وہ جہاد کے لیے نکلے اور اپنی ساری جمع شدہ پونجی اس راہ میں خرچ کر ڈالی۔ جب یہ اپنی اس مہم سے واپس آئے تو ان کی ملاقات سفیان بن عیینہ سے ہوئی۔ سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا: آپ نے جو کچھ خرچ کر دیا ہے آپ کے دل میں اس بارے میں کوئی ملال نہیں ہونا چاہیے۔ آپ نے بہت عظیم کام کیا ہے۔ آپ کو پتا ہے کن کن ہستیوں نے آپ کے لیے دعا کی ہے؟

یحیی کہتے ہیں: میں نے تعجب سے پوچھا: کن کن ہستیوں نے میرے لیے دعا کی ہے؟

سفیان بن عیینہ نے فرمایا: آپ کے لیے عرش کو اٹھانے والے فرشتوں نے دعا کی ہے۔ میں نے تعجب سے پوچھا: وہ کیسے؟ سفیان کہنے لگے: آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں پڑھا:

﴿الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا﴾

’’وہ فرشتے جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے ارد گرد ہیں وہ اپنے رب کی تسبیح اور حمد بیان کرتے ہیں۔ وہ اس پر ایمان بھی رکھتے ہیں اور ایمان داروں کے لیے بخشش کی دعا بھی کرتے ہیں۔‘‘

المؤمن: 7

اسی پر بس نہیں سیدنا نوح علیہ السلام نے بھی آپ کے لیے دعا کی ہے۔ میں نے حیرت سے پوچھا: وہ کیسے؟ سفیان بن عیینہ نے فرمایا: کیا آپ نے قرآن کریم میں نہیں پڑھا:

﴿رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾

’’اے میرے رب! مجھے، میرے والدین اور جو مومن میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں انہیں معاف فرما اور سب مومنین اور مومنات کو بھی معاف فرما‘‘۔

نوح: 28

یہ سلسلہ یہاں نہیں رکتا بلکہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بھی آپ کے لیے دعا کی ہے۔ میں نے پر تجسس لہجے میں کہا: وہ کیسے؟

سفیان بن عیینہ نے کہا: کیا آپ نے کتاب اللہ میں نہیں پڑھا؟:

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ﴾

’’اے میرے رب! حساب والے دن مجھے، میرے والدین اور مومنین کو معاف فرمانا‘‘۔

إبراهيم: 41

میرا تجسس مزید بڑھ گیا۔ میں نے پوچھا کیا محمد ﷺ نے بھی مومنین کے لیے دعا کی ہے؟ سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ تو اپنی امت کی لیے سب سے زیادہ مشفق و مہربان تھے۔ بھلا آپ ﷺ اپنی امت کے مومنین کو کیسے نظر انداز کرتے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾

’’(اے میرے نبی!) اپنے لیے اور مومنین و مومنات کے گناہوں کے لیے معافی طلب کیجئے‘‘۔

محمد 47: 19

رواه أبو نعيم الأصبهاني في الحلية: 7/ 279

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

29- انقلابی تبدیلی

ایک امام مسجد نے مجھے بتایا: ایک دن میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: میرے بیٹے نے عجیب وغریب بہکی بہکی باتیں کرنی شروع کر دی ہیں۔ شاید کسی نے اس پر جادو کر دیا ہے یا جنات کا سایہ ہے۔ مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔ میں نے کہا: آپ اسے میرے پاس بھیجیں۔ دیکھتے ہیں مسئلہ کیا ہے۔

جب وہ لڑکا میرے پاس آیا تو میں نے ملاحظہ کیا کہ وہ ایک نوعمر لڑکا ہے۔ میں نے انتہائی مشفقانہ انداز میں بات چیت شروع کی تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ اس نے بتایا: میں نے ایک ایسے گھر میں آنکھ کھولی اور پرورش پائی جہاں کے باسیوں کو دین سے کوئی سروکار نہیں۔ نماز، نہ روزہ، تلاوت نہ دیگر عبادات۔ ہم سرتاپا لغویات اور گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ میرے والد نے کبھی نماز نہیں پڑھی۔ کبھی کبھار بادل نخواستہ جمعہ کی نماز پڑھ لیتا ہے۔

میں نے اسے اپنے والد کے ساتھ احسان کرنے کی تلقین کی۔ میں نے اسے بتایا: تمہارا اپنے والد پر سب سے بڑا احسان یہ ہوگا کہ تم رات کی تنہائیوں میں اپنے اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو کر اپنے والد کی ہدایت کے لیے دعا کرو۔ لڑکے نے بہت ذوق وشوق سے یہ کام شروع کر دیا۔ جب سارے گھر والے خواب غفلت میں پڑے ہوتے یہ اٹھ کر وضو کرتا۔ نماز تہجد ادا کرتا اور اللہ کے حضور گڑگڑا کر دعائیں کر رہا ہوتا۔ یہ سلسلہ کئی دنوں تک چلتا رہا۔ ایک دن اتفاق سے اس کا والد کہیں سفر پر گیا

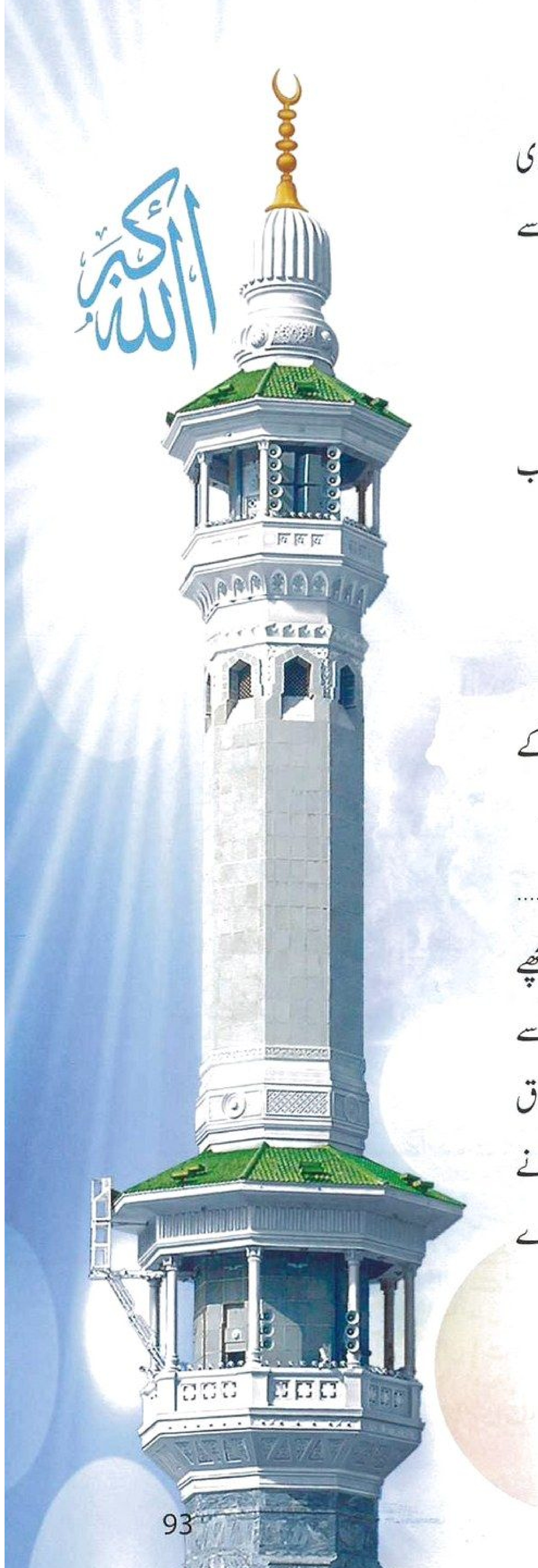

ہوا تھا۔ وہ رات کو تاخیر سے لوٹا تو اسے یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ اس کا بیٹا ایک تاریک کمرے میں اللہ سے دعا کر رہا تھا۔ اس نے قریب جا کر سنا وہ کہہ رہا تھا:

'یَا رَبِّ اهْدِ وَالِدِي'

''اے میرے رب! میرے والد کو ہدایت نصیب فرما''۔

'یَا رَبِّ! افْتَحْ عَلٰی قَلْبِهِ
وَلَا تَجْعَلْهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ'

''اے میرے رب! اس کے دل کو دین کے لیے کھول دے اور اسے اہل جہنم میں سے نہ کرنا''۔

باپ حیرت واستعجاب کی تصویر بنا کچھ دیر کھڑا رہا...... پھر وہ باتھ روم میں گیا، غسل کیا اور اپنے بیٹے کے پیچھے نماز پڑھنے لگا۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگی اور آئندہ سے اپنی اس روش کو بدلنے کا عہد کیا۔ اپنے بیٹے کا ذوق عبادت دیکھ کر وہ حسرت وندامت سے زار وقطار رونے لگا۔ اس طرح یہ چھوٹا سا لڑکا اپنے والد اور سارے خاندان کی ہدایت کا باعث بن گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

30- اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے آپریشن کیجیے

شفا اللہ تعالی ہی عطا کرتا ہے۔ ہم اکثر یہ الفاظ دہراتے ہیں۔ قرآن مجید کی یہ آیت بھی عموماً ہسپتالوں اور دیگر جگہوں پر آویزاں ہوتی ہے:

﴿ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ﴾

''جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا عطا کرتا ہے''۔

الشعراء: 80

لیکن اس کا صحیح مفہوم مجھے ایک نومولود بچے کے والد نے سمجھایا۔ اس کے پختہ ایمان اور اللہ تعالی پر کامل بھروسہ نے مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ ایک ڈاکٹر بیان کرتا ہے:

میرے سامنے ایک معصوم بچہ تھا۔ جس کی عمر نو دن تھی۔ لیکن اس معصوم کو کئی امراض لاحق تھے۔ مگر سب سے خطرناک بات یہ تھی کہ اس کے دل میں سوراخ تھا اور اس کے دل کی کیفیت ایسی تھی کہ فوری آپریشن کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ اتنے معصوم بچے کے دل کا آپریشن...... یہ تصور ہی بندے کو لرزا دینے کے لیے کافی تھا۔ اس بات کے امکانات بہت زیادہ تھے کہ اس طرح کا آپریشن بچے کے لیے جان لیوا ثابت ہوگا۔ ایسے نوزائیدہ بچے کے دل کے آپریشن کے بارے میں سوچتے ہی ایک گھبراہٹ سی طاری ہو جاتی تھی۔ لیکن جب بچے کے والد سے میری بات ہوئی تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ وہ بہت پر اعتماد لہجے میں کہنے لگا: کیا آپ کو اس بات کا ڈر ہے کہ بچہ فوت ہو جائے گا، آپ کے ہاں فوت ہونے والے مریضوں کی فہرست میں ایک نام کا اضافہ ہو جائے گا، آپ کے کیریئر پر حرف آئے گا؟۔ میں نے

کہا: ایسی کوئی بات نہیں۔ وہ کہنے لگا: پھر آپ اللہ کا نام لے کر آپریشن شروع کیجئے۔ شفا آپ کے ہاتھ میں ہے نہ میرے ہاتھ میں؛ اگر اس کی زندگی ہے تو یہ ضرور زندہ رہے گا۔ اگر اللہ تعالی نے اس کی زندگی اتنی ہی رکھی ہے تو دنیا کا کوئی آپریشن یا علاج اسے زندگی نہیں دے سکتا:

﴿ فَإِذَا جَآءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴾

''جب ان کی موت کا مقررہ وقت آ جاتا ہے تو وہ ایک گھڑی بھی آگے پیچھے نہیں ہو سکتی''۔

الأعراف: 34

یہ کلمات میرے دل میں تیر کی طرح لگے۔ میری کیفیت ایسے تھی جیسے کوئی شخص خواب غفلت سے ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا ہو۔ میں نے کہا: واللہ! آپ نے سچ کہا ہے۔ میں شفا دینے والا کون ہوتا ہوں۔ ہم ڈاکٹر تو محض ایک ذریعہ ہیں۔ پھر میں یہ ذریعہ بننے میں کیوں بخل سے کام لوں۔ ہوگا وہی جو اللہ تعالی نے اس نوزائیدہ بچے کے لیے طے کر رکھا ہے۔ آپ جانتے ہیں پھر کیا ہوا؟ میں نے اللہ تعالی پر اعتماد اور بھروسہ کرتے ہوئے آپریشن شروع کر دیا۔ اللہ تعالی نے مجھے ایک ایسے مشن میں کامیابی دی جس کے امکانات نہ ہونے کے برابر تھے۔ اب اس بچے کو گھر کے باغیچے میں کھیلتا دیکھ کر اس آیت پر میرا ایمان مزید پختہ ہو جاتا ہے:

﴿ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ﴾

''جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے''

الشعراء: 80

اللہ تعالی ہی وہ ذات ہے کہ جب انسان کی ہڈیاں بھی خاک ہو جاتی ہیں وہ اسے دوبارہ زندہ کرتا ہے۔ تمام امور کی چابیاں اسی کے مبارک ہاتھ میں ہیں۔ انسان کس قدر عاجز اور تنگ نظر ہے وہ صرف اسباب کے بارے میں سوچتا ہے اور مسبب الاسباب کو بھول جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

31- تمہارے جیسے بے بس انسان سے کیا مانگوں

سمرقند اسکوائر کی ایک تصویر

ابو غیاث اپنے وقت کے بہت بڑے عالم دین، عابد اور زاہد تھے۔ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ بجا لانے والے اور دنیا کے کسی حکمران سے نہ ڈرنے والے تھے۔ وہ کثرت سے دعائیں مانگتے اور ہر مرحلہ پر اپنے رب سے مدد طلب کرتے تھے۔ بخارا شہر کے رہنے والے ابو غیاث ایک دن اپنے بھائی سے ملنے جا رہے تھے۔ راستے میں ان کا سامنا بخارا کے گورنر نصر بن احمد کے بعض غلاموں سے ہو گیا۔ وہ گورنر کی ایک پرشکوہ دعوت کے انتظامات میں مصروف تھے۔ ابو غیاث نے خود کلامی کے انداز میں کہا: اگر تم نے آج بھی حق گوئی کا موقع ضائع کر دیا تو تم بھی ان کی زیادتیوں میں شریک سمجھے جاؤ گے۔ انہوں نے آسمان کی طرف منہ اٹھایا۔ اللہ سے دعا کی۔ اس سے مدد طلب کی اور لاٹھی لے کر ان غلاموں پر چڑھ دوڑے۔ یہ لوگ اس ناگہانی آفت سے گھبرا کر محل کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے جا کر گورنر کو ساری صورت حال بتائی۔ گورنر نے ابو غیاث کو بلا بھیجا۔ جب وہ دربار میں حاضر ہوئے تو گورنر ان سے مخاطب ہو کر بولا:

آپ کو پتا ہے جو شخص خلیفہ کے خلاف بغاوت کرتا ہے اس کا ناشتہ قید خانے میں ہوتا ہے۔ ابو

غیاث کہنے لگے: تمہیں پتا ہے جو اللہ کے خلاف بغاوت کرتا ہے اس کا کھانا جہنم میں ہوتا ہے۔

گورنر نے پوچھا: آپ کو کس نے محتسب بنایا ہے؟

انہوں نے جواب دیا: جس نے آپ کو گورنر بنایا ہے۔ گورنر نے کہا: مجھے تو خلیفہ نے گورنر بنایا ہے۔

ابو غیاث نے کہا: مجھے خلیفہ کے رب نے محتسب بنایا ہے۔ گورنر کہنے لگا: میں آپ کو سمرقند کا محتسب مقرر کرتا ہوں۔ ابو غیاث کہنے لگے: میں خود کو اس عہدہ سے معزول کرتا ہوں۔ گورنر نے کہا آپ عجیب آدمی ہیں جب آپ کو محتسب نہیں بنایا گیا تو آپ محتسب بن گئے اور جب سرکاری طور پر آپ کو محتسب بنایا جا رہا ہے تو آپ بننے کے لیے تیار نہیں؛ انہوں نے کہا: اگر آپ مجھے محتسب بنائیں گے تو آپ مجھے معزول بھی کر سکتے ہیں لیکن جب اللہ تعالی نے مجھے محتسب بنایا ہے تو کوئی مجھے معزول نہیں کر سکتا۔

گورنر نے لاجواب ہو کر بات کا رخ موڑتے ہوئے کہا: اگر کوئی ضرورت ہو تو مجھے بتاؤ۔ ابو غیاث کہنے لگے: آپ مجھے میری جوانی لوٹا دیں۔ گورنر کہنے لگا: یہ تو میرے بس میں نہیں، اگر کوئی اور ضرورت ہو تو بتائیں۔ ابو غیاث کہنے لگے: آپ جہنم کے داروغہ ''مالک'' کے نام ایک تحریر لکھ دیں کہ وہ مجھے جہنم میں داخل نہ کرے۔

گورنر کھسیانا ہو کر کہنے لگا: یہ بھی میرے بس میں نہیں۔ کوئی اور ضرورت ہو تو بتائیں۔ ابو غیاث کہنے لگے: پھر آپ جنت کے نگران ''رضوان'' کے نام ایک تحریر لکھ دیں کہ وہ مجھے جنت میں داخل کر لے۔ گورنر شرمندہ ہو کر کہنے لگا: یہ بھی میرے بس میں نہیں۔ ابو غیاث کہنے لگے: تو پھر آپ جیسے بے بس آدمی سے کیا مانگنا، میں اپنی ساری حاجتیں اس ذات باری کے سامنے کیوں نہ پیش کروں، جس نے کبھی مجھے خالی ہاتھ نہیں لوٹایا۔ گورنر کہنے لگا: آپ تشریف لے جا سکتے ہیں۔

تربية الأولاد في الإسلام، عبدالله علوان:1/477۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

32- ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے لیے دعائے نبوی

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس واقعہ کے راوی ہیں۔ ان کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی قبا جاتے، ام حرام بنت ملحان کے ہاں بھی جاتے۔ عبادہ بن صامت کی اہلیہ ام حرام بنت ملحان آپ کو کھانا کھلاتیں۔ ایک روز آپ ان کے ہاں گئے۔ انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا۔ کھانا کھا کر آپ تھوڑی دیر کے لیے انھی کے گھر سو گئے۔ کچھ دیر میں آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا نے پوچھا: ''اے اللہ کے رسول! کیا بات ہے، آپ ہنس رہے ہیں؟''

فرمایا: ''میری امت کے کچھ افراد مجھے دکھائے گئے ہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے جائیں گے۔ سمندر کی لہروں پر وہ یوں سوار ہوں گے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہیں۔''

بنت ملحان رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ''اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے۔'' آپ نے انہیں دعا دی اور دوبارہ سر رکھ کر سو گئے۔ تھوڑی دیر میں پھر ہنستے ہوئے جاگے۔

ام حرام رضی اللہ عنہا نے ہنسنے کی وجہ دریافت کی۔ فرمایا: ''میری امت کے چند اور افراد مجھے دکھائے گئے ہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے جائیں گے۔ سمندر کی لہروں پر وہ یوں سوار ہوں گے جیسے بادشاہ تخت پر براجمان ہوتے ہیں۔''

بنت ملحان نے عرض کی: ''اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے۔''

فرمایا: ''تم پہلے لشکر میں شامل ہو۔''

چنانچہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں وہ کشتی پر سوار ہو کر مجاہدین کے ہمراہ روانہ ہوئیں۔ کشتی سے اتر کر جس جانور پر سوار ہوئیں، اس پر سے گریں اور اللہ کو پیاری ہو گئیں۔

صحيح البخاري، حديث: 2878.

قرآنی دعا

رَبِّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ
اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ
بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ
وَتَرْحَمْنِيْۤ اَكُنْ مِّنَ
الْخٰسِرِيْنَ ﴿47﴾

ھود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

33- بڑھیا کی دعا

ایک بہت سرمایہ دار شخص عارضہ قلب میں مبتلا ہوا تو علاج کے لیے بیرون ملک چلا گیا۔ جس ہسپتال میں اس نے علاج کروانا شروع کیا وہ اس ملک کا سب سے اعلی اور مہنگا ترین ہسپتال تھا۔ مگر یہاں پر بھی علاج کے باوجود اسے افاقہ نہ ہوا اور حالت دن بدن بگڑتی چلی گئی۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ سرجری کے علاوہ اس کا کوئی علاج نہیں اور اس آپریشن کی کامیابی کے بارے میں بھی یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن فوری آپریشن کے سوا کوئی چارہ کار بھی نہیں۔

جب اس نے یہ بات سنی تو ڈاکٹروں سے کہا مجھے کچھ دنوں کی مہلت دیں، میں اپنے ملک میں جا کر اپنے گھر والوں، اعزہ واقارب اور احباب سے ملنا چاہتا ہوں۔ پتا نہیں آپریشن کے بعد انہیں دیکھ سکوں گا یا نہیں۔ ڈاکٹروں نے اس کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے اجازت تو دے دی لیکن اسے بتایا کہ آپ جتنی جلدی واپس آجائیں گے اتنا ہی آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

وہ اپنے ملک لوٹ آیا۔ یہاں اپنے گھر والوں کے ساتھ کچھ وقت گزارا...... احباب سے ملا۔ کچھ ضروری امور نپٹائے اور سفر پر جانے کی تیاری کرنے لگا۔ سفر پر جانے سے پہلے وہ اپنے ایک دوست کے ساتھ قریبی مارکیٹ میں گیا۔ اس کا گزر ایک قصاب کی دکان کے پاس سے ہوا۔ اس نے دیکھا کہ ایک بڑھیا گوشت کے بچے کھچے ٹکڑے اور ہڈیاں اکٹھی کر رہی ہے۔ اس بڑھیا کی غربت اور ناداری دیکھ کر اس کے دل کو دھچکا سا لگا۔ اس نے عورت کو آواز دی اور نہایت احترام سے پوچھا:

اماں جان! یہ آپ کیا کر رہی ہیں؟ وہ کہنے لگی: میں ایک غریب عورت ہوں اور اپنی تین بیٹیوں کے ساتھ انتہائی تنگی اور عسرت سے گزارا کرتی ہوں۔ کئی کئی دن ہمیں کھانا نصیب نہیں ہوتا۔ گوشت تو مدتوں سے چکھا ہی نہیں۔

جب اس نے یہ بات سنی تو کہنے لگا: اماں میرے ساتھ چلیں۔ وہ اسے ساتھ لے کر اسی قصاب کی دکان پر گیا اور قصاب سے کہا: اس عورت کو جتنے گوشت کی ضرورت ہے اسے دے دو۔ عورت نے کہا: ہمارے لیے ایک کلو گوشت کافی ہوگا۔ اس نے کہا: کہ اس اماں کو دو کلو گوشت دے دو اور ہر ہفتے اسے دو کلو گوشت دے دیا کرو۔ پھر اس نے ایک سال کی رقم ایڈوانس میں یک مشت ادا کر دی۔ اس مسکین بڑھیا نے اسی وقت اپنے ہاتھ اٹھائے اور اس کے لیے دعا کرنی شروع کر دی۔ جتنی دعائیں اس بڑھیا کے دل ودماغ میں آسکتی تھیں وہ سب اس نے کر ڈالیں۔ اس شخص کے لیے بڑھیا کے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے دعائیں نکل رہی تھیں۔ بڑھیا کی دعاؤں کا سلسلہ ابھی منقطع نہیں ہوا تھا کہ اس شخص نے اپنے اندر تبدیلی محسوس کی۔ اسے محسوس ہوا کہ اس کا مرض کم ہو رہا ہے اور اس کی حالت بہتر ہو رہی ہے۔ جب وہ گھر واپس آیا تو اس کا اپنی بیٹی سے سامنا ہوا۔ اس کی بیٹی اسے دیکھ کر کہنے لگی: ابا جان! ماشاء اللہ آج تو آپ بڑے تروتازہ اور صحت مند نظر آرہے ہیں۔ اس نے اپنی بیٹی کو پیش آنے والا واقعہ بتایا۔ بیٹی بہت خوش ہوئی اور اپنے والد کے لیے دعا کرنے لگی:

یا اللہ! میرے والد کو صحت عطا فرما۔ جس طرح میرے والد نے اس بڑھیا کی مشکل دور کی میرے والد کی مصیبت بھی دور فرما۔

پھر اس نے دوبارہ رخت سفر باندھا اور ہسپتال پہنچ گیا۔ آپریشن سے پہلے جب اس کا میڈیکل چیک اپ کیا گیا تو ڈاکٹروں کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ میڈیکل کی تاریخ میں ایک عجوبہ ہو چکا تھا۔ اس کا دل بالکل ٹھیک کام کر رہا تھا اور اس کا مرض بالکل ختم ہو چکا تھا۔ ڈاکٹروں کی زبانوں پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے شمار سوال تھے۔ یہ کیسے ممکن ہے؟ اس کیفیت میں مبتلا شخص بغیر آپریشن کے کیسے صحت یاب ہو گیا؟ سب کے جواب میں اس نے آسمان کی طرف نظریں اٹھائیں۔ اس کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں۔ وہ رقت آمیز لہجے میں کہنے لگا: اس ارحم الراحمین نے مجھے شفا دی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ یہ شخص زندگی کی نسبت موت کے زیادہ قریب تھا۔ اپنے گھر والوں اور عزیز واقارب کو الوداع کہنے آیا تھا کہ بڑھیا کا واقعہ پیش آ گیا۔ جب مسکین بڑھیا کے لیے اس کا دل نرم ہو گیا تو عرش عظیم کے اوپر ایسی ذات ہے جو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والی اور سخی ہے۔ وہ رحمٰن اور رحیم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شفقت فرماتے ہوئے اس کی بیماری کو دور کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے سچ فرمایا ہے:

'ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ، يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ'

''آپ زمین والوں پر رحم کریں، آسمان والا آپ پر رحم کرے گا''۔

سنن الکبری للبیهقي: 9/41۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ﴾

''اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے قریب ہے''۔

الأعراف: 56

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'مَنْ أَرَادَ أَنْ تُسْتَجَابَ دَعْوَتُهُ وَأَنْ تُكْشَفَ كُرْبَهُ، فَلْيُفَرِّجْ عَنْ مُعْسِرٍ'

''جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی دعائیں قبول ہوں اور اس کے مصائب دور ہوں اسے مصیبت زدگان کی مدد کرنی چاہیے''۔

مسند الإمام أحمد: 8/372۔

34- مستجاب الدعوات

امام احمد بن حنبل اپنے گھر میں تشریف فرما تھے۔ رات کا وقت تھا۔ اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔ امام صاحب نے پوچھا: کون ہے؟ جواب ملا: میں ایک نوجوان ہوں۔ امام صاحب نے اسے اندر آنے کی اجازت دے دی۔

وہ نوجوان کہنے لگا: امام صاحب! میری والدہ پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ کوئی دوا فائدہ نہیں دے رہی ہے۔ اس نے مجھے آپ کے پاس بھیجا کہ آپ اس کی شفایابی کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ امام صاحب نے نوجوان سے کہا: آپ لوگوں سے کس نے کہا ہے کہ میں مستجاب الدعوات ہوں۔ اپنی ماں کے پاس جاؤ اور اس سے کہو، وہ ہمارے لیے دعا کرے۔

وہ نوجوان روتا ہوا چل دیا۔ اسے بڑی مایوسی ہوئی۔ اچانک امام صاحب کی والدہ محترمہ کی اس نوجوان پر نظر پڑی۔ انہوں نے پوچھا: بیٹے! کیوں رو رہے ہو؟ اس نے جواب دیا: اماں جان! میں نے اپنی والدہ کے لیے امام صاحب سے دعا کی درخواست کی تھی، لیکن امام صاحب نے دعا نہیں کی۔

امام صاحب کی والدہ محترمہ کہنے لگیں: اطمینان سے اپنی والدہ کے پاس جاؤ۔ میں نے احمد بن حنبل کو تمہاری والدہ کے لیے دعا کرتے ہوئے سنا ہے۔

یہ سن کر وہ نوجوان اپنے گھر کی طرف چل دیا۔ جب اس نے دروازے پر دستک دی تو اس نے دیکھا کہ والدہ کی طبیعت سنبھل چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے امام احمد بن حنبل کی دعا کی برکت سے اسے شفایاب کر دیا تھا۔

سلسلة أروع القصص۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

35- جیسی کرنی ویسی بھرنی

ام انمار انتہائی سنگدل خاتون تھی۔ خباب بن ارت رضی اللہ عنہ اس کے غلام تھے۔ جب خباب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرلیا تو یہ انہیں طرح طرح کی اذیتیں دیا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ اس نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خباب کی دکان کے پاس سے گزرتے ہوئے ان سے بات چیت کر رہے ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر ام انمار آگ بگولہ ہوگئی۔ اس نے بھٹی سے لوہے کا ایک گرم ٹکڑا نکالا اور خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے سر پر رکھ دیا۔ سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ درد کی شدت سے بے ہوش ہوگئے۔ پھر وہ یہ عمل بار بار دہراتی رہی۔ خباب بن ارت کے لیے جب یہ اذیت ناقابل برداشت ہونے لگی تو انہوں نے ام انمار کے خلاف بددعا کردی۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دی گئی تو سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بھی ہجرت مدینہ کے لیے رخت سفر باندھنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہجرت سے پہلے ہی ام انمار کا انجام دکھا دیا۔ اس کے سر میں اتنا شدید درد ہوتا جیسا پہلے کبھی کسی کو نہیں ہوا تھا۔ وہ درد کی شدت سے کتوں کی طرح چلاتی۔ اس کے بیٹے ہر جگہ اس کا علاج کروانے کے لیے لے جاتے لیکن کوئی افاقہ نہ ہوتا۔ پھر کسی نے بتایا۔ اسے سر میں اس طرح لوہا گرم کرکے داغا جائے جس طرح جانوروں کو داغا جاتا ہے۔ شاید اس سے افاقہ ہو۔ اس کے علاوہ اس کا کوئی علاج نہیں۔ گرم لوہے کے ساتھ داغنے سے اسے اتنی اذیت ہوتی کہ اپنا سر درد اسے بھول ہی جاتا۔

نهاية الظالمين، لإبراهيم الحازمي۔

36- عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے نبوی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نازک موقع پر دعا فرمائی تھی:

’اَللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ: بِأَبِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ‘

’’الٰہی! عمر بن خطاب اور ابوجہل بن ہشام میں سے جو آدمی تجھے زیادہ پسند ہے اُس کے ذریعے سے اسلام کو عزت عطا فرما۔‘‘

جامع الترمذي، حديث: 3681، ومسند أحمد: 2/95.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو شرفِ قبولیت سے نوازا اور عمر بن خطاب ؓ نے اسلام قبول کرلیا۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ’فاروق‘ کا خطاب دیا۔

امام ابن اسحاق ؒ نے اپنی بے مثال کتاب ’سیرت نبوی‘ میں عبداللہ بن مسعود ؓ کا یہ بیان درج کیا ہے کہ عمر بن خطاب ؓ کا قبول اسلام فتح کی علامت تھا۔ اُن کی ہجرت، نصرت اور حکومت سراسر رحمت تھی۔ عمر بن خطاب ؓ کے قبولِ اسلام سے پہلے ہم کعبہ میں نماز نہیں پڑھ سکتے تھے۔ انہوں نے جب اسلام قبول کیا تو قریش سے لڑ بھڑ کر کعبہ میں نماز پڑھی۔ تب ہم نے بھی ان کے ساتھ نماز پڑھی۔“

السيرة النبوية، ص: 225.

فتوحاتِ اسلامیہ کا بیشتر سلسلہ امیر المؤمنین عمر بن خطاب ؓ کے عہدِ خلافت میں پھیلا۔ فارس، فلسطین، شام اور مصر کے علاقے اُنہی کے دورِ حکومت میں فتح ہوئے۔ یوں خلافت اسلامیہ کا رقبہ سلطنت روم و فارس سے بڑھ گیا۔

37- اور ملک الموت آ پہنچا

قارئین کرام! یہ واقعہ جو آپ پڑھنے جا رہے ہیں بالکل سچا ہے اور ایک عرب ملک میں پیش آیا تھا۔ اس واقعہ کو قریباً دس یا بارہ سال گزرے ہوں گے۔ جب یہ رونما ہوا تھا تو اس کی بازگشت مقامی اخبارات اور مجالس میں سنائی دی تھی۔ بعض اوقات انسان تکبر کے باعث، جوانی کے نشے میں یا دولت و اقتدار کے گھمنڈ میں بے حد غلط باتیں منہ سے نکال دیتا ہے۔ اسے معلوم نہیں ہوتا کہ عین ممکن ہے وہ قبولیت دعا کا وقت ہو۔

ایک نوجوان لڑکی ایک سپر مارکیٹ میں اپنے جسم کی نمائش کرتے ہوئے فتنہ انگیز انداز میں جا رہی تھی۔ اس کے انداز میں ایسی خودنمائی اور خودستائی تھی جیسے دنیا اسی کی وجہ سے پیدا کی گئی ہو۔ وہاں سے ایک نیک اور صالح نوجوان گزر رہا تھا اس نے ازراہ ہمدردی کہا: میری بہن! اپنی اس روش سے باز آ جاؤ۔ اگر اسی حالت میں ملک الموت تمہارے پاس آ پہنچا تو اللہ کو کیا جواب دو گی؟ اس کے جواب میں وہ مغرور لڑکی کہنے لگی: اگر تم میں جرأت ہے تو ابھی اپنا موبائل نکالو اور اپنے رب سے کال ملاؤ کہ وہ ملک الموت کو بھیجے۔

وہ نوجوان کہتا ہے: اس نے ایسی ہولناک بات کہی تھی کہ مجھے ڈر رہا کہیں اس بازار کو ہی نہ ہم پر الٹا دیا جائے۔ میں ڈرتا ہوا جلدی سے وہاں سے نکلا۔ جب میں بازار کے کنارے پر پہنچا تو میں نے اپنے پیچھے چیخ و پکار اور آہ و بکا کی آوازیں سنیں۔ میں واپس مڑا تو دیکھا کہ ایک جگہ لوگ اکٹھے ہیں۔ یہ وہی جگہ تھی جہاں میری اس لڑکی سے بات ہوئی تھی۔ میں وہ منظر دیکھ کر ٹھٹک گیا۔ وہ لڑکی ٹھیک اس جگہ پر مردہ حالت میں پڑی تھی۔ جہاں اس نے ملک الموت کو بلانے کا چیلنج کیا تھا۔ میں تو اس چیلنج کے بعد فوراً وہاں سے نکل گیا، لیکن لڑکی اسی وقت منہ کے بل گری اور دم توڑ دیا۔

أنين القلوب، مصطفى كامل.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

38- ذرہ برابر بھلائی

میں ایک طویل سفر سے لوٹ رہا تھا۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ میرے آس پاس کی سیٹوں پر نوجوان براجمان تھے۔ جو قہقہے لگانے، سگریٹ نوشی کرنے اور گپیں ہانکنے میں مشغول تھے۔ جہاز کی ساری سیٹیں پر ہو چکی تھیں۔ میرے لیے اپنی نشست تبدیل کرنا بھی ممکن نہیں تھا۔ میں نے اس صورت حال سے فرار کے لیے نیند کا سہارا لینے کی کوشش کی۔ لاکھ جتن کیے لیکن نیند میری آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ میں نے قرآن کریم نکالا اور آہستہ آواز میں تلاوت شروع کر دی۔ کچھ دیر بعد یہ نوجوان بھی خاموش ہو گئے۔ کوئی جریدہ پڑھنے لگا، کوئی سونے لگا، میں بدستور تلاوت کرتا رہا۔ میرے پاس بیٹھا ہوا نوجوان اچانک کہنے لگا: بس! بس، اب مزید سننے کی ہمت نہیں۔ میں نے سمجھا شاید میری آواز کی وجہ سے اسے الجھن ہو رہی ہے۔ میں نے معذرت کی اور خاموشی سے قرآن پڑھنا شروع کر دیا۔ وہ انتہائی مضطرب اور بے چین دکھائی دے رہا تھا۔ وہ پھر مجھ سے مخاطب ہوا اور کہنے لگا: بس! بس، اب مجھ میں مزید ہمت نہیں ہے۔ یہ کہہ کر اپنی نشست سے اٹھا اور چلا گیا۔ کافی دیر بعد واپس آیا، تأسف بھرے لہجے میں مجھ سے معذرت کی اور بیٹھ گیا۔ وہ کچھ دیر خاموش بیٹھا رہا۔ میں محسوس نہ کر سکا کہ اس کے اندر کیا ہلچل ہے۔ کچھ دیر بعد اس پر اسرار خاموشی کا سلسلہ ٹوٹا۔ وہ میری طرف متوجہ ہوا۔ اس کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں۔

وہ کہنے لگا: تین سال ہو چکے ہیں، میں نے اپنی پیشانی سجدے کے لیے زمین پر نہیں رکھی۔ ایک آیت تک نہیں پڑھی۔ میں یہ پورا مہینہ سفر میں رہا۔ اس دوران میں نے حلال وحرام یا اچھے برے کی

کوئی تمیز روا نہیں رکھی۔ جب آپ نے تلاوت شروع کی تو دنیا میری نظر میں حقیر ہو گئی۔ مجھے اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہوا۔ ایسے لگا کہ ہر آیت مجھے للکار رہی ہے۔ میں نے اپنے دل میں سوچا: یہ غفلت اور لا پروائی کب تک۔ کب تک میں اس روش پر چلوں گا...... پھر میں باتھ روم کی طرف گیا۔ آپ جانتے ہیں، کیوں؟

مجھے شدید رونا آ رہا تھا۔ میں لوگوں کی نظروں سے چھپ کر اپنے دل کی بھڑاس نکالنا چاہتا تھا۔ میں نے اسے توبہ اور رجوع الی اللہ کے بارے میں بتایا۔ اس کے بعد وہ اپنی سوچوں میں گم بیٹھا رہا۔ جب جہاز نے لینڈ کیا اور ہم طیارے سے باہر آئے تو اس نے مجھے اشارے سے ٹھہرنے کو کہا۔ وہ اپنے دوستوں سے علیحدہ ہو کر مجھ سے کچھ پوچھنا چاہتا تھا۔ اپنے دوستوں کو اللہ حافظ کہنے کے بعد وہ میری طرف بڑھا۔ اس کا چہرہ بالکل بدلا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ مجھ سے پوچھنے لگا: آپ کو کیا لگتا ہے، اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول فرما لے گا؟ میں نے کہا: اگر آپ سچے دل سے توبہ کریں۔ آئندہ سے گناہ آلود زندگی کی طرف نہ لوٹنے کا عزم کریں تو اللہ تعالیٰ ضرور آپ کی توبہ قبول کرے گا اور آپ کے گناہ معاف فرما دے گا۔

نوجوان بولا: لیکن میں نے تو بہت بڑے بڑے گناہ کیے ہیں۔

میں نے کہا: کیا آپ نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴾

''میرے ان بندوں سے کہہ دیجیے جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے وہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں۔ بے شک اللہ تعالی سب گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ وہ بخشنے والا انتہائی مہربان ہے۔

الزمر: 53۔

میں نے دیکھا کہ اس کے چہرے پر ایک پاکیزہ مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ آنکھوں میں آنسو بھی تھے۔ پھر اس نے مجھے گرمجوشی سے الوداع کیا اور روانہ ہوگیا۔ سبحان اللہ العظیم! وہ ذات باری تعالی انتہائی پاکیزہ ہے۔

انسان اگرچہ فساد اور سرکشی کی اتھاہ گہرائیوں میں گر جائے مگر اس کے دل میں بھلائی کا ایک ذرہ بھی ہو تو کسی وقت وہ ذرہ برگ و بار لانا اور شاخیں نکالنا شروع کر دیتا ہے۔ شروع میں ناتواں ہونے والا یہ پودا وقت آنے پر تناور درخت بن جاتا ہے اور انسان کی کایا پلٹ جاتی ہے۔

اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاۗءِ ﴾

''اللہ تعالی جسے ہدایت دینا چاہتا ہے اسلام کے لیے اس کا سینہ فراخ کر دیتا ہے اور جس شخص کو گمراہ کرنا چاہتا ہے اس کا سینہ تنگ کر دیتا ہے گویا کہ وہ آسمان کی طرف چڑھ رہا ہے''۔

الأنعام 6: 125۔

39- میں تائب ہونا چاہتا ہوں

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا ایک پڑوسی تھا جو ہر وقت فسق و فجور اور لہو ولعب میں مشغول رہتا تھا۔ ایک دن وہ امام صاحب کی مجلس میں آیا اور سلام کیا۔ امام احمد بن حنبل نے اسے بادل نخواستہ جواب دیا اور اس کی طرف کوئی خاص توجہ نہ دی۔ پڑوسی نے امام صاحب سے کہا: آپ جس وجہ سے میری طرف نظر التفات نہیں فرما رہے میں اس سے بخوبی آگاہ ہوں، مگر ایک خواب نے میری زندگی بدل ڈالی ہے۔ اب میں اپنی فسق فجور والی زندگی سے تائب ہونا چاہتا ہوں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے پوچھا: آپ نے خواب میں کیا دیکھا ہے۔ اس نے بتایا: میں نے دیکھا: رسول اللہ ﷺ ایک بلند جگہ پر تشریف فرما ہیں۔ نیچے بہت سے لوگ بیٹھے ہیں۔ میں بھی ان میں شامل ہوں۔ وہ یکے بعد دیگرے اٹھ کر رسول اللہ ﷺ سے دعا کی درخواست کرنے لگے یہاں

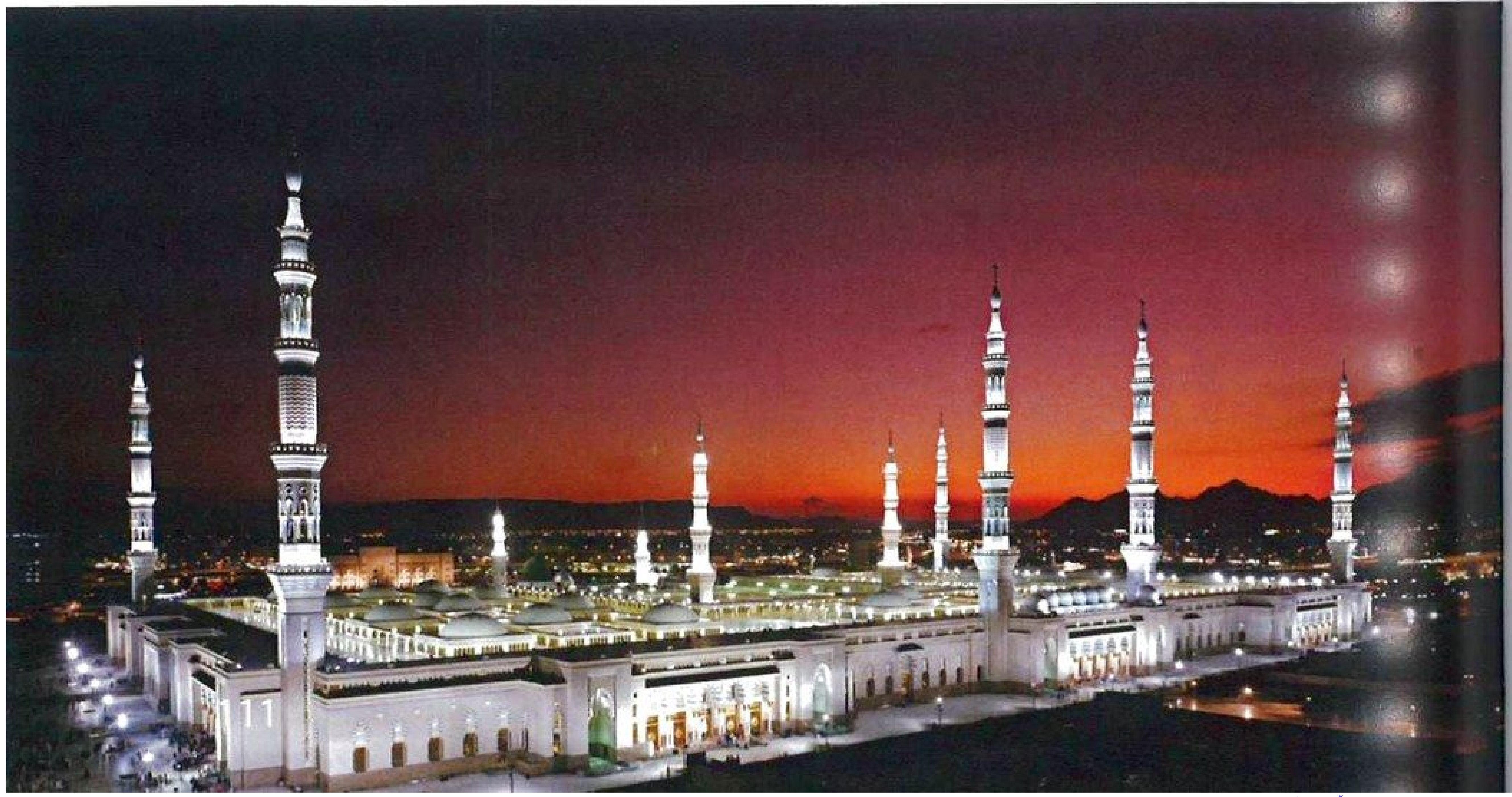

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک کہ میرے علاوہ کوئی نہ بچا۔ میں بھی دعا کی درخواست کرنا چاہتا تھا لیکن اپنے گناہوں کی وجہ سے مجھے حیا محسوس ہوئی کہ کس منہ سے دعا کی درخواست کروں۔

قرآنی دعا

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ⑯

آل عمران

پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے مخاطب ہوکر کہا: تم کیوں دعا کے لیے نہیں کہتے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اپنے گناہوں کی وجہ سے شرم محسوس ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر چہ تمہیں حیا محسوس ہوتی ہے۔ پھر بھی اٹھ کر مجھ سے دعا کے لیے کہو۔ میں تمہارے لیے دعا کروں گا کیونکہ تم میرے صحابہ میں کسی کو برا نہیں کہتے۔ میں کھڑا ہوگیا۔ آپ نے میرے لیے بھی دعا کی۔ اس کے بعد میں اپنی نیند سے بیدار ہوگیا۔ اللہ تعالی نے میرے دل میں میری پچھلی زندگی کے بارے میں نفرت ڈال دی۔ اب آپ مجھے ایک بدلا ہوا انسان پائیں گے۔ امام صاحب نے اپنے شاگردوں کو بلایا اور کہا: اس نوجوان سے یہ کہانی سنو، اسے یاد رکھو اور دوسروں کو سناؤ یقیناً اس سے فائدہ ہوگا۔

کتاب التوابین، لابن قدامة -

40- موت وقت سے پہلے نہیں آسکتی

ایک مریض جس کی حالت دن بدن بگڑتی جارہی تھی۔ ڈاکٹر اس کے بارے میں مایوس ہوتے جارہے تھے۔ اسے خوراک کی نالیاں لگی ہوئی تھی۔ اس مایوسی اور ناامیدی کی کیفیت میں اس نے اس ذات کے دروازے پر دستک دی جہاں سے کوئی نامراد نہیں لوٹتا۔ اس نے گڑگڑا کر اللہ سے دعا کی:

'یَا رَبِّ لَیْسَ مِنْ رَجَاءٍ إِلَّا فِیكَ'

''اے میرے رب! تیرے علاوہ کسی سے کوئی امید نہیں''۔

اس نے ڈاکٹروں سے کہا: خوراک کی نالیاں اتار دیں۔ ڈاکٹروں نے بھی اس کی بات مان لی کیونکہ انہیں اس کے صحت یاب ہونے کی کوئی توقع نہیں تھی۔ وہ سمجھتے تھے کہ یہ اب چند گھڑیوں کا ہی مہمان ہے، اس لیے اس کی خواہش کا احترام ہونا چاہیے۔ آپ خود اندازہ کریں کہ ڈاکٹروں کی حیرت واستعجاب کی کیا کیفیت ہوگی جب اگلے دن انہیں یہ معلوم ہوا کہ اس مریض کی حالت بہتری کی جانب گامزن ہے۔ پھر دن بدن اس کی حالت بدلنے لگی اور ایک وقت آیا کہ وہ مکمل شفایاب ہوکر ہسپتال سے فارغ ہوگیا۔ اللہ کا فرمان بالکل سچا ہے:

﴿لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ﴾ ''ہر کام کے لیے ایک وقت معین ہے''۔

الرعد: 38 -

﴿فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ﴾

''جب ان کی موت کا مقررہ وقت آپہنچتا ہے تو ایک گھڑی بھی آگے پیچھے نہیں ہوسکتے''۔

الأعراف: 34 -

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

41- سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے نبوی

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح خیبر سے ایک روز پہلے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کل میں جھنڈا ایک ایسے آدمی کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ و رسول بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں فتح عطا فرمائے گا۔''

وہ رات لوگوں نے یہ باتیں کرتے گزاری کہ دیکھتے ہیں کل جھنڈا کس خوش نصیب کو ملتا ہے۔

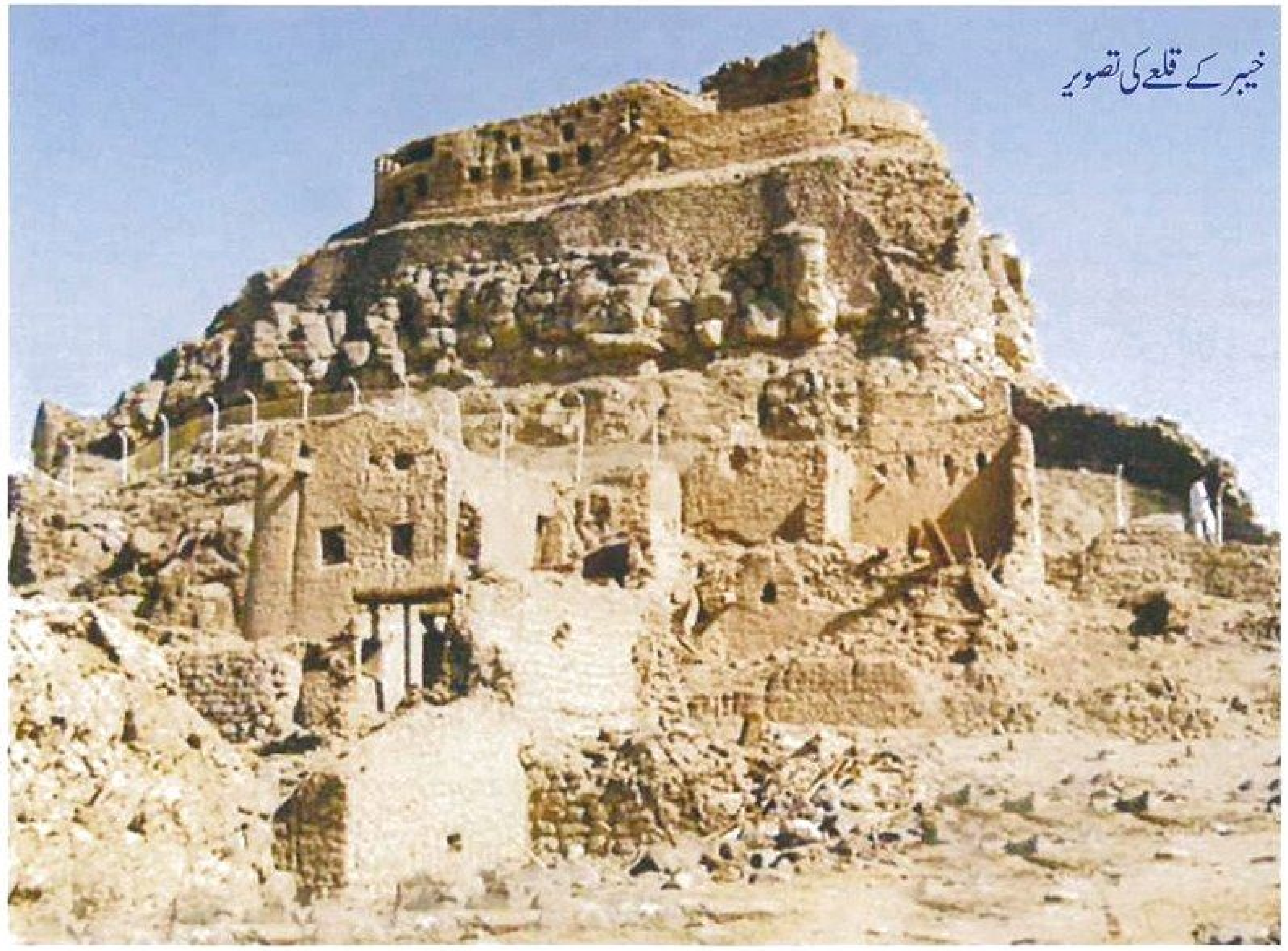

خیبر کے قلعے کی تصویر

صبح ہوئی تو تمام لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ دریافت فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ صحابۂ کرام نے بتایا: اللہ کے رسول! اُن کی آنکھیں خراب ہیں۔ فرمایا: اُنہیں بلواؤ۔

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا، ان کے لیے دعا فرمائی تو وہ بھلے چنگے ہو گئے۔ گویا کبھی تکلیف تھی ہی نہیں۔ تب آپ نے اُنہیں علم عطا فرمایا۔

انہوں نے عرض کیا: ''اللہ کے رسول! کیا میں اُن سے اُس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ ہمارے جیسے نہیں ہو جاتے ''

فرمایا: ''تم اطمینان سے جاؤ۔ جب اُن کے ہاں جا اترو تو انہیں اسلام کی دعوت دو اور بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے کیا کیا حقوق اُن پر عائد ہوتے ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر ایک شخص کو بھی اللہ تعالیٰ نے تمہارے ذریعے سے ہدایت دے دی تو یہ تمہارے لیے اِس سے کہیں بہتر ہو گا کہ تمہیں سرخ اونٹ (قدیم عرب باشندوں کا سب سے قیمتی سرمایہ) مل جائیں۔''

صحيح البخاري، حديث:3701.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

42- صبح وشام کے اذکار

ابن ابی الدنیا نے اپنی کتاب ''الھواتف'' میں ابواسمر العبدی سے بیان کیا ہے۔ایک شخص رات کے وقت کوفہ میں نکلا۔دور سے اسے ایک تخت نما چیز نظر آئی۔وہ تجسس بھری نظروں سے دیکھتا ہوا اسی طرف چل دیا۔جب وہ وہاں پہنچا تو دیکھا کہ تخت پر کوئی بیٹھا ہے اور اس کے اردگرد کچھ ہیولے سے جمع ہیں۔ایسا لگتا تھا کہ وہ شیاطین یا جنات ہیں۔وہاں پہنچ کر وہ شخص ایک طرف چھپ گیا۔تخت پر بیٹھنے والے ان کے سردار نے حاضرین سے کہا: میں عروہ بن مغیرہ پر کیسے قابو پا سکتا ہوں؟ ان میں سے ایک کہنے لگا: میں اس کام کی ذمہ داری لیتا ہوں۔سردار کہنے لگا: یہ کام فی الفور ہونا چاہیے۔چنانچہ وہ شتونگڑا اسی وقت مدینہ کی طرف روانہ ہوگیا۔کافی دیر بعد وہ اکیلا ہی واپس آ گیا اور کہا: ہم عروہ بن مغیرہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ان کا سردار پوچھنے لگا: آخر ایسی کونسی وجہ ہے کہ وہ ہم سب پر بھاری ہے؟ اس شخص نے بتایا: اس کی وجہ وہ کلمات ہیں جو وہ صبح وشام پڑھتا ہے۔پھر یہ لوگ منتشر ہوگئے اور اپنے اپنے گھروں کو چل دیے۔اوٹ میں چھپے ہوئے شخص کے دماغ میں یہ بات بیٹھ گئی۔اس نے صبح ہوتے ہی ایک اونٹ خریدا اور اس پر سوار ہوکر مدینہ طیبہ میں عروہ بن مغیرہ کے پاس پہنچا۔اسے یہ واقعہ بتایا اور پوچھا: آپ صبح وشام کیا پڑھتے ہیں؟ عروہ بن مغیرہ نے بتایا میں صبح وشام یہ کلمات پڑھتا ہوں:

''أَصْبَحْتُ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ، وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ، وَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى، لَا انْفِصَامَ لَهَا، وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ''

''میں نے اس حالت میں صبح کی ہے کہ میں ایک اللہ پر ایمان رکھتا ہوں اور بتوں، شیطانی قوتوں اور طاغوت کا انکار کرتا ہوں۔میں نے اسلام کے اس مضبوط کڑے کو تھاما ہے جو کبھی نہیں ٹوٹ سکتا۔اللہ تعالی سننے والا، جاننے والا ہے''۔

(لقط المرجان، للسيوطي)

43- رسول اللہ ﷺ کی دعائے شفا

عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بدن کے درد کی شکایت کی۔رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا: ''درد کی جگہ اپنا ہاتھ رکھو اور تین مرتبہ بسم اللہ پڑھو، پھر سات مرتبہ یہ کہو:

''أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ''

''میں اللہ کی عزت وقدرت کی پناہ میں آتا ہوں اُس درد کے شر سے جسے میں محسوس کرتا ہوں اور جس کے متعلق فکرمند ہوں۔''

عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ میں نے یہ عمل کیا۔اللہ تعالی نے بدن کا درد دور کردیا۔اب میں یہی عمل گھر والوں کو بھی بتاتا ہوں اور لوگوں کو بھی اس کی تلقین کرتا ہوں۔

صحيح مسلم، حديث 2202، وسنن أبي داود، حديث: 3891.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

44 - یہودی جن

میں مکہ مکرمہ کی ایک مسجد میں نماز ادا کر رہا تھا۔ میرے پاس مکہ کے دونو جوان آئے اور کہنے لگے: آپ ہسپتال میں ہمارے بھائی کو دیکھیں۔ اسے ایسا مرض لاحق ہے جو ڈاکٹروں کی سمجھ سے باہر ہے۔ اس کا جگر خراب ہے اور ہاتھ پاؤں مفلوج ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ یہ دونوں مرض ناقابل علاج ہیں۔

میں نے انہیں بتایا: میں ہسپتالوں میں نہیں جاتا کیونکہ ڈاکٹر اس بات پر اعتراض کرتے ہیں اور میں کسی ناخوشگوار واقعہ سے بچنا چاہتا ہوں۔ آپ اسے میرے گھر یا مسجد میں لے آئیں۔ دونوں بھائی کہنے لگے: ہم آپ کو قطعاً زحمت نہ دیتے، لیکن مریض کی کیفیت ایسی ہے کہ اسے یہاں لانا ممکن نہیں۔ میں نے رات کے وقت ان کے ساتھ جانے کا وعدہ کرلیا۔ رات کو جب ہم مریض کے پاس پہنچے۔ وہ رنج والم اور اذیت و بے بسی کی تصویر بنا ہوا تھا اور اپنے جگر کی تکلیف کی وجہ سے کراہ رہا تھا جبکہ اس کے ہاتھ بالکل بے حس وحرکت تھے۔ ان میں زندگی کے کوئی آثار نہیں تھے۔ میں نے اس کا حال احوال پوچھا اور اسے تسلی دی کہ اللہ تعالیٰ اسے شفا دے گا۔ پھر میں نے قرآن مجید کی تلاوت شروع کردی۔ ابھی میں اپنی تلاوت کے نصف میں پہنچا تھا کہ اچانک اس کے ہاتھوں نے تیزی سے حرکت کرنا شروع کردی۔ یہ دیکھ کر اس کا ایک بھائی حیرت سے چلا اٹھا: اللہ اکبر، اللہ اکبر، اس کے ہاتھوں نے حرکت کرنی شروع کردی ہے۔ میں نے اپنی تلاوت کی رفتار بڑھادی ہاتھوں نے اور

زیادہ تیز حرکت کرنی شروع کردی۔ میں نے تلاوت جاری رکھی۔ اس کے پیروں نے بھی حرکت کرنی شروع کردی۔ اس کے چہرے کی کیفیت بھی بدلنے لگی اور وہ بالکل ایک مختلف شخص نظر آنے لگا۔ پھر اس نے چیخنا چلانا شروع کردیا۔ مجھے پتا چل گیا کہ اسے کسی جن نے قابو کیا ہوا ہے اور اس کے اندر جن ہی یہ چیخ و پکار کر رہا ہے۔ میں نے جن کو مخاطب کیا: تم کون ہو؟ اس نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا: میں یوحنا ہوں۔ میں نے پوچھا: تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں اس میں داخل ہو چکا ہوں کیونکہ یہ مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔ یہ انتہائی نفیس آدمی ہے۔ کیا آپ اچھے لوگوں کو پسند نہیں کرتے؟ وہ خالص عربی لہجے میں بات کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا: تم اس میں داخل کیسے ہوئے؟ اس نے بتایا: ہم جہاں مقیم تھے یہ اس کے قریب ہی تھا اس لیے مجھے اس میں داخل ہونے کا موقع مل گیا۔

ڈاکٹر یہ دیکھ کر ہکا بکا رہ گئے۔ وہ ہاتھ اور پاؤں جنہیں وہ ناقابل علاج قرار دے چکے تھے بالکل ٹھیک کام کر رہے تھے۔

پھر میں نے جن سے مخاطب ہو کر کہا: یوحنا! میں تمہیں ایک شرط پر کوئی سزا نہیں دوں گا کہ تم دوبارہ اس کے ہاتھ پاؤں کو مفلوج نہیں کرو گے۔ اگر تم نے دوبارہ ایسی حرکت کی تو میں تمہیں عبرتناک سزا دوں گا۔ اس نے آئندہ ایسی حرکت نہ کرنے کا وعدہ کرلیا۔ ہماری یہ مجلس اسی بات پر برخاست ہوگئی۔ ہم نے آپس میں اتفاق کیا کہ آئندہ اس کا علاج کسی اور جگہ ہوگا تاکہ اس کی چیخ وپکار سے دوسرے مریض ڈسٹرب نہ ہوں۔ اگلے دن جب ڈاکٹر آئے تو اس کی حالت کو دیکھ کر ہکا بکا رہ گئے۔ وہ ہاتھ اور پاؤں جنہیں وہ ناقابل علاج قرار دے چکے تھے بالکل ٹھیک کام کر رہے تھے۔ ڈاکٹروں نے اس کے بھائیوں سے پوچھا: یہ معجزہ کیسے ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ ایک قرآنی معالج نے قرآن مجید کے ذریعہ اس کا علاج کیا ہے۔ یہ (27) رمضان المبارک کا دن تھا۔ ڈاکٹروں نے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مریض کے بھائیوں کی درخواست پر اسے عید کے ایام گھر پر گزارنے کی اجازت دے دی۔

(28) رمضان کو میں مریض سے اس کے گھر میں ملا۔ میں نے حسب معمول قرآن مجید کی تلاوت شروع کر دی۔ پھر اس مریض کی کیفیت بدلی اور اس کے اندر سے جن نے کلام شروع کر دیا۔ میں نے اس سے پوچھا: یوحنا! تم نے بتایا تھا کہ تم نے اس کے ہاتھ اور پاؤں کو مفلوج کر رکھا تھا۔ کیا اس کے جگر کی کیفیت بھی تمہاری وجہ سے ہے؟ اس نے جواب دیا: اس ذات کی قسم! جس نے موسیٰ علیہ السلام کے لیے سمندر کو پھاڑا تھا۔ میرا اس کے جگر کی بیماری کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ میں نے کہا: تم نے اللہ کی قسم اٹھائی ہے اور موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا ہے۔ وہ کہنے لگا: ہم ایسے ہی قسم کھاتے ہیں کیونکہ میں یہودی ہوں۔

پھر میں نے اسے اسلام کی دعوت دی جیسا کہ ہم غیر مسلم جنوں کو دیتے ہیں۔ اس نے انکار کر دیا۔ میں نے اسلام کے محاسن کا ذکر کیا۔ اسے اسلام کی ضرورت واہمیت بتائی پھر بھی اس کے دل پر کوئی اثر نہ ہوا۔ میں دلائل دیتا رہا لیکن اس کا انکار اور یہودیت پر اصرار بڑھتا رہا۔ پھر میں نے اس سے مطالبہ کیا کہ اس کی جان چھوڑ دو۔ وہ کہنے لگا: جب تک مجھے کوئی اور جگہ میسر نہیں ہوتی میں اس کی جان نہیں چھوڑوں گا۔ میں نے کہا: تم کہیں بھی جا سکتے ہو۔ تم لوگوں کو کسی ملک میں داخل ہونے کے لیے اجازت کی ضرورت تو ہوتی نہیں۔ پھر دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔ میں نے دوبارہ تلاوت شروع کر دی پھر بھی دوسری طرف سے کوئی ردعمل نہ ہوا۔ اب مریض کی حالت بالکل سنبھل گئی جیسے کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔ دو سال بعد اچانک میری اس مریض کے بھائی سے ملاقات ہوئی۔ میں نے اس کے مریض بھائی کے بارے میں پوچھا۔ اس کے ہاتھ پاؤں تو بالکل ٹھیک کام کر رہے تھے لیکن اس کے جگر کا مرض بڑھ گیا اور وہ ایک سال قبل فوت ہو گیا۔ رحمة الله عليه رحمة واسعة۔

45 - فریادرس اور سہارا

حسن بصری رحمہ اللہ ایک مرتبہ واسط میں حجاج بن یوسف کے پاس تشریف لے گئے اس کے محل پر ایک سرسری نظر دوڑائی اور کہا: یہ حکمران اپنی ذات میں عبرت ہیں۔ یہ محلات بناتے ہیں اور عمدہ سواریاں حاصل کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لالچی مکھیوں اور پتنگوں کے گھر ہیں۔ پھر وہ کہتے ہیں: دیکھو! میں نے کیا کچھ بنا دیا ہے؟! حسن بصری کا جب حجاج سے سامنا ہوا تو کہنے لگے: اے اللہ کے دشمن! ہمیں معلوم ہے تم نے کیا بنایا ہے۔ فاسق حکمرانوں کو زمین وآسمان والے ناپسند کرتے ہیں۔ پھر حسن بصری رحمہ اللہ یہ کہتے ہوئے وہاں سے نکل گئے: اللہ تعالیٰ نے علمائے حق سے یہ عہد لیا ہے کہ وہ حق بات کہہ دیں گے اور اسے نہیں چھپائیں گے۔ یہ کہا اور جلدی سے وہاں سے چل دیے۔ حجاج یہ سن کر غضبناک ہو گیا اور کہا: اہل شام! یہ بصری شخص میرے گھر میں آکر مجھے گالیاں دے کر چلا گیا ہے اور اسے کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں۔ اللہ کی قسم! میں اسے قتل کر دوں گا۔ امام حسن بصری کے جانے کے چند روز بعد حجاج کے کچھ اہل کار حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس گئے اور انہیں گرفتار کر کے حجاج کی طرف چل دیے۔ حسن بصری کو پہلے ہی پتا چل چکا تھا کہ حجاج نے ان کے بارے میں کن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ واپسی کے سفر میں سارا راستہ ان کے ہونٹ ہلتے رہے اور وہ کچھ پڑھتے رہے۔ جب انہیں حجاج کے پاس لایا گیا تو وہاں کا منظر یہ تھا کہ ان کے قتل کے لیے تلوار رکھی ہوئی تھی اور چمڑے کی چٹائی بچھ چکی تھی۔ حجاج بن یوسف جھاگ اڑا رہا تھا اور آپے سے باہر ہو رہا تھا۔ ان کے قتل کی تیاریاں مکمل تھیں۔

حسن بصری رحمہ اللہ نے حجاج سے بات شروع کی، بہت نرم لہجے میں اس سے مخاطب ہوئے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے وعظ ونصیحت کی۔ حجاج بن یوسف نے اپنے ملازموں سے کہا: تلوار لے جاؤ اور یہ چٹائی اٹھالو۔ حسن بصری نے سلسلہ کلام جاری رکھا۔ حجاج بن یوسف نے حکم دیا: دستر خوان لگایا جائے۔ اس نے انہیں کھانا کھلایا اور بڑی عمدہ قسم کی خوشبو انہیں اپنے ہاتھ سے لگائی اور انتہائی عزت واحترام سے رخصت کیا۔ لوگوں نے حسن بصری سے کہا: راستے میں بھی آپ کے ہونٹ ہلتے رہے ہیں۔ آپ کیا پڑھ رہے تھے؟ حسن بصری رحمہ اللہ نے بتایا: میں سارے راستے یہ دعا کرتا رہا:

'يَا غِيَاثِي عِنْدَ عَوْذَتِي، وَيَا عُدَّتِي عِنْدَ كُرْبَتِي وَيَا صَاحِبِي فِي شِدَّتِي، وَيَا وَلِيِّي فِي نِعْمَتِي، وَيَا إِلَهِي وَإِلَهَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ، وَالْأَسْبَاطِ، وَمُوسَى وَعِيسَى وَيَارَبَّ النَّبِيِّينَ كُلِّهِمْ أَجْمَعِينَ، وَيَا رَبَّ كَهَيَعَصَ، وطَهَ وَيَس، وَيَارَبَّ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ، وَارْزُقْنِي مَوَدَّةَ عَبْدِكَ الْحَجَّاجِ وَخَيْرَهَ وَمَعْرُوفَهُ، وَاصْرِفْ عَنِّي أَذَاهُ وَشَرَّهُ وَمَكْرُوهَهُ وَمَعَرَّتَهُ'

”اے میرے فریادرس، مصائب میں میرے کام آنے والے، سختیوں میں میری مدد کرنے والے، مجھے نعمتوں سے نوازنے والے، میرے معبود حقیقی، ابراہیم، اسماعیل، یعقوب، ان کی اولاد، موسی، عیسی اور تمام انبیاء علیہم السلام کے معبود، کھیعص، طہ ویس اور قرآن کریم کے رب، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی پاکیزہ آل پر درود بھیج اور اپنے بندے حجاج کے دل میں میری محبت ڈال دے، مجھے اس کی طرف سے خیر اور بھلائی ہی پہنچے۔ اس کی اذیت، شر، ناپسندیدگی اور انتقام کو مجھ سے ہٹادے۔“

الفرج بعد الشدة، للقاضي التنوخي، ص: 43.

46- اللہ کی طرف سے حج کے لیے بلاوا

موسم حج ختم ہونے اور حجاج کرام کے مشاعر سے منتشر ہو جانے کے بعد ہر کوئی واپسی کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ اپنے اپنے ممالک کو لوٹنے والے حجاج کا ائیر پورٹ پر ہجوم ہے۔ ہر کوئی اپنے وطن کو جانے والی فلائٹ کا منتظر ہے، جہاں احباب بے صبری سے اس کا انتظار کر رہے ہیں۔ سعید بھی فلائٹ کے انتظار میں ایک کرسی پر جا بیٹھا۔ اس کے برابر والی کرسی پر بھی ایک حاجی براجمان تھا۔ دونوں نے سلام وکلام اور باہمی تعارف کا تبادلہ کیا۔ پھر اس شخص نے سعید سے کہا:

سعید بھائی! میں ایک ٹھیکیدار ہوں اور اللہ تعالی کے فضل وکرم سے اس دفعہ مجھے ایک ایسے پروجیکٹ کا ٹینڈر حاصل کرنے میں کامیابی ہوئی جس میں اتنی کمائی ہے جو پوری زندگی کے لیے کافی ہے۔ چنانچہ میں نے اللہ تعالی سے وعدہ کیا کہ اس نعمت کے شکرانہ کے طور پر اس مرتبہ حج ضرور کروں گا۔ الحمد للہ یہ میرا دسواں حج ہے۔ یہاں آنے سے پہلے میں نے اپنے مال کی تمام زکاۃ بھی ادا کردی تاکہ میرا حج اللہ کی بارگاہ میں قبول ہو جائے۔ اللہ کا شکر ہے کہ میں دسویں بار حج کر کے وطن لوٹ رہا ہوں۔ سعید نے اپنا سر ذرا سا ہلایا اور کہا: اللہ تمہارے حج کو قبول فرمائے، تمہاری محنت کو قبول فرمائے اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے۔ اس نے کہا: اللہ سب کا حج اسی طرح قبول فرمائے۔ پھر وہ سعید کی طرف متوجہ ہو کر گویا ہوا: سعید بھائی! اگر تمہارے حج کا بھی کوئی خاص قصہ ہے تو مجھے سناؤ۔ سعید نے تھوڑے سے تردّد اور ہچکچاہٹ کے بعد کہا: میرے بھائی! یہ ایک طویل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داستان ہے اور میں اتنی لمبی بات کر کے تمہارے لیے دردسر کا باعث نہیں بننا چاہتا۔

اللہ کے لیے اپنا قصہ ضرور سناؤ۔ ہمیں یہاں سوائے انتظار کے کچھ کرنا تو ہے نہیں ۔ وہ شخص مسکرا کر بولا۔

ہاں جی یہ بات تو ہے جب انتظار ہی کرنا ہے تو پھر سنو ! سعید نے کہا :

بہت سال پہلے کی بات ہے میں نے ایک ماہر اعصاب فزیشن کے طور پر ڈاکٹری کی تعلیم مکمل کی ۔ تیس برس تک اس پیشہ سے منسلک رہا۔ جب میں ریٹائرمنٹ کے قریب پہنچا، بچوں کی شادیوں سے فارغ ہو چکا اور کچھ ذہنی فراغت نصیب ہوئی تو میں نے اپنی جمع شدہ پونجی سے فریضہ حج کی ادائیگی کے بارے میں سوچا۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ کسی شخص کو اپنی موت کے وقت کا پتہ نہیں ' اور یہ ایک فرض تھا جو میرے ذمہ تھا۔ سعید نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔

جی بالکل، حج اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہے۔ جس کسی کے پاس استطاعت ہو اس کے لیے یقیناً یہ فرض کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس شخص نے گفتگو کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

آپ نے بجا فرمایا۔ سعید نے اس کی بات کی تکمیل کرتے ہوئے کہا۔ عین اس دن جس روز مجھے اپنی ڈیوٹی ختم کر کے ٹریول ایجنٹ کے پاس پہنچ کر اخراجات سفر کی ادائیگی کرنا تھی ، میں نے اس غرض سے اپنے اکاؤنٹ سے تمام رقوم بھی نکلوالی تھیں کہ یک دم ایک غیر متوقع صورت حال پیش آ گئی ۔ اچانک ایک خاتون میرے سامنے آ گئی جس کا فالج زدہ بیٹا اسی ہسپتال میں زیر علاج تھا جہاں میں ڈیوٹی کرتا تھا۔ غم واندوہ اور حسرت ویاس کی گہری پرچھائیاں اس کے چہرے سے ہویدا تھیں ۔ اللہ حافظ ڈاکٹر سعید! آج کے بعد ہم لوگ اس ہسپتال میں نہیں آسکیں گے ۔ میں اس کی بات سن کر بے حد حیران ہوا اور سوچنے لگا کہ شاید یہ اماں اپنے بیٹے کے علاج سے مطمئن نہیں اور اسے کسی

دوسری جگہ منتقل کرنا چاہتی ہے ۔ وہ کہنے لگی : ڈاکٹر صاحب ! میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتی ہوں کہ آپ نے میرے بیٹے کے ساتھ باپ والی شفقت کا مظاہرہ کیا۔ ایک وقت تھا کہ ہم اس کی شفایابی سے مایوس ہو چکے تھے مگر آپ کے علاج سے بہت افاقہ ہوا۔

عجیب وغریب عورت تھی ۔ جب وہ خود تسلیم کر رہی تھی کہ وہ آپ کے علاج سے مطمئن ہے اور بیٹا روبصحت بھی ہے تو پھر وہ کیوں اس کا علاج بند کرنے پر تل گئی۔ اس شخص نے سعید کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

یہی سوچ کر تو میں پریشان ہو گیا۔ سعید نے جواب دیا۔ میں نے ہسپتال کی انتظامیہ سے رابطہ کیا اور کیشیر سے پوچھا: ہاں بھئی ایسا کیا ہوا کہ اس خاتون نے علاج بند کرنے کا فیصلہ کر لیا، کہیں اس میں میری کسی کوتاہی کا دخل تو نہیں ہے؟ میں نے بے صبری سے پوچھا۔

جی نہیں ! آپ کا اس معاملہ میں کوئی قصور نہیں ۔ کیشیر نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔ ہوا دراصل یہ ہے کہ اس کے شوہر کی ملازمت اچانک ختم ہو گئی ہے ۔ گھر کے مالی حالات دفعتاً سخت خراب ہو گئے ہیں اور ان لوگوں کے پاس علاج کے اخراجات برداشت کرنے کی طاقت نہیں رہی ۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے علاج بند کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

کہانی سننے والا ٹھیکیدار بھی غمزدہ ہو گیا اور کہنے لگا: جی ہاں اس مسکین خاتون کی طرح اور بھی بہت سے لوگ تھے جنہیں حالیہ کساد بازاری میں اپنے روزگار سے ہاتھ دھونے پڑے۔ آپ نے پھر کیا اقدام کیا؟ اس نے سعید سے پوچھا۔

میں فوری طور پر ہسپتال کے ڈائریکٹر سے ملا، ڈاکٹر سعید نے کہا۔ اور اس سے درخواست کی کہ وہ ہسپتال کی جانب سے اس کے علاج کے اخراجات کا انتظام کر دے لیکن اس نے صاف انکار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ